میری عرض خداوند بارگاہ سے ہے کہ ہو مشتاق فیض آرزو مند

[illegible]

۱۲۹۲

[illegible]

[illegible]

در مطبع [illegible] دہلی

فہرست کتاب دولت فاروقی

دیباچہ

اور یہودیونکا عقیدہ مسیح کے آنیکی بابت اور انجیل مین سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اسمین دو باب ہین

باب دوم		باب اول	
فہرست بعض اُن کتابونکی جنسے اس کتاب مین مضامین جمع کئے گئے	مناجات نظم اردو مین	بعضے شہرونکی نشان جنسے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو خبر رہے	آدمیون اور شہرونکے نام کے معنے
	عیسائی اور یہودی اور اہل اسلام اُس کتاب کے خاتمہ پر دعائیہ و دستخط		عبرانی اور انگریزی مہینونکی مطابقت

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جنسے واقفیت اس کتاب کا مطلب سمجھنے کیلئے ضروری ہے

فٹ بارہ ۱۲ انچہ کا اور ایک گز بزازی رائج ہند تین ۳ فٹ کا اور سترہ سو ساٹھ گز کا ایک میل ۵ (انسائکلوپیڈیا ہسٹری آف نالج مطبوعہ لندن صفحہ ۳۶ ترجمہ تواریخ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳ ۵ حاشیہ)

اس کتاب مین باب کے لفظ کے بعد جو ہندسہ ہے اُس سے مراد آیت یا درس ہے اور (اسکے) یعنے حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہہ مین توضیح مطلب کے واسطے مولف کیطرف سے ہے اور ہر عبارت کے آخر مین جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب عبارت لفظ بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اسیطرح یہہ لفظ بھی یعنے تمت کلام اور جن دو عددونکے درمیان لکیر ہے مثلاً ۲ — ۵ اس سے مراد یہہ ہے کہ دو سے پانچ تک

۵ کوس ہر ملک کے مقدار مین متفاوت ہوتے ہین مگر اس کتاب مین اکثر جگہہ کوس سے مراد دو ۲ میل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جناب مسیح [illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible]

۱۲۹۲

[illegible]

[illegible] دہلی طبع شد

مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ع ... ہند و دیگر ... ترجمہ عہد جدید ... مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ع ... عبارت اردو کی ہیں ... حروف انگریزی و ... مجلد زبور ... تالیف ... وغیرہ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی برکنا حولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ... والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد ...

یارب فہم ما ہمہ اعلی مکان تو	دار السلام شہید یہ لا امکان
ہر کس زما غریب کر بستہ بفر	ہیچ یک نگین ہیم الا امکان

اے خدا حمد و ثنا صیحون میں تیرا انتظار کرتی ہے اور تجکو نذر ادا کیجائیگی

اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے (۶۵ زبور)

اور (۲۶) میں بیگناہی میں اپنے ہاتھ دہوؤنگا تب میں اے خداوند تیرے مذبح ...

مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ع و سوئی تفسیر نور مصنفہ قیس ... مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع ... آیات مندرجہ این کتاب ... اگر کسے ...

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکر گزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تو نے برگزیدہ (یعنی مصطفیٰ) کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے ہم تیرے گہر ان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴) تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور)

	عمارت کرے کون اس سے زیادہ ہے اسکی قصر آرائی کی شان		کہ بہرش صد منبر ایوان محمد باد ارہ بستنا وفکہ سبعا شدادا

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکہاتا ہے ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا کلام پہونچا ہے اُنمین اُسنے آفتاب کے لئے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہے کی مانند خلوت خانہ سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنی خدا) صیحون کے پہاٹکون کو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے اے شہر خدا تجہین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲) اُسکا غضہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگرچہ شام کو

پادری عماد الدین ... تحقیق الایمان ... کلام ربانی ...

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوئی (۳۰ زبور ۵)

خداوندیکہ یاب لطف اکرد ز ابراہیم تا احمد شفیعان	بما افزون تر از عالم عطا کرد ز صحن کعبہ تا اقصیٰ زبا کرد

در نعت حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لئے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندہ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہوکر آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکھاویگا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز کئے گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گے (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین جنکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا (۲) وہ نہ چلاویگا اور اپنی صدا بلند کریگا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سناویگا (۳) وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور سن کو جس سے دہوان اٹھتا ہے نہ بجھائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم کرے اور جزیرے اسکی شریعت کی راہ تکینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور انہین تانتا جو زمین کو اور انہین جو
اسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اسپر ہین سانس دیتا اور
انکو جو اسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجھے
صداقت کے لیئے بلایا مین تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لیئے تجھے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکھین
کہولے اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور انکو جو اندہیرے مین بیٹھے ہین
قیدخانہ سے چھڑاوے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لیئے ہوتی کہودی ہوئی
مورتونکے لیئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین
جو تہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع
ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اسمین بستے ہو اے جزیرو اور انکے باشندو تم زمین
پر سرتاسر اسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی
چوٹیون پر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱ سے ۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تہا اور حضرت عیسیٰ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہہ نتہی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلائےگا دیکہو یسعیاہ ۴۲ باب ۱۹ آیت میں ہے وہ جہگڑا اور شور نکریگا انتہی یا یہ کہ لوگوں کے آگے اپنا افتخار نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا نبیسر ہے وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور سن کو الخ یعنے عاجزوں کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی صلعم اسلام کی عام تہی دیکہو میزان الحق چہاپہ لدہیانہ سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۵۶ میں یہ عبارت در شان حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف ناچ کی کتاب تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے ہموطنوں کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے با مروّت اور خوش خلق اور غریبوں پر مہربان اور سخی تہے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹ از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع چوتہے وہ نہ گہٹیگا یہ دین اسلام کی ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششوں کی سب تعریف ہے پانچویں جزیرے اسکے شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد کسی نبی کو کوئی شریعت نہیں ملی ہے سواے قرآن مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا چہٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتویں بہی شوکت دوسرے کو نہ دونگا الخ اسکا وقوع بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹہویں نئی باتیں بتلاتا ہوں یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہوں نویں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں یہ اولاد اسمعیل کے لیے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳ — اور اُسمین ایک
بڑا امید یہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتون مین سمندر پر گزرنیوالے اور جو اُسمین ہے
اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے ہر قوم مین اور تمام کسی شہر کا یہان آیا سوا
قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے
عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا
لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے
ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام
کیواسطے ہے

تا نسب عرب شدادان تن پاک	شد کاخ عجم نگون سر خاک
یک رکن زیارگاه اوجش	لولاک لما خلقت الافلاک

پھر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل
کے بچے ہوؤنکے پھر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجھکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا
کہ تجھ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا
نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے
جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو ایسے ظالمونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے
کہ شاہان تجھے دیکھینگے اور اُٹھ کھڑے ہونگے شہزادے بھی سجدہ کرینگے
خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجھے
برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤنکا پھر لانا
صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیوں کی لڑائی مین تیرہ لاکہ قتل ہوئے اور پہر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکہ رہگئے ہین اور پہر لائے کے لیے حقتعالی سورۂ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذات کے درجہ مین ہوگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین جیسے انسان حقیر جانتا ہے الخ یہ آثار اسلام کی پست حالیان اور شدت عداوت یہود کما قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱)

الخ (از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)

اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے بہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا تثنیہ اور جمع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیرونکا جیا ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہا ہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہٗ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجہے دیکہین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جیسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرین گے یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا حور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہک کر

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ بہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا اسم پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام تبلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی
کلیم اللہ بہ جنش خوش کلامی
شب معراج در محراب اقصی
صفوف انبیا را شد امامی

الہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور انکے سب آل و اصحاب کی محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسول خدا کے یار وفادار صاحب وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ؛

درجہان یار احمد مختار؛
ہم مزارش شدہ قریب مزار
ماند مرجا مصاحب شہ دین
ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ۔ اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ؛

دو بالا اوج عثمان غنی شد
کہ ذو النورین از مہر نبی شد
ازان دو دختر نیکا اختر
چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتی حضرت علی مرتضی اور انکے اولاد ایمۂ ہدی علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا؛

شد چو آن شاہ لافتا پیدا
گشت در خانۂ خدا پیدا
قبلۂ ما ز کعبہ باشد
قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ابن جناب عظمت مآب

قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خدا وند مراتب
ہمایہ پسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بہ یادگار جناب
مقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نابر گزیدہ ایزد متعال درویش
باعیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہرگونہ فضل و کمال
مسافر رہرو سالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز
کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلہ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ
مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام تصرف مملکت یہود یہ و شام
بحضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن الثانی لقصر الخلافت
والاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے
اسلئے بدو وجہ اسکا نام دولت فاروقی رکھا

بفرمائش سیکر وجیب ثنا
جو تالیف زین سے بہر شد کتاب
مولف شدم بہر انصار حق
چہ ارزد بایں کاسد نے قماش
عذاب است بہر شما اے صواب

حبیب لبیب وادیب ادیب
سبین ان ہذا کتب عجیب
کہ نصر من اللہ و فتح قریب
مگر ان ربی قریب مجیب
کہ واتقوا انی معکم رقیب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مولف دونوں کو برکت روح پاک
ان دونوں بزرگوار ہم اسم کی دونوں جہانیں قبول فرماوے اور اسکے
پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دو چند برکت نازل ہوا اور میری
غلطیوں اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ۰

رہا ند ہم من عذاب غلیظ | کرہا بی علی کتاب حفیظ

قطعہ تاریخ سنہ ١٢٩٢ ہجری

کردم چو بہ یادگار جلد امجد | تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان رفت | افراشت لوای نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاک اللّٰہ | بنزد کوس محبت فاروقی
مقبول شو منصور این سرو جنا | تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب | آن ابرار دولت فاروقی

١٢ ... ٩٢

قطعہ تاریخ سنہ ١٨٧٥ع

منصور است دولت فاروقی | انعام خداست دولت فاروقی
ایسنت صحیح عیسوی سال او | وقفای فقر است دولت فاروقی

١٨ ... ٧٥

اس کتاب مین بابو کی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ رکن ہین ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اسکے تمارت تک کا ایک محراب مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اسکے غارت تک کا دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور اور نامونکے معنے اور دوسرے باب مین مناجات نظم و فہرست وغیرہ

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایلیا سے دار السلام سے
قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن اتقیاء مراتب جزیل چلا آتا ہے
اُسکی عظمت دور دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی
(اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہین **کنعان** اسلیے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵—۲۰) **ملک یہودیہ + ملک**
فلسطین اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی
حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جوزف جیکب صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲) ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثنا ۳۲ باب ۴۳
دویم تواریخ ۷ باب ۲۰ ۸۵ زبور ا یوئیل ۲ باب ۱۸ او ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ او ۱۶ باب ۱۸
پاک مین (ذکریاہ ۲ باب ۱۲) **ملک موعود ہین** (عبرانیونکا ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینیکا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدایش ۱۷
باب ۸ خروج ۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸ - اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
خاص کر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکھا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے
ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی پر **یہوواہ**
کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور مین نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تھے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکھو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷-

واضح ہو کہ اہل یہود **یہوواہ** کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کامل
طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تھا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کا
علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی مین (سیر الاسلام صفحہ ۱) ڈیڈ سی جھیل
(یعنے بحر احمر) اور میڈی ٹیرین کھاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گھرا
ہوا ایک اونچے میدان مین اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکھو باڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۲۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چھوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جا کر رہا
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجھے دونگا اُسوقت اُسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچھم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور اُنکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسی
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ رفع
چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع) یعنے حوّی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حِتّی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی حوائی + مدیانی + امو
+ عمالیقی + اَدُومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچھم کنارے پر اور حِتّی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندیا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرائیل کی دکہن طرف رہتے تہے انتہی اس ملک کی
لنبائی شہر دان سے لیکر کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اُسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس ۴۵ کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۴) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچھم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکہن ملک قلیقیا سے لیکر دریاے قلزم تک بڑہ گئین نہین
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تہا پورا ہوا (رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۶) پہر رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع حصہ اول
دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۰ - ۴۱ مین لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین حضرت مسیح نے جنم
پایا دو سببون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتی
پر سے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پہیل گئی دوسرے کہ جہانتک اُس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانی آبادی ہوئی گویا عین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور
کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچہم کے سارے
ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکر
دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کر سکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و شوریا و صور وغیرہ) کے اُسی
ملک کی چارون سرحدونپر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے شوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر الموت اور
دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

اسی ملک کا بادشاہ حیرام تہا جسنے حضرت سلیمان کو ہیکل کی تعمیر کے واسطے لکڑیاں وغیرہ بہیجے ... کی طرف

عمالیقیون اور ادومیون کی زمین تک اسّی کوس تھی اور اُسکی چوڑائی پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موابیون اور اسونیون کی زمین تک چالیس کوس اُتر طرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے سلسلے تفاوت کے ساتھ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے ہین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچھم طرف چلتے ہین اور اُس مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تھوڑی دور یون چلکر پچھم والا سلسلہ قدیم شہر صور کے دو کوس اُتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ ڈالکر جو شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور آپ دو نئے سلسلے ہو کر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی ترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سر سبز رہتے ہین پھر یہ سلسلہ آگے بڑھکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسّن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پھر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تہا اور بحر المیت کے نزدیک پیور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل اور موسیٰ پر بد دعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور پیتو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسٰی نے ملک کنعان کو دیکہکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موابیونکی زمین مین ابریم کے پہاڑ
اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسٰی کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵۔ استثنا ۳۲
باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے
سلسلہ کا دور بتلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے
موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب
شاخ مذکور ملک کے بیچ مین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر فقط
کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے
اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور
کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ
کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لنبائی ۱۴ کوس اور اونچائی
ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے
معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیون پر بلوط اور دیودار
اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول
پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے
بعل دیوتی کے نبیون (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸
باب ۲۰۔۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک
بنی اسرائیل کی وادی ہے اسکی لنبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہ کوس

اول سلاطین ۱۸ باب ۱۹

اور اُسکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وںمین کوہ عیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر کی اور یہودیہ کے پہاڑ وںمین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گدّی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب اپنے سلسلہ کے اور نزدیک آکر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ بحرالموت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اندنون مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک شاخ ہے جو وادے مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اُس شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت دکہلاکر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ۱ و ۲ اور ۱۹ باب ۱ و ۲) ان دونون سلسلون کے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وںمین بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۳ کوس چوڑی تھی ہے اس سے چھوٹ کے سیدہے دکھن
طرف چھ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بھی
ہین یعنے جنسرت کی جھیل اور دریاے تبریاس اسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈھائی کوس ہے اسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اسمین مچھلیاں کثرت سے ہین چارو نطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جھیل مین اوتر گئین ہین اُس
سے نکل کے دریاے یردن پینسٹھ کوس اور دکھن طرف بڑھ کر بحرالموت
مین جاگرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اُسکے پچھم طرف
پر یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارہ نیز کردیرا اور تاکہیا اور ریتا
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہونمین پانی چھپ جاتا
بحرالموت کے پاس اسکی چوڑائی دو سو یا تین سو فٹ [illegible] ہوگی قدیم
زمانون مین بحرالموت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بہم ہوے بنے تھے اسی میدانمین ابراہیم
کا بھتیجا لوط رہتا تہا اب بحرالموت جو دریاے شور اور بیدا نکا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکھن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچھم ساڑھے آٹھ کوس چوڑا ہے اسکا پانی نہایت کہاری یعنے شور
ہے کہ جو چیز اسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈھپی ہوی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچھم والے
اور بحیرہ روم کے بیچمین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکھن سرحد تک ایک

صفحہ ۱۰۱
ہم اوپر کی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین لکھا ہے کہ صدوم وغیرہ کا ہلاک کیا جانا

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچہین اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانو مین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے ابکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اُسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کیپرس اور کریت اور پیلیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمونکے اوتر پچہم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردنکے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گنا سرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا یلون یا ازریئیل اور
مجدونا سون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے پچہین ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل اپنے بیٹون

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ آرام بن ہاداد پر اور شاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہان غالب آیا علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یوروپ کے لوگ اس وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا (دینی ودنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس ٹراڈ ہیدمطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۴ع صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

از رومن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلیے وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بھی تھے چنانچہ حِتّی بن کنعان کے نام سے حِتّی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبر کا دیکھنے کے لیئے کھیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی جو داؤد بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پھر کنعان کے پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بھی اسکے تیار اور آباد ہو گیا اسلیئے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوئے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور ان پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹہرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پہر بہی یہودا کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لئے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیا اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلیسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بہی تہا چنانچہ جو قومین بحیرۂ روم کے کنارے
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدان مین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تہے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ اُنکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندو فونیکی
کتابوں مین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جسنے پچہم طرفکو جاکر
ہندوستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے اُنہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین اُنکا ذکر ہِکسُس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسفؑ کے
ملک مصر مین جانے سے ٢٧ برس پیشتر مصریون نے اُنکو نکالدیا اُس وقت
اُنہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پہر جب بنی اسرائیل

ملک مصر مین اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اور اطراف مین حکمران ہوگئے تھے اور انکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے حضرت موسیٰؑ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے پیشتر کئی الگ قومین ملک کنعان مین رہتی تہین انکی حکومتین الگ الگ تہین بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثرونکا پیشہ بیوپار رانی اور سوداگری تہا کاشتکاری اور بہیڑ پالی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ مین خاص و عام ایک شخص اور نیز انکا ربت پرستی مین مبتلا تھے انتہی۔

حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکہلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تھے پہلا معجزہ تمام ملک کا پانی لہو ہوگیا دوسرا معجزہ مینڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے گرد جوئین بنگئین چوتہا مچہرونکا غول آیا پانچوین مواشی مین وبا آئی چہٹے انسان اور حیوان کے بدن پہوڑے اور پہوڑے نکلے ساتوین بڑے اولونکی بارش ہوئی آٹہوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب اندہیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹہے ہلاک ہوئے (ایضاً تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے انتہی یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تہے حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوع بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے ایسا ہی حضرت یشوع نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تہا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا
ہوے حضرت سموئیل ع تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیل
نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہا ہے
مسح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت
کے بعد حضرت داؤد نبیؑ (اعمال ۲ باب ۳۰) اُنکے بعد حضرت سلیمانؑ اور
حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو
فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کیفقدر لیوی فرقے نے بہی رحبعام کا
ساتھ دیا یہ یہودی کہلاے اور دس ۱۰ فرقون نے یوربعام کو جو حضرت
سلیمانؑ کا غلام تہا اپنا حاکم بناکر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا
اور سیکم کو دار السلطنت ٹہرایا (ازروے تواریخ کلیسا جلد ۱ صفحہ ۲۷) اور
یوربعام نے اسلیے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جایئن سونیکے دو بچہڑے
بناکر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑون مین سے
ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲
٧٢١
باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس برس آگے
شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ
مین بسایا یہی لوگ سامری کہلاے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصونمین
تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور
یہوداہ کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (ازروے
تواریخ کلیسیا حصہ اوّل صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

حصہ اول

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	زمانہ سلطنت	قبل حضرت عیسیٰ	بنی اسرائیل	زمانہ سلطنت
حضرت داؤدؑ	۴۰	۱۰۷۰	[illegible]	
حضرت سلیمانؑ	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
یہوسفات	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۹۹۶		

یہوواہ	مدت سلطنت	قبل سنہ عیسوی	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
اتالیاہ	۶	۸۹۵	یاہو	۲۸
یہوآس	۴۰	۸۸۹		
		۸۶۷	یہوآخز	۱۷
		۸۵۰	یہوآس	۱۶
امصیاہ	۲۹	۸۴۹		
		۸۳۴	یربعام دوسرا	۴۱
تخت خالی رہا	۱۱	۸۲۰		
عزیاہ یا عزریاہ	۵۲	۸۰۹		
		۷۹۳	تخت خالی رہا	۲۲
		۷۷۱	ذکریاہ و شلوم	۱
		۷۷۰	منحیم	۱۰
		۷۶۰	فقحیاہ	۲
		۷۵۸	فقح یا فقحہ	۲۰
یوتام	۱۶	۷۵۷		
آخز	۱۶	۷۴۱		
		۷۳۸	تخت خالی رہا	۱۰
		۷۲۸	ہوشیع	۹

[illegible]

۵۰ اسی بادشاہ کے عہد میں سردار کاہن کے حکم سے ہیکل کا کام کرا دیا گیا اور اس کی تعمیر اور مرمت بھی کی گئی اور سلطنت کے سب لوگ

[illegible]

ضمیمہ اول

یہوداہ	سنین سلطنت	قبل مسیح	بنی اسرائیل	سنین سلطنت
حزقیاہ… اس بادشاہ کے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا لے لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسّی	۵۵	۶۹۷		
عمون	۲	۶۴۱		
یوصیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست تہائے ہفتگانہ مسلّمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدّت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدّت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدّت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان میں داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچویں مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان میں داخل ہونے سے سلیمان کی ہیکل بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسیٰ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمان کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتویں مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیح کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵

پس پیدایش حضرت موسیٰ سے ہیکل اول کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور غارت ہیکل اول سے حضرت عیسیٰ کی پیدایش تک چھ سو برس اور غارت ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد ـ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہیں

یہودی بارہ فرقونکا نام جو حضرت یعقوب کے بیٹونکا نام

(۱) یہوداہ — ماکانام لیاہ

(۲) اشکار — ماکانام لیاہ

(۳) زبلون — ماکانام لیاہ

(۴) روبین — ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون — ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے لیوی پیدا ہوا

(۶) جد — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرائیم — حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) منسی — حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب

(۹) بنیامین — ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہوے

(۱۰) دان — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و منسی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منسی کو متبنیٰ کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقے کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنہین حضرت موسیٰ وہارون تہے میراث ملک کنعان نہین
ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ و ۲۵ مین لکہا ہے
کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے - اڑتالیس
شہرونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نتہی (یشوع ۲۱ باب ۴۱)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمٰعیل

(۱) نبیت — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمٰعیل مراد ٹہرے جیسے یہوداہ سے تمام اسباط بنی اسرائیل
(۳) ادبئیل
(۴) مبشام
(۵) مشماع
(۶) دومہ
(۷) مسا

(۸) حَدَدَ

(۹) تَیمَا

(۱۰) اِطُور — کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین

(۱۱) نَفِیش

(۱۲) قِدمہ

یہ اسمعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعون مین یہ ہین اور اپنی امتون کے بارہ رئیس ہین (دیکہو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصے تہے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور نزا کو پتش پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور دمشق مین کردیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیحؑ کی شان مین لکہا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا (یعنے داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیح کو جسم کی روسے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے انتہی اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) سدا یعقوب کے گہرانے کی بادشاہت کریگا (از رومن پیل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیح کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہی لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہو سکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرانمین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو خدا کی سب مخلوقن کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی اسرائیل مین سے تھے اور ان انبیا مین سے حضرت یونس بحکم الہی غیر لوگوں مین نبوت کر چکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال ۱ باب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین بلکہ زمین کی حد تک میری گواہ ہونگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک لمحہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیح کو خود دنیا مین سر رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیح نے خود فرمایا کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے ایماندارون مین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروسلم یعنی بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانون مین ہیکل سلیمانی کہتے تھے (لوقا ۲ باب ۲۲) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیہون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑوں پر آباد ہے
ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتھا بزیتھا یا نیا شہر قدیم زمانہ میں سب کا
ایک ہی نام موریہ تھا (الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزا پور صفحہ ۱۹۱
۱۸۶۴ء) کوہ صیحون اور اکرا پچھم طرف ہیں اور موریہ اور بزیتھا پورب میں
ہیں (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء صفحہ ۳۴۴) حضرت داؤد کے
زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاتے (از روئے
تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۱ء
برآیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹ ؛
غالباً اموریوں کے نام سے جو کہ اس ملک کے قدیم باشندے تھے مشتق
ہوکر زمانہ قدیم میں یہ سب پہاڑ موریہ کہلاتے اور اموریوں کے ایک
بادشاہ صیحون کے نام پر انمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۳۵ زبور ۱۱
و ۲۶ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچھم طرف میڈی ٹیرین
کہاڑے سے دو ہزار پانسو اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رخ دو
ہزار پانسو اڑتیس فٹ اسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم
میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریان اٹھارہ میل ہے
یروسلم سے حبرون دکھن طرف بیس میل اور سامریہ اوتر طرف
چھتیس میل ہے (کوئی ورانشٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۸ء
صفحہ ۳۸۵ مصنفہ پادری چارلس ٹبل ایم اے) یروسلم دمشق سے دکھن
پچھم رخ ایک سو پچیس میل (لغت کتاب شمس صفحہ ۲۳ کالم ۲) مکہ معظمہ سے جیسے گبون صاحب مشہور مورخ

رومی اپنی کتاب کے پچاسویں باب میں لکھتے ہیں کہ ممالک ایشیا کے ناف میں
واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴۸) اوتر طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ
منورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دلی دار السلطنت ہندوستان سے
اوتر پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایہ تخت فارس سے چھ سو ۶۰۰
میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل
بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت
افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکہن پچھم رخ
قریب چار سو میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکہن
رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر ٹیلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع نقشہ افریقہ
و نقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکہن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل [illegible]
یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہاں سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیاں
آتی تھیں یروسلم سے دکہن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر
طرف ایکسو تینتیس ۱۳۳ میل حاقر یروسلم سے دکہن طرف پچیس ۲۵ میل ہے
یروسلم لندن سے دکہن پورب طرف دو ہزار دو سو پینتیس ۲۲۳۵ میل ہے
(ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکنڈ یعنے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع
صفحہ ۱۲۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب
کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰
کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۲ع حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم
بیت اللحم سے تخمینا پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو ۲۶۶ ہاتہہ میل اور افرائیم سے ستّرہ ۱۷ میل پر تھوع سے ۱۶ میل بیت عنیا سے
دو میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ع
صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور راما سے چھ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان
حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین ۲۰ بیس
میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جنکیب
مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۸۰ و ۱۹۹ و ۲۲۶) یروسلم سے پورب طرف زیتونکا
پہاڑ ایک سبت ۵۰ کی منزل یعنے پندرہ ۱۵ سو قدم دور ہے (اعمال ا باب ۱۲
اُسکے اور شہر کے بیچ مین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش
کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنونمین سوکہ جاتا ہے اس پہاڑ
کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گت سمنی نامی تہا
اور پہاڑ سے ملے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو
تہے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۶۰ کالم ۲ متی ۲۱
باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب
سمجہا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکہا ہے اور صیہون کی بابت
کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اُسکو قیام
بخشے گا خداوند جبوقت لوگونکا نام لکہے گا تو گن کے کہے گا کہ یہ شخص وہان پیدا
ہوا تہا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۴ و ۷ و ۸ مین بہی ہے اُس کی
عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکہو ا سلاطین
۱۲ باب ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۶ باب ۶ - اور ۷ باب ۱۲ - اور ۱۲ باب ۱۳ - اور ۸ ۴ زبور - ۱ اور ۷۸
زبور ۸ ۶ - اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور
خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور
مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے
کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین دفن
ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف
چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۲۴)
یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تھے خدا ہی کا پسند
کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تھا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی
لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بھی قسم کہاتے تھے
(دیکھو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) یہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود
(۱۳۸ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بھی تھا اُسجگہ
حضرت ابراہیمؑ توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تھے
(مقدس کتاب کا احوال ۱۰ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۶ سطر ۲۴
اور ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۴ سطر ۸)
اُسی سرزمین پر حضرت یعقوبؑ سے خواب مین خدا سے قادر نے باتین
کی تہین اور حضرت یعقوبؑ نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا یعنے
خدا کا گھر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ - ۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤدؑ نے
خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے وبا کو روکا کھڑا دیکھا تھا اُسجگہ

(داؤدؑ) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب)
وہاں چڑہاوَن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول
کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد
اُسی مقام پر سلیمانؑ بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری
شیلڈ صاحب و ترجمہ پادری اسٹرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۳۰)
اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان
تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر
سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۲۷ باب ۶) اور صندوقچہ
دونون لوحین عہدنامہ کی اور مَن کا مرتبان اور حضرت ہارونؑ کا عصا
کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیونکا ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت
عمر فاروقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ
مصنفہ پادری اگسٹس برٹ صاحب صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے
کہ موریا کے اوپر ابراہیمؑ اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا وہی ہیکل
تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمرؓ کہتے ہین وہین واقع
ہے انتہیٰ ؁

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاؤن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے
اگر مین تجہہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے
زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجائے ۱۳۷ از بور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

یا رب ہزار جان بنثار یروسلم ⁂ الحق کہ جانفزاست جوار یروسلم

اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند ⁂ نور مجسم است غبار یروسلم

پروانہ جبرئیل بخاکش بسے چو ماند ⁂ اینک ہمو نسیت باد بہار یروسلم

پشت و پناہ پشتہ دیوار آن حرم ⁂ دین متین حصین حصار یروسلم

ظلمات راہ چشمہ حیوان ہمی نمود ⁂ شد نور بار لیل و نہار یروسلم

مانند سبحہ سلسلۂ انبیاے پاک ⁂ یکسر گسستہ شد بکنار یروسلم

ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش ⁂ از ہار خلد نقش و نگار یروسلم

پا سر خرو تراز رخ گلرو شود براہ ⁂ گل بشگفد ز کاوش خار یروسلم

از فخر سر کشد بفلاک سبزہ زار راہ ⁂ بر سبزہ سبز پوش سوار یروسلم

یارب مقام بندہ منصور کن بہشت ⁂ از بہر مستقیم دیار یروسلم

ہان در گذر تو از سر عصیان بخششت ⁂ از بہر نماز گذار یروسلم

میں نے خداوند سے ایک سوال کیا اور میں اسکا طالب ہوں کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں اور خداوند کی خوشنودی دیکھوں اور اسکی ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ میں چھپا لیگا اپنے ڈیرے کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دے گا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اسکے مسکنوں میں جاوینگے اور ہم اسکے پانوں تلے کی چوکی کے برابر اسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رکن دوم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۱۴ باب ۱۸ — ۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین ہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچھ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اُس سے کہا اے ابراہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیئے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹہکر اپنے گدہے
پر چار جامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیئے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُس جگہ پر آئے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

دو ہین خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکھین اٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا
ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا انتہے کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۲ع
۱۰ اباب پیدایش ۲۲ باب ۹

ابو الفدا

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیلؑ کو لے گئے تھے اور مورخ
ابو الفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاقؑ کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نتہا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنیکے واسطے بھیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا بیٹے
کو قربان کرنیکے واسطے اتنی دور آنا کچہ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اُسکے بعد ہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمعیلؑ
باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابرہیم
جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور
اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ
مین ہتی صُحر کے بیٹے افرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے
گاڑا انتہی
علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر [illegible] صاحب نصرانی عالم اسپانش
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین
مورہ و موریاہ لفظون مین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۱۰۳۱) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ
قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)
چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہہ
جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف
و رگردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان نہ تہا

الہویت اور مقدس کتابین کثرت سے پڑہین اسقدر غلطیان انمین پڑین اور اختلاف عبارت انمین پیدا ہوئی انتہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی ۸۶ برس
کی عمر مین حضرت اسمعیلؑ (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاقؑ پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمعیلؑ کے ساتہ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیلؑ حضرت اسحاقؑ سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر اتفاق ایسا ہے کہ حضرت کی دو جوروان ہون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہو اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہون
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دے بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکے پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق پایا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو سے اُسکے پہلوٹہے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ آیت ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا لیکن دراصل اُنکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاقؑ نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ مبغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹھے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو محبوبہ
کے پہلوٹھے بیٹے کا پہلوٹہاپن کون چہین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے
نزدیک باپ کے سب بہائیون سے اعلی اور افضل ہے *

اور یہودیون بہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹہا خداوند کے لئے سمجہا
جاتا تہا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹہا مجھے دیجئو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون
سے بھیجوا انتہی اور خروج ۱۳ باب ۲ مین [illegible] ٹھے میرے لئے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل مین اپنی ماں کا رحم کہولتا ہے خواہ انسان ہو خواہ حیوان میرا ہے انتہی
پہر یہ کہ شاید اس قربانی گذراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا بہی
نہوے تہے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکہا ہے پہر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی
ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تونے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
بہی دریغ نکیا مین تجہے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازونکی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تہے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمٰعیلؑ چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاقؑ اکلوتے
کیونکر ہوے انہین کی یعنے اسمٰعیلؑ کی بابت خدا نے فرمایا کہ دریغ نکیا
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل کو خدا نے کیا کہ جنسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکھ
رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد اپنے دشمنون[۹۱] کے
دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی[۹۲] اور عیسائی
ومسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بہی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان مقرر
تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تہے اور دوسرے
فرع یعنے پہلوٹہے بچے کا قربان کرنا (از نہایہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
بحکم نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمٰعیلؑ
ہین اور یہ دستور انہون نے سنت آبائی سمجہ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتونکے لئے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی
پہلوٹہا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الٰہی ہوا تہا
پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمٰعیلؑ قربان ہونے گئے تہے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پہر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کا تنوین ہے
جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴
مطبوعہ ۱۸۲۵ع) اسحاق لکھدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطونکے
لکہی جاتی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادونمین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا اسمین فخر ہے اگر حضرت اسحٰق علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحٰق
کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
بوسیلۂ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ
جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے الیسبات کے رشتہ
دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی
بی بی تہین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
لکہا ہے صریح غلط ہو گیا۔

پادری عماد الدین
مطبوعہ لاہور ۱۸۹۱
صفحہ ۱۳۴ سطر ۱۰

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اسکو (یعنے مسیح کو) خداوند کہتا ہے تو وہ اسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت اسمٰعیل کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام دینے مباحثہ صفحہ ۴۹ چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیا ہے انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمٰعیل ویسے ہی حضرت اسحاق دونونکو حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہیئے پہر یہ کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہیے اسکے سوا توریت مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار کیا ہوا اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذباللہ ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُمّ موآب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تھی اور رحبعام بن سلیمان کی ما نعمہ عمونی جس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چھوٹی بیٹی سے تھے (۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بنت سبع

(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر

(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش ۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳-۱ اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انہیں سے حضرت داؤدؑ کی پردادیاں انجیل میں لکھی ہیں (دیکھو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت اسمعیلؑ کا نسب حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجھنا چاہیئے

رومیوں میں یہ ایک خاص رسم تھی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور نیک جانتے تو اسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تھے (اگرچہ وہ لونڈی ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تھے اولاد اُس کی برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تھی اور قوانین میں حقیقت کی کچھ فرق نہ تھا وہ لونڈی کی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے رکھتے تھے لیکن اولاد کنچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے خارج تھی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تھیم

مصریوں میں بوجہ اسکے سوا اور لوگوں کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہو یا ہو اُسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴ نمبر۱) پہر یہ کہ حضرت
یعقوب ؑ کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور آشر تہے ان چارون فرقون
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچہ
کم نہین سمجہتا ہے
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص [illegible]
انتہی [illegible]
قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تہین اور اُسنے انہین حضرت ابراہیم ؑ کی کرامت
اور عظمت دیکہکر دیا تہا دیکہو کتاب برشیت رباہ ۔ ۱۵ ربی شلومو اسحاق
نے پیدایش ۱۶ باب کی تفسیر اسطرح لکہی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہوکر اس سے کہ ہو دوسرے کے
گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَتْ پَرعُہ ہَیْتاہ کِشِّرَاہ نِسِّیم شِنَّعَسُو لِسارَہ اَمَر مُوطاب شِتْہَا بِتّی
شِفْحَہ بِبیتْ زِہ وِلو گِبیرَہ بِبیت اَحِیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیم کی تیسری زوجہ تہین اور
جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہا ہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت
مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتہ تہا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے
یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے
حضرت اسمٰعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاقؑ کی اولاد
مین اسیطرح حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد مین قایم کئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰
اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی اُمّتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش
۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیمؑ سے
فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمٰعیلؑ
کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گذرانے حضرت
ابراہیم سے گئے تہے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا اسکے انتظام
مین کسیے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہین وہی ابراہیمؑ
کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی
ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کے آبا و اجداد تہے
بار بار جو بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین
قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رستیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب
۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا
۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

دیکھو پیدایش ۱۹ باب ۳۷

چوتھی بار انکا کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تھا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چھٹوین بار فلسطیون اور امونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) اسکے سوا کبھی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبھی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اور کبھی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبھی رومیون کے ہاتھ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلامونکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پھر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تھے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۳۴۳ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پھر بسایا گیا تب اسطرحکے بیدین اسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چھا گئی اسکے وہان رہنے سے اور انھین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا تھا حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوب کے اس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تھا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی بھی نتھے دیکھو متی ۱ باب ۱۰

ف ۵ ... امی امون کی نسل یعنی حضرت لوطؑ کی چھوٹی

بیٹی کی اولاد

انکا پیدا ہونا ۱۹ باب ۲۹

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ء
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمدؐ قوم امی یعنے قوم بت پرست عربونسے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تھے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیاے بنی اسرائیل مین سے نتھے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب مسیح سے قریب ۲۱۸۰
یعنی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۷ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تہا انتہی۔
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوز کا تہا اور زمین عوز معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا انتہی یہان سے
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتونین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تہی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تہا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیالؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجہنا

چاہیے کیونکہ نصاریٰ درحقیقت نسل ابراہیم نہیں ہیں بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہیں اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہیں صرف اولاد اسمٰعیل آج دنیا میں ساری قوموں کے
برکت پانے کا وسیلہ رہ گئی ہے اور یہ مسلمان ہیں جو حضرت ابراہیم کا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہیں فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا آل عمران ع ۱۰
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہو گیا کہ یہود و نصاریٰ میں قربانی کا
دستور ترک ہو جانے اور مسلمانوں میں اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہو گیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمٰعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھہرے اور سب کو معلوم ہو گیا کہ حضرت اسمٰعیل
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانوں میں اسے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹھہرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صریح باز رہے۔
پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ اور پیدائش ۳۷ باب ۲۸
میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو انکے بھائیوں کے ہاتھ سے اسمٰعیلی قافلے نے
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمٰعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے بڑھکر
بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمٰعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر میں انکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسف کے حضور انکے سب بہائیونکا قول یہ لکہا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین انتہی یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب مصر مین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تہے اور اسیطرح پیدایش ۴۴ باب ۱۳-۱۶ اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بہائیون نے حضرت یوسف کے آگے غلامی کا اقرار کیا تہا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمعیل کے غلام در غلام ٹہرتے ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کہ یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے تہے اب دیکہئے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سنی ہوگی کہ جسکی ابتدا ہی سے پشت در پشت غلامی ہی مین گذرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بہی دنیا مین نہ سنی ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبہی کسی کے ماتحت حکومت بہی نہین ہوئے اور وہ اہل عرب ہین (دیکہو رسالہ کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چہاپہ اڈن برگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۳۴ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان قبایل اولاد اسمعیل میباشند وگبون تاریخ نویس نیز ہرچند سعی کرد کہ حق آنقول را (یعنی آزادی عرب بموجب کتاب اول توریت

۱۷ باب ۱۶) رو نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے از
قبایل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکرہاے سسسطرس
(یعنے سیسیاسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر و کیخسرو بادشاہ مجلل
ایران و پمپی و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگرے امپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و باوجود آنکہ بعضے از طوایف عرب زیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قوم
مقدس در باب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ
در بارہ استقلال عرب مثال گردید حالت آزادی کہ قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۴۵ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچہ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے بھی
بمراتب اعلی ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ دیگا ان لوگون کی تقدیر دنیا و
کو جنپر اب تک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قوم ان ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمعیل
کی اولاد جنکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اُنکے ہتیارون کو
سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجہکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکرینگے — اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمٰعیل ہوا چاہتا ہون
شناز پرورده اسحاقؑ جو ورث اعلیٰ اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۳۶ و ۳۷ و ضمیمہ
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بھی اپنی آزادی کی بابت یہی دعویٰ
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تھی اور تواریخ چین مصنفہ
جیمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر ا باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکھا ہے کہ ۱۷۶۶ء اور ۱۷۷۰ء کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت آوا کو دانگ کا شہر تھا فتح کیا تھا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کر کے اپنے
قبضہ مین کر لیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پہر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۵ باب مین لکھا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوئے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ) تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تہا اُسکے بعد حضرت یعقوب نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک دیکہی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے ہین اور خدانے حضرت یعقوب سے باتین کین تب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُٹھکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا پتہر نصب کرکے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس کتاب کا احوال ۱۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب حکم الٰہی بیابان بنی اسرائیل کو جو کہ چہہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے (مقدس کتاب کا احوال ۴۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے ان سب کو اکہٹا کرکے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۳۶ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت ہارون اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوں مین پہلا درجہ رکھتا تھا اسلیئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجھا جاتا تھا ہیکل
کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور اُنہین
کا پہلوٹھہ ہونکا پہلوٹھا اگر اُسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تھا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان وشوکت کے
ساتھ مخصوص کیاجاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تھا (یہودیوں مین چمکدار یعنے روپہلا لباس مرد
کو جائز اور سونہلا ناجائز تھا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند
قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تھے اسلیئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اُسکو
دیکھکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

۲۴ یہودیوں مین عام کاہن بھی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تھے وہ چوبیس
صفوں پر منقسم تھے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بھر ہیکل
مین خدمت کرتے تھے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ مین لکھا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تھے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکھتے تھے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتوں مین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکموں مین حضرت موسیٰ
کی اولاد بھی شامل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

موشنی سے) حوصلہ مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
دینی انتظام ٹہرایا انتہی
یہ دستور ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفائے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ٢٥ و ٣٥ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگونکین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اُنکے مہینے ٢٩ و
٣٠ دنکے ہوتے تہے انتہی
یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے
یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیسا کہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) ہیلے جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آتین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگا دین ۔ اُنہون سے
ٹہرایا کہ خدا کی شریعت مین ٦١٣ - احکام ہین اسلیے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ١٢٥
دنکا شروع یہودی قوم سورج کے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدایش
اباب ٥ و ٨ - احبار ٢٣ باب ٣٢) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے پیشتر تہا

عبرانیان

(پیدایش ۱ باب ۱۴) چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین تارون کے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۳) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکھکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکھکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۸۵ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوب نے پہلے ہی حضرت یوسف سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویون کے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰ کے وقت مین ایسے اُنسٹھ ۵۹ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس اور سو اور ہزار کی جماعتون پر تقسیم کر کے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سو والے کے پاس علیٰ ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بند و بست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنون کے نرسنگے بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کیمپ پورب سمت
کو تہا اپنا جھنڈا جسکے پہریرے پر یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی
اوٹہاکے آگے آگے تُرہی کی دہلری آواز پر روبن اور شمعون اور
جد کے فرقے جنکا کیمپ دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچھے لاوے کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوں کے بیچوں بیچ استادہ تہا
اُٹہاکر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور
بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتی چوتہی آواز پر دان اور آشر اور نفتالی
اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہی

پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان وشوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑی
تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور میں تین مکان تہے
اندرونی مکان میں جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا
تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دس
حکموں کی دو تختیاں دہری تہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آتا کہ جس سے
یہودیوں پر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل کوہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوئے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہہر گیا
انتہی (از طلوع آفتاب صداقت تاریخ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱

اور روس تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی جو
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاری
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء
نصارا کی تصنیف اور مشہور پادری ہیتھر صاحب کے اہتمام سے
چھاپی گئی پس ان دونون کتابون مین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسی
جو تینتیس ۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور
گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنتیو ۸ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ ایسے
نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہونچ نہین سکتا اور اسے کسی انسان نے
نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا اسلئے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ انہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کھایا اور پیا انتہی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسی سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو انہون نے دیکھا
ہوتا تو نہ موسی خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا انکے لن ترانی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روح کو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج
۳۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشتی مین
لکہا ہے ۔ ہچو مستکلیین تو بیب کاس بتوخ اخیلد و شقنیہ کاخ
پیدایش تخوما یعنے تہے دیکہتے اسکو بڑے دل سے کہا ہے اور پیچھے
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اس خدا
کی طاقت کے جو انہین دی گئی اپنے دل کی آنکہون سے دیکہتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکہون سے جیسا کہ تخوما کی بہی تحقیق کیا ہے (انتہی ترگوم
رشتی جلد ۲ مطبوعہ وا وین پانچہزار پانسو ۵۶۲۸ پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاؤس ۲ باب ۵)
غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوری کا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابان مین ملک کنعان مین
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیر شام کو کہلا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۸ مین ہے کہ روز روز انہین

من دیا گیا اور بعضے ایام میں گوشت بھی انتہی یہاں سے اعتراض رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵۳ میں لن نصبر علی طعام واحد پر کر کے لکھا ہے کہ کہانے دو تھے من و سلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۱۴ میں ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت) معہ اسکے سامان کے اس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان میں بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ کا نام عمران اور ماں کا نام یوکبد تھا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۱۷) سے فرمایا کہ جب تم اس وعدہ کے ملک یعنے کنعان میں جسکا وعدہ دیتے تم سے کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانیو کہ جسجگہ کو میں نے پسند کیا ہے (استثناء ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت تاکید فرمائی چنانچہ استثناء ۱۲ باب ۱۴ میں ہے اس ہی جگہ جسے خدا وند تمہارے فرقوں میں سے ایک میں پسند فرماوے گا تو اپنے چڑہاوے وہاں گزرانیو اور سب کچھ جو میں تجھے حکم کرتا ہوں وہیں کیجیو اور استثناء ۱۲ باب ۷ میں ہے تجھ پر اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوی پر جو تیرے درمیان میں ہے واجب ہے کہ ان چیزوں کو خدا وند اپنے خدا کے آگے اس مکان میں جسے خدا وند تیرا خدا پسند فرماوے کہاؤ اور خروج ۱۵ باب ۱۷ میں حضرت موسیٰ نے خدا وند کی حمد و ثنا میں فرمایا کہ تو انہیں لاوے گا اور

تقسیم کر دیا تو
یہود و سلم
فرقہ یہوداہ
اور بنی بنیامین
کی میراث
میں آیا تھا

اور اُنہیں اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگا دیگا اُسجگہہ پر جو خدا وند
تو نے اپنے رہنے کے لیئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خدا وند تیرے
ہاتہون نے برپا کی ہے پہر استثنا ۱۲ باب ۲۶ مین ہے تو مقدّس چیزون کو
(یعنے صندوق عہدنامہ اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکانمین جسے خدا وند پسند فرما ئیگا لیجا تیو اُنہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانمین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر جسوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہہ ہے
(استثناہ ۳۴ باب ۱-۶) کیونکہ خدا وند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آ باریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کردونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگومین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون حور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگومین جاملا اسلیئے کہ تم دونون
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامہنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
- ۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائم مقام ہوکر جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے
اردن دریا کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کر کے (یشوع ۳ باب ۱۶) اُن

جبعون پر یروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دوپہر ٹھہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہرپناہ نرسنگون کی آواز سے
گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لائے اور تب سے
من بنی اسرائیل کو نملا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکھائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر موسٰی انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا انتہی
اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کھڑا رہتا تھا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تھا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تھا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہو گئے تھے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تھا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی
کے علاقہ مین رکھے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکھا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹھا لیگئے (اول سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پھر افرائیم

علاقہ مین کبہی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اوّل سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کہڑا کیا (۲ تواریخ ۱۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہیگا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد نہی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۷۰۳ برآیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰

جن دنونمین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص القانہ بن یروحام کی دو جورواں تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تہا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور علی (اوّل سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب۔ اور سوال و جواب ترجمہ رومن پادری یونس سنگہ

لہ انہین حضرت سموئیل نے بنی اسرائیل و یہوداہ مین بادشاہت اور نبوت کی اور ساؤل کو جسے بسبب طوالت قد کے طالوت بہی

اوّل سموئیل ۱

پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ع سوال ۸۷ و ۵۷ صفحہ ۱۷۰
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جوروان تھین اور اُنھین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا انبیا
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بھی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیئے۔

اسکے بعد جب شہر نوب مین خیمہ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اُسکی بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بھاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور مین نے اپنے ساتھیون کو
فلانی فلانی جگہ بھیجدیا ہے اور یہ سب جھوٹھہ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکھی تھی لیکر کھائی اور ایک تلوار بھی جھانسا
دیکر لی اور وہان سے بھی بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدہون اور بھیڑون تک کو

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیوں کی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوئے تب حضرت داؤد نے جنکی قریب ننانوے جورؤن کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۲ و ۵ و ۱۶-۱ اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷- اور ۱۵ باب ۱۶- اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۷۸ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ روحمن مرزاپور ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۵۸
و ۱۶۷ مین اسکا بیان یون لکہا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

باب اول

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے تنو برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی ❊

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ❊

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کیے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عربی
بہی سلیمانکے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑھتی گئی انتہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
میں ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان میں داخل ہوتے وقت
یبوسیوں سے اپنا ملک لے لیا اُسوقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین نے
اُنہیں اُوگل دیا اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنوں بعد وہ بعزت نہیں پر بڑا عزت دار نام ٹھہرا کیونکہ خاص بنیادا
یبوسی کہلایا جاتا تھا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہی۔
یہاں سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیاں کنعانیوں کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہ تھیں بلکہ جہاد کے شرائط اُسمیں موجود تھے
دیکھو استثناء ۲۰ باب ۱۰ میں لکھا ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ میں باکرہ لڑکیوں کو بچا کر
اور سب مدیانیوں کو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگوں کو اُنکے عجز پر رحم کر کے قتل نہیں کیا دیکھو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب میں یہ مضمون کہ جبعون کے لوگوں نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۵ میں
لکھا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں میں تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ تھی تو تھوڑی دیر کی رہی انتہی
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے کے

واسطے لکڑی بھیجی تھی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)

اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اُسکے باپ کے خاندان کے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تھے پس یہہ جہاد ہی کی غنیمت تہی جو عیسائیون مین نجات دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)

معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن بہ سبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ نے دو بار اُسکو محاصرہ کر کے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبھی بنیامین اور کبھی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوداہ (یعنے خدا) نے یروسلم کو اپنی ہیکل کیلئے چُن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقون کا دار السلطنت مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربی لوگ کہتے ہین کہ شہر مذکور کی زمین تمام فرقون کی زمین تہی یہانتک کہ باشندون مین سے بھی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب اپنے پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لئے مکانون مین ٹکاتے تہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۴؛

اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سال مین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے تہے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور فطیری روٹی کہانے کی فرعون کے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳–۲۸)

احبار ۲۳ باب ۵ و ۴۳) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان مین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جھوپڑیان بناکر سات دن میدان مین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید مین حضرت عیسیٰ نے اپنے بھائیون سے کہا تہا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پھر پیچھے سے چھپ کر گئے (یوحنا ۷ باب ۲—۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ - اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تھین اور انہین حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامہنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱ - ۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ مین ہے کہ کیا ہر سال مین تین مرتبہ کسیح
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانونکو ہفتہ بہر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہین کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اُسوقت حملہ نکرینگے
پر اُسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنون سے مسیح کی
پیدائش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی ہوا کہ دشمنون نے
اُنکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون مین

ایک فصح مین ستائیس لاکھ اکیٹھے ہوتے ہے انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ انہون نہی یہودی عید
کو مانتے پر وہ ہیکل مین بیلونکو ذبح نہین کر سکتے اسلئے اُنہین نہین کہا سکتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاؔ علیہ السلام
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اُسکی
راہ دیکھکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴ — ۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵ — ۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰۹
اب بہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الاضحیٰ
اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحی اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن اللہ رب العالمین نے لوحون پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الہی مین مرقوم ہوتے
ہین اُنکے سوا یہودیونمین عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بُت پرست
بادشاہ اردشیر کی یہودن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچہ خدا کے
حکم سے نہتی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بُت پرست کے گہر مین بے نکاح

برکت والی رات تحقیق ہم نے اُس مین قرآن اتارا بیچ اُسکے فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا (شروع سورہ دخان) تفسیر حسینی مین ہے کہ لیلۃ مبارکہ شب برات است

صرف پڑہتی تہی دیکہو آستر کی کتاب پس ایسی عورتونکے واسطے الہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۱۵۵)
اور اسی جگہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ سے ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
یوبل کہلاتا تہا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی نہ تہے نہ انگور ونکو آراستہ کرتے دوسرے یہ کہ
سب قرضدار ونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تہا (استثناہ ۱۵ باب ۲ سے ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نہتی پس خدا نے مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چہٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ سے ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹہرتا کہ اُسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
جاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہہ وصفحہ)

عہدنامہ تہاکہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت
جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو
جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے
سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے
حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے
(احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار
۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
نذر کی خرید کرکے نہین گذرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸
اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع
۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳
اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا
تہا احبار ۱۲ باب ۲ سے ۵ و ۱۵ باب ۱۹
اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۳۰۵) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۱۴)
اسی جگہہ کسی نامختون کا گذر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش
۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ سے ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱
اسی جگہہ خداے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
اور اب تک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو
برابر اسمین خداے واحد کی پرستش ہوتی رہی اور بعد اسکے جب

عیسائیوں مین عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن لوگون یعنے مسلمانونکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدہ تثلیث سے منکر ہین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اُسجگہ پر تعمیر ہوئی توبہی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئی اُن خیالونمین یہ ناقابلیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گہرے ہوے تہے جو جہوٹہے معبودونکو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبہی تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا توبہی پادریصاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکہتے تہے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہین حالانکہ یہی پادریصاحب صفحہ ۱۱ مین لکہتے ہین کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہیٰ پس جب انجام تک پہونچایا تو تالکا تثلیث

اور کم واقفیت پر سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹؁ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تہی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چہوڑ کر نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسائے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تہی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پہر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بہی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دار السلطنت بنایا تہی مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن ۱۸۶۰؁ع حصہ اول باب ۹ مین لکہا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چہین کر اُنکی گڑہی کا یابوس نام رکہا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پہر قابض ہوا اُسنے حملہ کر کے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کر کے اپنا پایہ تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اُسمین کہڑا کیا اور اُسکی مقبول عبادتین بہسہ
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نتہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲
مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تہی اور اُسکے باشندے
ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر جانتے تہے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا
بنایا تہا تک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے
تہے یہ عبادتخانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

اور من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور
ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتہ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنی
تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُس کا
بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اُسکے لئے اکٹہا کیا لیکن اسسبب سے
کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱ — ۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اُسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۴ میں لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤد)
نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہت سونپی اور اسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اسنے خود قصد کیا تھا اور
سب باتوں نے جو بنا ہے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوا رکھے تھے اور بہتیری لکڑیاں اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمانؑ کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگوں
اور دولتمندوں کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت پتھر گزرانیں انتہی اور کاہنوں کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اسکے لاویوں کو بھی درجے کے
موافق تقسیم کیا اور خدمت مقرر کئے یعنے انمیں سے چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰
خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴۰۰۰ خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہی
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن میں
تصنیف کیا تھا اور اب اسے پادری اسٹر صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء تاریخ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۸)
چنانچہ (داؤدؑ) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون میں مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اسکی قبر نمودار رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)
واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چار سو اسّی ہجری ہو سوی مین حضرت سلیمانؑ نے
ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لکہا ہوا تہا
ہندی چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ع اہتمام ال جی ہے صاحب پادری
صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکہا ہے کہ سلیمانؑ نے (جنکی سات سو جورو
اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی
بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے
کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا
ارادہ کیا اس ضرورت کے لئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے
دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر
وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بہجوائی اور سلیمانؑ نے
اپنے لوگوں مین سے تین ہزار چہہ سو کام دیکہنے والے اور ستّر ہزار
باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ
پادری جوزف جیکب چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین
۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش
کہ پہاڑونین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر
کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل
بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز
سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور تہے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوئے تہے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹہ ۶۰ ہاتہہ کی تہی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتہہ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتہہ کی اُسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتہہ لمبا اور دس ۱۰ ہاتہہ
چوڑا تہا زیتون کی لکڑی کے تختون سے ایک اوٹ چہت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑہے تہے اور وہ اوٹ ہیکل کے دو ٹکڑون
حصّونکے درمیان مین تہی اُسکے اندر کی ایک کوٹہڑی بیس ۲۰ ہاتہہ لمبی
تہی جسکو قدس الاقداس کہتے تہے اُسمین عہد کا صندوق تہا جسپر
دو کروبی پر پہیلائے ہوئے بنے تہے اور دوسری کوٹہڑی چالیس ۴۰
ہاتہہ لمبی تہی جسے قدس کہتے تہے اُسمین بخوردان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹے رکہنے کی میزا اور بہت سے عود سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکہے تہے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تہا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑہا تہا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تہا اور دیوار اور
چہت خالص سونے کے پتّرون سے مڑہی ہوئی تہی اور اُسکے گرداگرد
مین تین منزلہ کوٹہریان بنی تہین اور ہیکل کے سامنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تہی اُسکی اونچائی دس ۱۰ ہاتہہ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتہہ تہی اور اُسی جگہہ دس بڑے بڑے برتن رکہے تہے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دہوے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تہا جسکا گہیرا تیس ۳۰ ہاتہہ اور پیتل کے بارہ بیلون

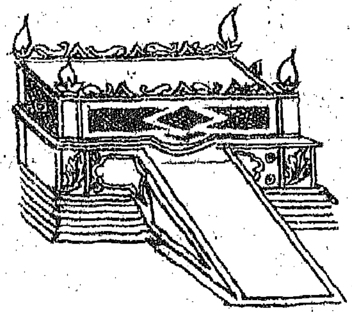
(یعنے نرگاوان) پر رکھا تھا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت
سلیمان نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتھے برس مین
ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس ۲۹ برس کی ہوئی
اُسے تمام کیا تمت کلامہ
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک جسم کے لئے
مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتھہ پانو دہوتین — سلیمان نے
ہیکل کے لئے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین
دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض
مین چالیس ۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب ۶
اول سلاطین ۷ باب ۲۷ — ۳۹) — سب سے بڑا حوض جسکو
سلیمان نے بنوایا — اُسکی گنجایش دو ۲ ہزار یا تین ۳ ہزار بط تہی
(۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ۳ ہزار بط پانی سما سکتا پر اکثر
دو ہزار یعنے ساٹھہ ۶۰۰۰۰ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے انتہی
رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۴۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے
چوتھے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ ۱۲ برس کے
عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمان نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین
رکہا انتہی — اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار
ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمان کے تخت نشینی کے بارہوین سال
تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جب یہ گہر بنا

تو اُسمین ایسے پتہر لگائے گئے جو آگے سے ٹہیک اور برابر کر رکہے تہے ایسا
کہ گہر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی
صدا کبہی سنائی نہی انتہیٰ اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام حمّات تلمود
یعنے تفسیر تصانیف سلیمانؑ مین یون لکہا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنّہ سے
حضرت سلیمانؑ نے پتہر کاٹنے کی تدبیر پوچہی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ
مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتہر مین وہ چہو جاوے پتہر کو تراش ڈالتا ہے
مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت
سلیمانؑ کے وزیر نے نسر طایر کے بچون پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر
رکہہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی
نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچونکے پاس آیا اور دیکہا مگر اُنہین دانہ
نکہلا سکا تب سمندر پار جاکر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر
اُسے رکہا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمانؑ
نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسسے پتہر تراشنے کے کام
مین لایا اس سبب سے وہان پتہر تراشنے مین کسی لوہے کی آواز
کی آواز سنی نجاتی تہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۶۲ کالم ۱ مین ہے کہ
سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ
ہے انتہیٰ

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد
ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۹۸ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمانؑ سے گفتگو

اور یہہ کہ جنات اُسکے اختیار مین تہے — پہر سلیمان کے مرنے کی بات
کہ ہیکل طیار ہونے کے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنات نے اُس سے
فریب کہایا دیکہو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین بیہودہ یہودیونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین انتہی (اور دیکہو تحقیق مطبوعہ ... صفحہ ...)
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گذرانی گئی تہی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکہہ بیس ہزار بہیڑ ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب حصہ اول مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ
۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی



یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۰ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی یہودیون پر
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دو نون طلائی
کروبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پر پہیلائے ہوئے تہے
(خروج ۲۵ باب ۱۸ — ۲۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرنیسے
سانپون کے ڈسے ہوئے لوگونکا چنگا ہوجانا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے
ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۵ سطر ۱ — ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۷ سطر او غیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنونتک
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بنایا تہا پائین پلید کیا،
پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی)
لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور سنہ چہہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ
رکہتے تہے انتہیٰ لیکن اور بہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ ہیسیر
پادری ہنری و مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۲۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ
مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

دیسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہی تیسرے کاہنون یعنے اماموں کے وضو کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہوین ۱۲ فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تر بادشاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت ۵۴ مین لکہا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی برنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کروبین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع

طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ؎ اسکے سوا اور بہی تصویرین ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اوّل سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کرّوبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو پٹنے مین ۱۸۶۷ع کو
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت النساتونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کروبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خدا کے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا اور ان
پیشکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروشلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اسٹر صاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نارتہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۳
مین لکہا ہے کہ سلیمان بن داؤد کے گورستان جسمین مدفون ہوا انہون
نے ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمہ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۸۳ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمان نے

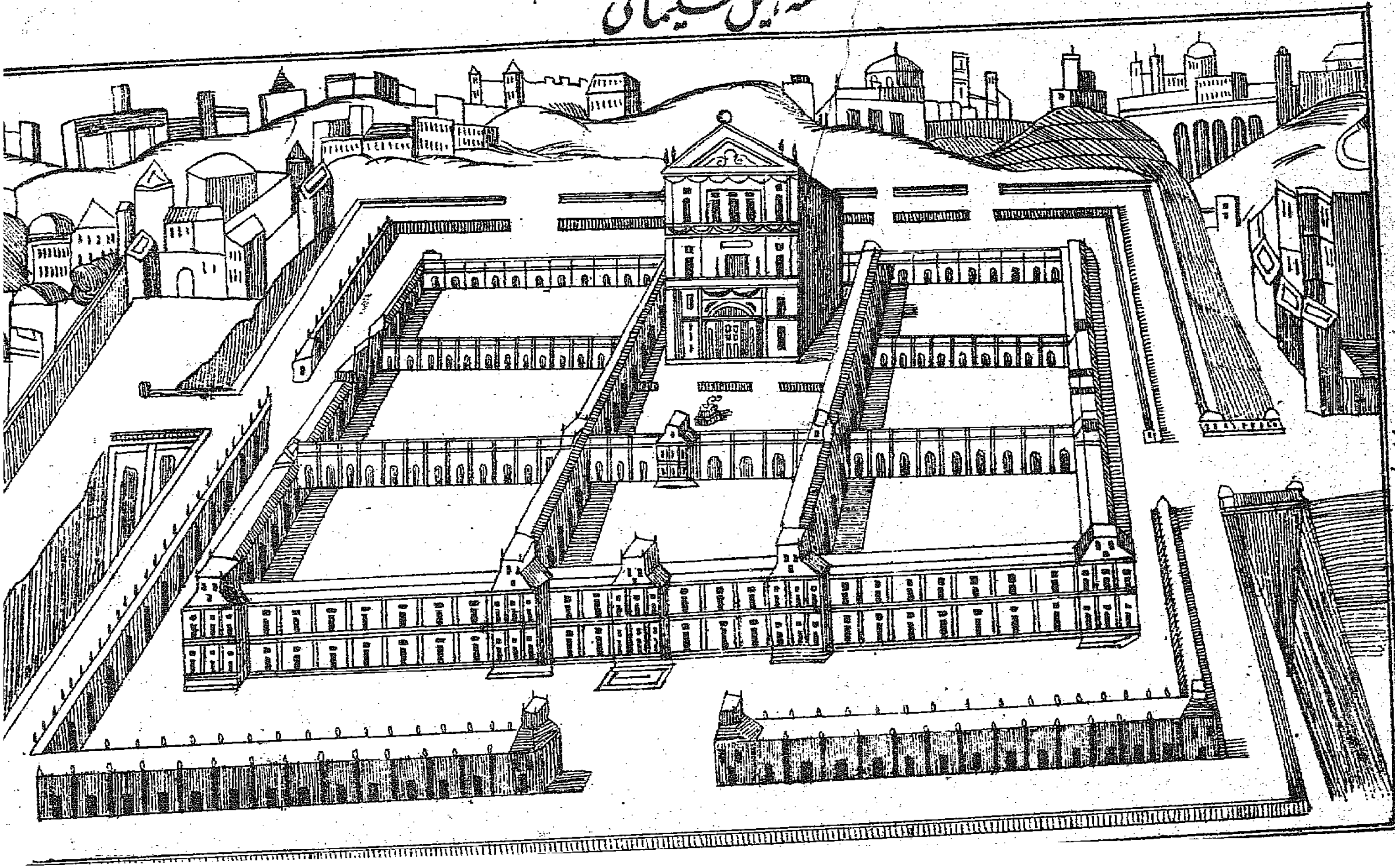
وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگروں سے
بنی اور خداتعالی کے نام پر مخصوص کی گئی انتہیٰ اور رازدو تفسیر کاشفا
مصنفہ پادری عمادالدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۵ع مین جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکہی گئی صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدس ہونیکا اور خداکا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بہی جسنے یروسلم مین اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تہی جسکا ذکر پہلے سلاطین
مین ہے انتہیٰ پادری اگسٹس براڈہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار
مسکن کی مقدار سے دوچند تہا ہیکل کا ٹہیک نمونہ تہا (دیکہو دینیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رجعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گہر
اور ہیکل کو لوٹا تہا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رجعام کے وقت مین کہ جسکی
اٹہارہ ۱۸ جوروان اور ساٹہہ ۶۰ حرمین تہین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشهٔ هیکل سلیمانی



لوٹ گئی اور پہر تو اسکا تار بند ہوگیا۔
اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہ نبی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیح کا قول لکھا ہے تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچھلے تھے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالبًا یہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسٰی کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحیٰی کے والد لیکن ہیر اشہو ہیر بن یعقوب نے جو کہ یہودیون کا رئی ہے مجہے اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکہا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہویدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس ریوس بیبل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتھ مع ریفرنس چہپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے۔ تواریخ ۲ ۲۴ باب ۲۰ — ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑہی سو اوپر کہڑے ہوکر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہوسکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب اُنہون نے (یعنے یہودیون نے)

اُسکی مخالفت مین ہم قسم ہوکر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے
صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہویدعؔ) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی
یہ واقعہ مسیحؑ کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بارآخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
روس تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۰۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت مشتبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیحؑ بیان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحییٰؑ) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

کتب عہد عتیق وجدید مین کہان کہان از روے مطابقت واقع ہے انتہی

اغلب ہے کہ مسیحؑ یہان ذکریاہ بن یہویدہ کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ بار احنیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبّی جو تہدی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساؤل جو پولس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہو یدہ کا دوسرا نام بار احنیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیحؑ یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن بار احنیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
ا باب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی
لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابون سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی
اور نحمیاہ اور یحیٰی علیہم السلام ہوئے ہین از سوال وجواب
رد مسن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۴ صفحہ ۸۸ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۱۳ اور نیز المشہور پیٹر بن یعقوب
ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکہہ چکا ہون ثابت ہے کہ متی مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکہا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہان سے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکہا ہے تو عہدنامہ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکہا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولوین سے
صرف ایک ہی بات سچی ہوگی
اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۲۶ء ۲ تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر کا یہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت یسعیاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۲۰ سے ۲۴ اور اسیطرح
حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولین کیونکر ہوے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولین سے تو بموجب عقیدۂ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کر کے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچھہ بھی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اٹھنے سے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور ذکریاہ بن بارا خیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکھا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتھہ سے سب سے پیچھے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہہ فقرہ بھی ملایا گیا تاکہ کسیطرح جیسے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکھون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اسوقت اس قیامت کی سی ہل چل مین کون ان سبھی مقتولون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہہ کہ کوئی ذکریاہ بعد مسیح
کے بعد رومی فوج کی یورش تک ایسا نامور ہوا بھی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بھی خوب جانتی ہو چہ جائے کہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قصہ

تحریف اول

مفسر روسن نے بعض مورخ کے بیان کئے ہوے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہا ہے
جیساکہ لکہہ چکا ہون

اسی ہیکل مین مرمّت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی چونکہ اسکی ہسٹری
یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۱ اسکے
بموجب منسی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچہتر برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸ ۴ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لیے یروسلم کے
گوشوں مین مذبح بنا کے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتوں سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آ تو اپنے باپ دادون کے
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ میں دس
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسوقت سے ساڑہے دس فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب تغلت پلاسر نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعوں پر اپنا قبضہ کیا اور یروسلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حیّ القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑ کر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جاکر اسور کے لشکر گاہ میں
ایک لاکھ پچاسی ہزار (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶ و ۳۷) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشوں سے بہرے تہے
۵۴ تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے میں پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گھر میں پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سارزر اُسکے
بیٹوں نے اُسے تلوار سے قتل کیا (انہیں دنوں حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا کہ
خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے
سو میں تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہاؤنگا اور یسعیاہ نے
یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہوں
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دن میں چنگا ہو گیا اور ہیکل میں جاکر اپنی
تندرستی کے لیے خدا کا شکر کیا

۵۵
حزقیاہ کے بعد اُسکا خلف بیٹا منسّی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس
بادشاہت کرکے اس عرصہ میں اپنے عادل باپ کے کاموں کو برباد
کیا اور لوگوں کو پہر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر میں قید
ہوکر بابل کو بہیجا گیا وہاں پشیمان اور غمگین ہوکر خدا سے دُعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروسلم بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹھ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹہا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب بیس برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدّس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کیوقت مین توریت کا کہوجانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسّی ہے بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچہہ لوٹ کر اُٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ بہوشفات کے بعد سے

جو تو سو چودہ برس مسیحؑ سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۷ ا باب ۹) توریت غایب
رہی اس مدّت مین چاہیئے تہا کہ بعضے حصّے اُس کتاب کے سالہاے
دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہو گئے ہوتے
مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار
نہین کرتے۔

اب دیکہیئے کہ سارے ہے تو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق
عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے
بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر
توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع
۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ)
پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس
غایب رہنے کے کون یقین کر سکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اُسکی بابت اپنی تفسیر مین یون
لکہا ہے قولہ درست کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی
سے پائی گئی اور آسے بادشاہ کے پاس لاے وہ تہا اصلی نوشتہ
پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال
کرتے ہین کہ وہ نہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰ کے اور دوسرے
ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت
موسیٰ کے رکہا گیا پاک سکّی نہین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگونسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپا یا گیا یعنی بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اُس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہنوگا اور اکثر ونکا یہی قول ہے ؛
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیر خواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسر کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ شیشق کے وقت مین توریت
کا کہوجانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ شیشق کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آے مگر زمانہ رحبعام یا یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہوجانا ۲ وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثنا ۱۷ باب ۱۸ اور ۳۱ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ۳۱
باب ۹ سے ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانی کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفاط کیسوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عہد مین خدا تعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تہا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بہول
جاؤ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہوجاؤ گے اور یہوواہ (یہوواہ یعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تہوڑے سے رہجاؤ گے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی اتہی پس
یہہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئین تہین کہ یوربعام بن نبات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہہ دونون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقون میں
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتونکے سامہنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تہے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسّر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہو جانا نسّی کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسّرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین ہیرے اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے انہین
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منقح نہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شپلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اشٹرنس صاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۲ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹرکٹ
سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور
کی طاقت زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے ندیا کیونکہ اُسنے یہ سمجہا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پچھاڑا
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تہوڑے عرصہ مین مر گیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے
بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہوسکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۱۸ع جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بہی توریت مین شامل نہین ہے —
پادری گریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تہا کیونکہ اُن دنوں مین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مردکو حرام ہے) —
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بھیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو
گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تھین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تھی اور
سوا اُسکے اُسنے سچے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پر رونق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمّت شکست و ریخت کرنے مین بہت
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاوے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچّون اور بہت بیلون اور گائے کے بچھڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہو کر کاہنون کو حکم دیا کہ یہود
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لیئے اپنی محبت دیکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنؤ ۱۹ اپریل
۱۸۷۵ع نمبر ۲۴ جلد ۲ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھ سو نو برس (۶۰۹) پیشتر یہواخاب یا یہواخذین یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہ جہا پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکے یہویقیم رکہا اور اُسکے ملک پر لاکہہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع صفحہ ۱۰ مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکہہ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹہرا ہے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھ سو چھ برس (۶۰۶) پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کر کے یہویقیم سے ایک خراج گزار رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکون سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بنا کر رکہے (اُنہین دانیل نبی اور اُسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے چھ سو چار برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کر کے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اُس بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑہائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چارونطرف سے لوٹ مار کر اوجاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پہاٹک کے باہر سڑک پر پہینک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سردارون
اور مُلک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کردیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کرکے یہ سمجہے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو
جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہی امونیون

دو ہزار امیرون
اور مالدارونکو بیل
و اطفال اور نوکر
چاکر بیست اور جنطرف
اور خزانہ بجر ہاتہ
سمیٹ کرکے بابل
مین لیگیا اور ایسا ہی
حزقیل نبی بہی ہاتہ
آہی

اور موابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑ کر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد و پیمان کرکے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اس سے
باغی ہو گیا پہر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نسکے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہوین
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہو کر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہو کر
بھیجا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کئے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی
گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکے وہ مر گیا بخت نصر
کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع کو لوٹ کر
تمام شہر مین آگ لگا دی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کر دیا
اور دیوارون کو ڈہا دیا اور سب باشندون کو قید کرکے بابل مین
لیگیا انتہی کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا لگہا اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۲ع مصنف پادری ال جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ — ۲۸۶

اور جلو داروں کا سردار نبو سردان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کہ تاکستانوں کی باغبانی کریں اور کہیتی کریں اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر میں تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر میں تہا انہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل میں
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے انکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلودار ونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور بچھڑے بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہیں سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
انمیں کا ایک ستون اٹہارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار انگل موٹا تہا یہ کہو کہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون میں اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیون پر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ سے ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو آخز بادشاہ یروشلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو اڑتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اتار کر پتہر کے چبوترے پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۲ سے ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکھا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہیٰ اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکھے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہہ
آدمیونکے ساتہہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوئے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ نے اُنکے واسطے دعا مانگکر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہو گا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجاوین
اور یوحنان بن قریح نے سب بچے ہوونکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہ بہی ثابت ہے

کہ اسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۴۱ باب) پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تھا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکھا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرونپر نازل کین دیکھین اور دیکھہ وے آجکے دن ویران ہین اور
انمین ایک بسنے والا بھی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۴ مین بھی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا
بالکل اسیری مین لیا جاتا ہے انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈھا دیا اور ملک کے سب باشندونکو
اپنے ساتھ بابل کو لیگیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح و سلامت رہین توبھی اسمٰعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گھرانے کا تھا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اسے مار ڈالا
بعد اسکے اسمٰعیل مصر مین بھاگا اور یرمیاہ نبی جسنے خدا کیطرف سے اسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح
دی اپنے ساتھہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تھے اور جنکا شمار صرف سات سو
پینتالیس تھا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اسملک مین کسیقدر تو آبادی نکلی اور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکھن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن توبھی
بہت تھوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اسمین پھر داخل نہین ہوئے
پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین یہہ ہے ۶۰۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین آگئی

محراب دویم

اسمین پانچ رکن ہیں

رکن اوّل

اگرچہ یہہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے ستر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع
صفحہ ۸۷ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا نے
مسیح سے چار سو چہپن برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بند و بست کیا)
دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑہ سو برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گزرے تہے مگر اورون نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری والش صاحب وغیرہ چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹
سوال ۱۸ کے جواب مین لکہا ہے کہ مسیح سے پانسو چہتیس برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروشلم مین لوٹ آئے
اور انہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے
اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی سے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی اہتی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرحپر ہوسکتا ہے کہ یہودیون کی
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سامان سے دراز کا خان ومان بابل مین چہوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجہا جاتا
تہا اور اُسی لئے یروسلم کی پہر بنیاد ڈالی تہی سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب (چہاپہ الہ آباد مشن پریس
سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتہہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۲۵ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اسکے
پہر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکہا ہے کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو
بالکل غلط ہوگیا
عربونمین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہوکر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوئے (از سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری

واقع ... پادری
یونس سنگہ ...
الہ آباد کی مشن مین
پادری ایوب ...
اور پادری والش
صاحب نے اس
سوال وجواب ...

حاشیہ اول
کو جو کہ انگریزی
مین تہی اردو مین
ترجمہ کیا تہا ـ
۱۲

والش صاحب صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل ؑ نبی بلکہ حضرت
دانیال ؑ نبی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال وجواب
ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ وصفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت یرمیاہ نبی
مصر مین مقتول ومدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین
نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تہین نکلواکر سکندریہ
مین دفن کیا (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس ؑ کے شہر جات حضر مین لوگ ابتک اُسکی
قبر دکہلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہیٰ
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء بکلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال
وجواب ایضاً صفحہ ۱۶ سوال ۲۳۲) اور حضرت عُزیر یعنے عزرا کاہن کنارہ
دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ وپادری والش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۱۷ اسکے جواب مین
لکہا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ ؑ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجہتے تہے دجلہ
ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہیٰ
ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
کتاب کا احوال یعنی اُنکی پچپر ہسٹری ۵۲ باب مین لکہا ہے کہ اُرتاسستا
نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروسلیم
مین ہیکل کو پہر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیون مین پہر بحال کئے
منت سنکے اُسی یروسلم کو روانہ کیا انتہیٰ یعنے اگرچہ زر وبابل وغیرہ نے

سلٰہ ذوالقرنین کا بیان محاربات دیکہنی اول کے کسی حاشیہ مین دیکہنا چاہئے

یروسلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلم مین آکر اُسکی شہر پناہ بنوالی پس مقدس کتاب کا اول ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور بائبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲ باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے بت پرستون کو شراب پلانے مین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب خواری مین کسقدر ترقی کرتے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سنہ مندرجہ شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷۰ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب سوال و جواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ایکسو چہیالیس (۱۴۶) زبور کو کسنی نے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام پایا مسیح سے چارسو پچاس (۴۵۰) برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور کے ساتہ ہی مرتب کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سَو چہہ برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی
اس حساب سے ڈیڑہ سَو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین
کرسکتا ہے کہ اتنی مدّت تک توریت ضایع رہکر بہی صحیح و سالم بنی رہی —
اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جسمین
شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلو مین رہتی تہی
(استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور مَن کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون
کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اُسکا کچہہ پتا دنیا مین
نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیون متفرق فرقے ہو گئے یعنے یہودی
اور سامری اور انہین سے لیبتّی اور لیبرتنی اور حلوی اور فقیہ اور
فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انہین سے ہر ایک اپنے عقاید مین
دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید
کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶
— ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۳ مین
دیکہنا چاہئے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰؑ کی پانچون
کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہئے کہ اسیوقت سے سامریون
نے یہودیون سے علحدہ اپنے لئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور
اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

فصل اول

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت نے حضرت عیسٰی سے پوچھا تہا مگر حضرت عیسٰی نے دونون مین نہ کسی کو سچا بنایا نہ جہوٹا (یوحنا ٤ باب ١٩ ــ ٢١) اگرچہ ممکن تہا کہ جسطرح حضرت عیسٰی آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے تہے (متی ١٢ باب ١٦ــ اور ٢٦ باب ١٨ لوقا ٢ باب ٢٢) سامریونکو بہی اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون مین جب اسی بابت جہگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بہی سامریون ہی کے دعوے کی تردید کی تہی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح دی تہی سنہ ایکسو پچاس ١٥٠ اور سنہ ایکسو چہیالیس ١٤٦ قبل سنہ مسیحی کے درمیان یہہ واقع ہوا تہا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تہا اور بحث یہہ تہی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیون نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہیئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ٣٧٦)

مگر حضرت عیسٰی نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک لفظ تہا جیسے صفدر علی صاحب نے اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد سنہ ١٨٦٧ع صفحہ ١٧٩ مین جزئی اور خفیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکہون آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا
اور سبہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے

اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس برس پیشتر شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جُدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کرکے لیگیا (سوال و جواب اردو مین ترجمہ پادری یولس سنگہ و پادری وِلیمس ابنش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۴)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنذر نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور اُنہین خلح اور خابور مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوے) اور اُنکے اُن اسرائیلیون کے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجانیسے ایک آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون سے مدد لینے کا انکار کیا تو اُنہون نے (یعنی سامریون نے) ایک لیوی کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزیم کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر کی اُنہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بُت پرستی کو شامل کیا سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ سے ۴۱ سوال و جواب ایضاً صفحہ ۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱۰ مین لکہا ہے گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہوناور اور ...

چونکہ حضرت ہارون فرقہ لوی سے تہے اور دستور سے موافق اُنکی کاہن اولاد ہارون ہی ہے

[illegible]

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور
سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیوں کے لیے ہیکل تعمیر
کرے اور منسی بن یویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار
کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کیجگہہ جرزین کا لفظ بنایا
مصرع مین وہ وہ کعبہ کا رصد برہمن سیکنم ہوا اور وہ مقام جسمین یہ
تبدیل ہوئی اسطرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم
یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتھرون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن
حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اونپر چونا پھیریو (استثنا
۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰)
مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی
عیبال کیجگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعوی کیا کہ خدا
نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا
بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون
نے دعوی کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست
ہے نہ یہہ کہ یروشلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا
اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت
مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱ مین لکھاہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکرونکا سپہ سالار ہوکر
ملک فارس پر چڑہگیا اور مسیح سے تین سو تینتیس ۳۳۳ برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سوریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچاکر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تہا اُنپر بہی حملہ آور ہوا جب یدّو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتہہ ہوکر
قربانی گذرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدّو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیڑ کے ساتہہ جو سفید پوشاک پہنے تہے
ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تہا پہونچکر ٹہیرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکہنے سے اُنکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدّو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گذرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکہا تہا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکہلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکہکر دارا پر چڑہائی کی اور یدّو کی سفارش سے اُسنے

اور اس

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم
رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے بونے کی
ممانعت تہی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج
پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے
پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۹ و ۱۳ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱
اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ — ۴
واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گذراننا سکندر کی خدا پرستی کا نشان نہین ہے
یونانی تواریخون سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر
ہے (اعجاز قرآن صفحہ ۵۷ و ۵۸ و دین حق کی تحقیق صفحہ ۹۴) چنانچہ جب سکندر اُدہر سے
اُمونیا کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب
مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپیٹر امن کا مندر
تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تہی اُسکو
اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے
فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امن دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس
امر کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا انتہی
(حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۳۹) یعنے اپنے فرمانون اور اپنی مُہر پر یہی
الفاظ رکہے کہ سکندر بیٹا جوپیٹر دیوتا کا (دین حق کی تحقیق مطبوعہ الہ آباد
آرفن پریس صفحہ ۶۶ سنہ ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا
تو اُسنے مردار پر جو دیوتا نکے نام سے دیتے تہے قربانی چڑہائی (ایضاً

شہر افسس مین جہان آرتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا
جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین ہراسٹراتس لکہا ہے کسی کمبخت
شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنانیوالے کا ابد الاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی
دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا۔
اُس مندر کو پہونک دیا[۱۵] یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا
اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح جلتا ہوا
ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت
نکر سکے پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی
میلہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانیکی
اس شرط کے ساتہہ گزارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیا جاے
لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر لوبنیا والی تعمیر کی وضع
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے
گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی
دوستی کے اعتبار سے بیباکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اُسکو
سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک
برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی
سکندر تکبر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

[۱۵] افسس مین ارتمس دیبی کا مندر تہا جسے ایک شخص ہیروسٹراٹس نے سکندر کی ولادت کی رات جلا دیا تہا اور پہر دو سو برس کے عرصہ مین تعمیر ہوا تہا پہر نیرو قیصر نے اسے لوٹا اور قوم گوتہ نے [illegible]

[illegible]

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اتہنی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پایہ تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کر دیا (حصہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مینوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطر داری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اسکو سر نو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب ۳۳ تینتیس
برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے ۳۲۳ تین سو تیئیس برس پیشتر مر گیا اور اسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اسکے چار سپہ سالاروں نے اسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سنہڈرم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور [illegible] فریسی سب ۷۲ بہتر
آدمی شریک ہوکر ویسے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسی ۸۷ جلد ۱ ورومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۴ بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی ستر ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) پہر بطلیمی لاگس کے حصہ مین پڑا اسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

وہانسے لوگوںمین سے ایک لاکہہ آدمی اسیر کرکے لیجا کر شہر اسکندریہ مین
سے تین سو برس پیشتر مسیح کے مصر مین لیبا سے اور چونکہ مصرنے اُن لوگونکے ساتہ
بہت نیک سلوک کیا اِس باعث اور یہودی بہی اپنے وطن کو جسمین
لڑائیونکے سبب نہایت خراب حالی تہی چہوڑکر خوشی سے مصر مین جا بسے
شمعون یہودیونکا سردار کاہن جسکا لقب صادق تہا مسیح سے دو سو بانوے (۲۹۲)
برس پیشتر مرگیا جاننا چاہئیے کہ وہ نیکوکار وعاقل کاہن اُن ایکسو بیس (۱۲۰)
آدمیونمین جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے
واسطے مقرر کیا شامل تہا اور اُن سبہونکے پیچہے رحلت پائی کہتے ہین کہ
شمعون صادق نے پرانے عہدنامے کی کتابونکو آخری اصلاح دی تہی
اور اُنہین تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے
کتابونکا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبانکو بہول گئے تہے تب اُنہون نے
پاک کتاب کو پڑہنے کیواسطے یونانی زبانمین ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو
چوراسی (۲۸۴) برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
پاک کتابونکی ایک نقل بطلیموس فیلادلفس بادشاہ کے کتب خانہ مین
رکہی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹوا جنٹ کے نام سے مشہور
ہے سب غیر ملکونکے یہودی جماعتونمین پڑہا جاتا تہا واضح ہو کہ جتنے ملکونپر
سکندر فتحیاب ہوا وہان یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
بہت رواج پایا تہا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۴ ؁ ۱۳۵ مین لکہا ہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسا حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اُٹھائی وہ اپنے تئین اپی فنس یعنے ممتاز گرا ور لوگ اُسکو اپی منس یعنے دیوانہ کہتے تہے اُسنے اُونیئس نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسون کے ہاتہہ تیرہ ۱۳ لاکہہ پچاس ۵۰ ہزار پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اُس سے بہی لیکر اُسکے بہائی منلاوس کے ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر ۷۵ ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس ؁ کے مرنے کی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف سمجہا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی میرے مرنیکی افواہ سُنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو ستر ۱۷۰ برس پیشتر یروسلم پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کڑور اونتیس لاکہہ ساٹہہ ہزار روپئے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم برچی کو یہودیہ کا اور اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور مِن لاؤس

کہلاتے تھے یعنے سلاطین مصر فرعون اور بطلیمی کے لقب سے مشہور ہوئے

بیدینکو سرداد کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سرداد کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپاہ لاتعداد
کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان
سے پہر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجہہ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی مداخلت
سے بہت ناخوش اور مکدر ہو کر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پہر گیا مگر اپولونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بنا وے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتہہ سبت کے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لئے ہیکل مین اکٹہے ہوئے تہے عمل مین لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑون پر بہاگ گئے یا غارون مین جا چہپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقام پر
آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہاکر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جسپر سے ہیکل کو بخوبی دیکہہ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جراءت کرین

اُنکو جان سے مارین

جب انتیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسپنیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بُت پرستی کے رسومات سکہا دے اور اُنہین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیّت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روز بروز کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتہہ دینی رسومات بجالانے سے باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلا دیا اور یہوواہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جو پیٹرا ولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین صورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنہین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن متّتیاہ نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ ابلعاذر یوناتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان کے حصے مین تہا گیا انتیوکس کے ایک عہدے دار اپلیش نامی نے

اُسکا پیچھا لیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کراوے جب
وہانکے لوگ اکٹھے کیئے گئے تب اپل لیس نے متاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بُت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستو
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پھر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتھہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیو
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تھے اُسکے ساتھہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جاکر سب شہر و بستیونکی قربانگاہون کو ڈھا دیا اور بتونکے پیروونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سڑسٹھہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سوا یروسلم کے) پھر جاری کی
اسکے دوسرے سال متاتہیس مرگیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تھا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تھے جسکے معنے مارتول ازردس تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۸
حصہ ۱) یہہ اُسکا جانشین ٹھہرکر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تھے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انطیوکس کے کئی بھاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تھے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی

عبادت کو نئے سر سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر ۱۶۵
ہوگیا تہا مرمت کروایا انتیوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونیسے برہم ہو کر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ فخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑگئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھ برس پیشتر مر گیا ۱۶۴
مسیح سے ایکسو اکسٹھ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا ۱۶۱
اور اُسکا بہائی یوناتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبانمین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بما ڈہیڈ نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یروشلم
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہت سہو گا د وا ہیر و دنکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین
پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکّبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی
لوگونکے ہمین اسلئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد وپیمان کرین اور ہماری
آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہوان رومی مجلس نے
اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت
اور سلامتی ہوا ورا اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ
اگر رومیون یا انکے رفیقونپر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے
اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور یہہ
اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے
اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے دیمیتریوس
کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر
ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد وپیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکّبی مر چکا تہا اور
اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب دیمیتریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار
یہوداہ مکّبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ
مین آکر اُسنے بکّدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکّدیس
بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار
آدمیونکے ساتہہ اُسسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے
یہودی بہاگ گئے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح
دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنونکو دکہاؤن
چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موذن مین
اپنے باپ دادو نمین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی
مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت
کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے
ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان ترد فونکی دغابازی سے جو سُریا
(یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر بطولیمس مین
قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش
کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہرا تب اپنے داماد بطولمی کے قلعہ دوچس مین
جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت بطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانُس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اُسنے چند متصل کے صوبجات کو بہی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل
کو جو دو سو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تہی مسیح سے ایکسو تیس (۱۳۰) برس
پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پہلایا اُسنے رومیو
کے ساتھہ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطو بولُس
کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہراکر مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا
اس امیرزادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا
کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار
کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے
بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا ۱۳۰ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے
بعد سکندر جن یوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے (۹۷)
برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس (۲۷)
برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اُناسی (۷۹)
برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے
انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطو بولُس
نے اپنے بڑے بہائی ہرکانُس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی
تب پمپیوس نے مسیح سے ترسٹہہ (۶۳) سال پیشتر ہرکانُس کو تخت پر بٹہایا پر
لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدہ دار

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے اُسکی بیعزتی کی اور کراسس بہی جو سُریا کا نواب تہا مسیح سے چون ۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچہتر لاکہہ روپیے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس ۴۷ برس آگے انٹی پیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر تہا جولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین از روے تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح سے چالیس برس آگے انٹی پیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے انٹی پیٹر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انتونیو کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت حاصل کی اگستس قیصر نے (جسکے معنی عجبت آمیز اور ماہ اگست اسی نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۸ و ۵۹) مسیح سے تیس ۳۰ برس پیشتر اسکی بادشاہت کو بحال رکہا تہی یہہ ہیرودیس بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا از روے تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

از روے تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسٰی) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے ترسٹہہ ۶۳ برس پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے چونتیس ۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا پر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرودیس بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہ لکہا ہے چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا اکٹہا کرکے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکس سے کہا کہ مین اب مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو قتل کروا دیجیو اور اُنکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس بدذات نے رو رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے تیس برس پیشتر مر گیا (از ردمن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۸۹ اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی تیاری کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی اُس تفسیر مین صفحہ ۱۶۲ — ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زرو بابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تہی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکہا تہا جب اسکو دیکہا تب روئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین جب یہودی مغلوب ہوئے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہو گئی مسیح کی پیدایش سے سولہ ۱۶ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تہی (روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی تو بہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری — اسکی تعمیر مین اٹہارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ ۸ برس پیشتر عبادت کے لئے تیار ہو گئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکہا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تہی اور سولہ ۱۶ برس اُس مین

ہوا تہا
لمب التواریخ
... صفحہ ۳۵۸

ملاکر چہالیس ۴۶ برس ہوئے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لئے
کافی نہ تہے اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چارونطرف باندہا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تہا خاصکر دکہن طرف کہ چہہ ۶ سو فٹ کی بلندی تہی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تہی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تہا اغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (سیدنا
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چارونطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو کہ تین
طرف تہرے میل پایوں اور چوتہی طرف چار چار پیلپایوں پر سہارا پاتے
تہے ان بڑے برآمدوں میں لوگ ٹہلتے اور یہان صرّاف اور کبوتر دینگے
بیچنے والے بیٹہے تہے اور اسی جگہہ ایک مکان بہی بنا تہا جسمیں یہودی
معلم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمین یسوع نے ربیوں کے بیچمیں بیٹہکر اُنہیں اپنے سوالوں اور جوابوں
سے حیران کیا تہا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بہی یہان اکہٹے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار میں نو ۹ پہاٹک تہے اور اُنمیں داخل ہونے کے لئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تہے یہہ سب پہاٹک بڑے اور خوشنما تہے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامنے ایک پہاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تہا یہہ پہاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتہ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تہا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمان کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) باہر والا
احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لیے جانیکی
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک یہودی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتین کہ جب قربانیان
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برامدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتناہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹہہ فٹ لمبا اور اوتناہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی
قربانگاہ اور شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتناہی اونچا اور اوتناہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دونو
تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارون کا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور کروبین کی
شکلین خالص سونے سے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
ان دونونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا ــ خاص ہیکل
کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین اپنے کام کے لئے تہین بہت عمارتین
سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی سنہ ستر
عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے
پہر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جہٹلائے مگر بنا نہ سکا اندنون اُسی
جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ
(صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر دالے
برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روزمرہ کے کام کا بیچتے اور صراف
جو وہان بیٹہتے تہے واسطے کہ ہیکل کی خدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال دینا
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہو گئے تہے پس مُلکی پرانے سکونکے
لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از ترجمہ تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۱۶۲ — ۱۶۵ جلد
اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلیئے لکہا گیا کہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہد نامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسمادینولے (یعنے حضرت یحیی بن ذکریاہ کا جو چہہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰؑ سے پیدا ہوے تہے (رومن تفسیر اسیکا صفحہ ۱۱۳) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحییٰؑ نے اس عورت کے رکہنے سے اسے منع کیا تہا اس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہی اپنے اس دوسرے باپ سے یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی مین مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ دونگا تب لاچار ہوکر اسنے حکم کیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ — ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اسکے شادی پہلے اسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جور وارِیتوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بھائی سے چھین لیا۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اِس کام سے منع کیا اور اسیواسطے ہیرودیاس اُسکو مار ڈالا چاہتی
تھی مگر ہیرودیس کچھہ ڈرتا تہا تو بھی اُسے (یعنے حضرت یحییٰ کو) قیدخانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہونکا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکارونکو بلا کر مہمانی کرتے دیکھو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰۔ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ناچنا
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ما کی مانند بیشرم ہو گئی تھی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہا کر وعدہ کیا کہ جو کچھہ تو مانگی گی مین تجھے دونگا
(متی ۱۴ باب ۷) تب وہ جیسا اُسکی ما نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسما
دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجھے منگوا دے یہہ مانگنے سے اُنکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصّے کی آگ ٹھنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچھہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا اکثر
عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پرست ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتونکو نرم دلی کے ساتھہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاے تو مرد سے بہی سبقت
لیجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچھہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور نبی ہے دوسرے یہہ کہ عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
تو بہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاوین قسم کو

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تہی اُسنے کہا تہا کہ جو تو مانگے گی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونا پڑتا آدمیون سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے گناہ کرتے ہین اور سمجہتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا ہمین حقیر سمجہینگے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے زیادہ سمجہے انتہیٰ

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لیے حضرت داؤد کی قبر کہدوایا تہا اور غالباً یہی سے ہزار برس قایم رہنے کے بعد حضرت داؤد کی قبر بے پتہ ہوئی

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ ہمیشہ عید وغیرہ مین آیا کرتے تہے (مرقس ۱۴ باب ۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷ انگلتیونکا ۴ باب ۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ نے صرافونکے تختے الٹ دیے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تہا اور اُسنے کہا یہہ لکہا ہے (دیکہو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گہر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے اُسے چورونکا کہوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لیے پلوس رسول نے یہودی دستور کیموافق آپکو پاک و طاہر کیا تہا (اعمال ۲۱ باب ۲۳ — ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں مین رایج تھے مگر بعد اسکے اُنکے ترک کردینے
کا حکم کہان سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ کو بارہ
برس کی عمر مین فرایض عبادات بجا لانے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲)
اور اسی ہیکل مین حضرت ذکریاؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے
حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱ — ۱۹)
اور اسی ہیکل مین آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون
اور انّا سے سنا تہا (لوقا ۲ باب ۲۵ — ۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک
عجیب بات عیسائیون مین مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت
عیسیٰؑ کو یہودیون نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ
قیصر کیطرف سے یروسلم مین حکمران تہا بہیجدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰؑ
صلیب پر کہیچے گئے فقط

گر کتنی ہی مضبوط دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہین ہوئے
صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوک (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ
(۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰؑ بہی آسمان پر تشریف لیگئے
(۱) انجیل مین لکہا کہ تیسرے دن جی اُٹہے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب تحریر) پس جبکہ تیسرے دن جی اُٹہنے کی
طاقت حاصل تہی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تہا اور یہہ جو علماء عیسائی
کہتے ہین کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تہا یہ صرف
عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لیے جان دی تہی تو جی
اُٹہنا کیا ضرور تہا کیونکہ جہان عہد ہے وہان اُس ذبیحہ کی موت جیسیرو مقرر

ضرور ہے کہ عید مقررہ پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہیں جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیوں کا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا
کہانا کہا کر حضرت عیسیٰ گرفتار کیئے گئے (متی ۲۶ باب مرقس ۱۴ باب لوقا ۲۲ باب ۔ یوحنا ۱۸)
حالانکہ عید فصح اُسکے دوسرے دن تہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت یہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہیں ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دو سو آٹھ ۲۰۸ مین ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکھنے
والون کا بیان سمجھ مین بخوبی نہین آتا اور اب تک عالم اس بات کو دریافت
کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تہا پر
ایسی بات کہین نہین لکہی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لیجاتے تہے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب پاتا تہا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا (متی ۱۰ باب ۳۸ دیکہو صفحہ ۲۲۳ رد مین تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون
سے ایک مدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع مین لکہی گئی لکہا ہے کہ
مسیح نے آپ اپنی صلیب اُٹہائی تہی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکہی گئی تہی اور قرآن مجید کے اُس رد مین ترجمہ
مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چہاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ
لکہا صفحہ ۳۸ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا بلکہ شمعون ایک قرینی اُسکے عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی
ہوا پہر سرنتہی اور کارپوکراطی اور ویستی تین فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہی اور قرآن مجید کے اسی روش ترجمے مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب لکہا ہے جو چاہے اُسمین دیکہہ لے اور اس آگ
مین پہینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حی شیار
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پہینکنے کا ذکر ہے یہہ ہے مین خداوند ہون جو تجہے
کسدیونکی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی مین اُور آگ کو
کہتے ہین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو روس مین
تواریخ کلیسیا جلد ا صفحہ ۳۰۶) اور تفسیر تشی مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بہائی ہاران کو نمرود نے جب آگ مین
پہینکا تو وہ مر گئے تہے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیم کی بت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وطن سے نکلنا ایک بڑی آفت
نکلنا تہا اسلیئے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلونکا نکلنا خدا نے بار بار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب ۲
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتھ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے یہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم ضرور آگ مین پہینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح [illegible]

مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۸۴ع کے صفحہ ۲۱۰ مین لکہا ہے

پس تینون انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجلتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دونوین موجود تہے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۲) یونانیوین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناسٹی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہ قول تہا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوے اور مادی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تہا مصلوب نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اسکا جسم نہ تہا انتہی (ردمن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۱ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اُس شخص پر افسوس جسکے ہاتون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اُسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکھا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴ مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مُراد ہے ملعون فرمایا ہے پس ہم کوئی ذیعقل اس بات کو کبہی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰؑ نعوذ باللہ بقول جملہ عیسائی ملعون و بدکار ہوتے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) زومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۷ باب ۵ اصفحہ ۳۴۳ چہاپہ الٰہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶؁ع جلد اوّل طبع اوّل مین لکھا ہے ہان البتہ سیکڑون برس بعد یعنے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اُسوقت اُٹھا لیا اور یہودیوں کے ہاتھ مین ایک اُسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری ہیوپلٹ مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندوؤنے مین بولا اور مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا اُسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے قصے سے نکالین جنکو وہ تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا تھا کتاب سیر الاسلام مصنفہ بارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ یرفیسر وسے ترجمہ کیا ہوا انتہی کا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵؁ع مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاریٰ کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تھے کہتے ہین کہ عیسیٰؑ یہودیون سے بچکر چوتھے آسمانپر جانشین ہین انتہیٰ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کے مصلوبکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہہ ناصری دعیواور برگشتہ عیسائی اُن چار مذکورہ فرقونکے سوا تھے جنکا ذکر ترجمہ قرآن شریف کے حاشیہ مین علمائے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ اُنہون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیحؑ کا شبیہہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی (یا گناسٹک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے بھی سوا ہے پس جبکہ گواہونکے اتنے بڑے ابر نے ہمین آگھیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ۱) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیحؑ زندہ آسمانپر اُٹھائے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوسکے۔

(ب) سب انجیلونکے پچھلے باب پڑھنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیحؑ کو مرکر پھر زندہ ہوا نہین دیکھا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور ۱۳ باب ۳۱ سے بھی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیحؑ کو پھر زندہ ہوا نہین دیکھا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دکھائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیحؑ کو پھر زندہ ہونے کے بعد دیکھا اور ظاہر ہے کہ اُسوقت بارہ کہان تھے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تھا (اعمال ۱ باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۷ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو۵ بہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبارگی دکہائی
دیا انتہی ان پانسو۵ نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے
اور جی اُٹہنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلونمین تو گیارہ۱۱ کے سوا
بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا مگر پلوس نے
اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا تو بہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس سا ٹہہ
بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا یکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا
دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملاکر نہ تہے (اعمال ۱ باب ۱۵)
اور پلوس تو اقول قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا
ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلونمین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ
اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنہین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی
تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متی
اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ د۲و انجیلون اور چند نامجات
مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو
مین نہ تہے جو اپنی تصنیفونمین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنہین نہ تہے تو اور
کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے
بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی
انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا
چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی نے
پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا اور تو بہی صرف گیارہ حواریونکا

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہاہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتاہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیح کو
جی اُٹھا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بنا وٹین مصلوبی مسیح اور پہر
جی اُٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹہا ہوا دیکہنے والے
پانسو چہوڑکر گواہ ٹہرائیگئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگئی کیونکہ
حضرت عیسیٰؑ آسمانپر زندہ موجود ہین

ثمن دوم

(۸) حضرت عیسیٰؑ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹہے تو اپنے انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوئے تہے آسمانپر گئے چنانچہ تہوما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دکہلانے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱–۸ مرقس ۱۶ باب ۱–۸ لوقا ۲۴ باب ۳۴) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اُٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو ہر مرتا ہے اُسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسیٰؑ آسمانپر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تہی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ میں ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہوں کے واسطے
دکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستوں کیلئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاوے
کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
۱۷ باب ۵ میں حضرت عیسیٰؑ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے
ساتھ اس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا
بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیح نے حضرت مریمؑ کے پیٹ میں آکر
اختیار کی تھی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰؑ
میں انسانیت نہ تھی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون یہی
ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر میں تھا ویسا ہی پھر مجھے محض
روحانیت کے باعث کہ بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجے میں
کر دے پس جسمیں ذرا بھی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ انجیل
کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتھ آسمان پر
نہیں گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تھی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنیکے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول
شخصے مصرع مانگتا گر میں خدا سے تو خدائی مانگتا ۔ اب عیسائیوں کو چار ناچار
ان دونوں باتوں میں سے ایک کا اقرار کرنے پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ
انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہیں ہوئے
اور اگر انسانیت کیساتھ آسمان پر گئے تو مصلوب نہیں ہوئے کیونکہ انسانیت
تو جہاں کی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تھی دیکھو پیدایش ۹ باب ۶

جہان لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰؑ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیے تھے (متی ۹ باب ۲ — ۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیسا کہ انبیاؑ کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبیکی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار اپنا نذار و نکے لیئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوں مین مسیحؑ نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجائے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعمیل نہو یعنے گنہگار و نکا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کروا کر نہو لینے دے تب تک وہ کچھہ نجات کی بابت کر نہین سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری واسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۱۸۳۸ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہون نے مجھکو جو پیارا ہون مکر وہ لاش کرکے خارج کر دیا اور اُنہون نے میرے بدن کو میخون سے چھیدلیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور مین مسیحؑ کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لیئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑہا دیا لیکن مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۲۳ کو جو ۲۲ کرکے لکھا ہے اُسمین سے اس جملہ کو گرا دیا ہے اور ۲۱ زبور ۲۷ آیتے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ آیت کے لکھاہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ گھیرتے مجھے
گھیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ اور میرے
پاؤن چھیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتھ
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسیجا سب پراٹسٹنٹ عیسائی عبارت
عبری کے خراب ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق
کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم مین مسیح کی مصلوبی
پہ پیچ خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامونمین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ
لاطینی کو خراب بتلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ سنہ عیسوی صفحہ ۳
سوال ۸ درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگاٹ کے جواب مین لکھاہے کہ ایک بزرگ
قسیس جردم نامی نے عیسوی سنہ کے چارسو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور
ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ سنہ عیسوی جلد ۴ صفحہ ۴۶۲ مین لکھتے ہین
کہ یہ بات ضرور یاد رکھنے چاہیے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین
کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز خود سری سے عہد جدید
کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ
کو متن مین درج کر لیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین
چاہتا تو نے میرے کان کھولے چڑھاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کھولے یون لکھاہے

شاہد ۹۹

مقصد دوم

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسی کے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۳۱ع مین
بہی ہے مگر اسمین ۹ ۳ زبور ۶ ۲ کرکے لکہا ہے اور روس ہیل چہاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیون کا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیون
خط مین داخل کی تفسیر ہارسے ڈوالی اور رچرڈمنٹ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۴۸ع
مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیون کے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تا کہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ انہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہی گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاثلک
اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخونمین نہین پائیجاتی
اور گریزاسٹم اور تہیوس لنسنڑا اور یوتہمیس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورلنے مترجم اور اگسٹاین اور جون کوس کے حوالون
مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلا شبہ الحاقی سمجہ کر چہوڑا
خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون ہین اسطرح کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے
اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور
بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسی کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل
مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہراکر داخل کیا گرہارنصاحب اور کتنی ہی اور
محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چہپنے بنائی اب یہ سب بناوٹین
معلوم کرکے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان
مسیحؑ کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ
اعتبار سے ساقط ہین —

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ — ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے
اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہہ کر باہر نکل آئین
اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسنے مسیحؑ
کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا (دیکہو ہورن تفسیر اسکاٹ صاحب دیباچہ انجیل
مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیحؑ کی مصلوبیکے وقت اندہیرا
چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو
پہر حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ باربار یہودیون نے
مسیحؑ سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہربار مسیحؑ نے
انکے سامہنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ — اور ۱۶ باب ۱
— ۴ اور ۱۳ باب ۵ اور ۱۲ باب ۲۳ و ۲۴ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہی کہاکہ توکونسا نشان دکہاتا ہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب ہی مسیح نے کوئی معجزہ نہین دکہایا تہا
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا جیسے
انکہ مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکہکر پہر کسکے سامنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر شہر مین گئے
ملے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹہانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجہہ کر کہ جنے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندہیرا چہاجاتا تو
پلاطس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ ان گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے انکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزراننے کے وقت انہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہایا اور یہ بہی نہین کہاکہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہوجائیگا کیونکہ یہ تو عظیم
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونے کا
اُنسے وعدہ کردیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تھا۔ اگر انجیل یوحنا کے موجب یوحنا اُسوقت حاضر تھا تو یوحنا
ہی کی انجیل میں ان باتونکا ذکر تک نہیں ہے پھر متی اور مرقس نے کہان سے
یہ سب دیکھ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ میں لکھا ہے کہ یسوع کے جان
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بھالے سے اُس مصلوب کی پسلی چھیدی انتہٰی
اس سے اور بھی خوب ثابت ہو گیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط ہیں ورنہ ایسے معجزے دیکھکر کبھی یہودی اور کبھی رومی
کبھی ایسی جرات نہیں کر سکتے تھے پس اگر یہ سب باتیں غلط ہیں تو مصلوبی
کا مضمون صریحاً غلط ہو گیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بات مجھے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی ۱۱۷ آیت کے موجب کہ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کچھ بحث نہیں ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی میں ہے کہ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَا
شُبِّهَ لَهُمْ اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب میں دیکھنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے۔ اسی زمانہ میں یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروشلم میں ایک اور عجیب واردات جو عیسائیوں میں نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریوں ایک گھر
میں جمع تھے آگ کی کوئیں زبانوں کی صورت ظاہر ہوئیں اور ہر ایک پر
بیٹھیں جس سے وہ طرح طرح کی زبانوں میں باتیں کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳۔۱۱ میں لکھا ہے اور اُنہیں جُدی جُدی آگ کی سی زبانیں دکھائی
دیں اور اُنہیں سے ہر ایک پر بیٹھیں تب وے سب روح القدس سے بھر گئے

ف ۱ پس جب قبض کیا تو نے (یعنی میں کو رفع کر دیا مجھ کو بالمیراینری) تو تھا تو ہی نگہبان اوپر انکے

ف ۲ نہیں قتل کیا اور نہیں مارا اسکو اور نہ صلیب دی اسکو ولیکن مشتبہ ڈالا گیا واسطے انکے جزو ۶ سورہ نساء رکوع ۲۲ سورہ نساء آیت ۱۵۶

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے (۵)
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروسلم مین
آرہے تہے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کر کے
آپس مین کہنے لگے دیکہو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکر ہر ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتہی اور میدی اور ایلامی
اور رہنیوالے میسوپوطامیہ (ارم نہرائن یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپودوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیہ مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین نئے شامل ہوے) (۱۱) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنی اپنی زبانون مین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تہے وہان اور خاصکر اُسی گہر
مین جہان سب حواریون بیٹہے تہے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکہکر وہ سمجہے کہ اس گہر مین آگ لگی ہے جیسے دوڑ کر بجہانا
چاہیے اور مجلس نائس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ع مین جمع ہوئی تہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریانائت
رکہا گیا تہا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیرڈینس کہتے تہے وہ بہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی بنایا

کرتے تہے سبل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳۲ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکہنؤ ۱۸۸۴ع کے صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقعی بیبی
مریم کا احترام بیحد یہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہا

اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین اس مجلس کی
نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتقاد پر
جاری ہوئے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
نائسیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ع مین حضرت عیسیٰ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا اسینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوائے ٹیرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہیے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے مین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اتنی ہی ہماری کفرگوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ اکثر ہمیشہ ہم نئے مذہب پوشیدہ کہنے
کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہی اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۹ اور
۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل محترمنا ہمو عیسائی یعنے بابو رامچندر اپنی کتاب
اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۱ء کے صفحہ ۷ ہم مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر
روح القدس نازل ہوئے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول
خدا ہین انتہی پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے کہ ہر دم روح القدس
سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہی پہر اسیکے صفحہ ۱۶۲ مین وہ لکہتے ہین کہ محمد
صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس
کی ہو تاکہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت
مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اعلیٰ حاصل ہوگی
انتہی اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے
جو آیہ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶)
کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ بیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصاریٰ تہے اب
مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا
تمام دنیا کے مذہبون سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۷۶ اور انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ء صفحہ ۴۷ و ۵۷ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ محمد چہارم کے عہد حکومت مین جسکے وزیر اعظم نے ویسے اپنا شہر کا ۱۶۸۳ء مین محاصرہ کیا مگر اُسکو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکیواسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے کسرشان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے وزیر کے پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور بہت جنہون نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اوّل ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُنکے معجزونکا دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب سوسوم بہ ایشیاٹک ریسرچیز جلد ا صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

سلہ اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معز باورا جینڈ جیس کے صفحہ ۹۶ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصارا بد اعتقاد ہو گئے تہے اور عقلی

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھ چکا ہوں حضرت رسول خدا احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بھی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ جل شانہ
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اُسکو یعنے قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہیٰ
دیکھو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ میں ہے اور جسکا نزول عیسائی پنتکوست کے دن سمجھتے ہیں اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بھی حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہیں ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکوں والے جمع تھے تو چاہیے تھا کہ کسی غیر ملک کی کتاب میں بھی اسکا ذکر ہوتا مگر اب تک کہیں سننے میں نہیں آیا تعجب ہے جب اس امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو وہیں رہتے تھے وہ اس سے کیوں بیخبر رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہیں کرتا چوتھے جب حواریوں نے طرح طرح کی زبانوں میں گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے سترہ زبانوں میں ایک ہی وعظ کیونکر کر سکا یعنے ممکن نہیں کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجھنے کے لئے ایک جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان میں اور دوسرا دوسرے کی زبان میں بیان کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت میں مضمون وعظ سے تمام و کمال کوئی بھی واقف نہیں ہو سکتا اور جب تک ایسا نہ کیا ہو تو سترہ زبانوں میں ہر ایک کا بولنا ثابت نہیں ہوتا اور اگر اُنمیں سے ہر ایک نے ایک خاص زبان میں باتیں کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہو گیا ہو گا اُس وقت اُنکی

متفرق بولیان کون سمجہہ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گہر مین بیٹھے تہے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چہپا
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۲ و ۶ کی تفسیر مین لکہا ہے یہ
عجیب بات تہی کہ اُس ایکہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تہے انہی پانچوین مرتبہ
نے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا تہی چہٹے اگر ایکہی شخص نے ان سب متفرق
زبانونمین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تاکہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴ — ۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانمین اُتنا
ہی اوتنا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو
سمجہا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تہے (اعمال
۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتہ ظاہر ہوا کہان تہے
یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت
تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا —
آٹہوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گذرا اور انجیلین چار وان اس ماجرے کے برسوات بعد لکہی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جو کہ بزعم علماء عیسائی سنہ

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہوسکتی ہے مگر مجسم ہو کر یعنے آگ کی شکل بنکر اسکا منقسم ہونا محال عقل ہے
دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہاکہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فلکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُسکے انعام مین سے کچہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوئے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رہا
کیونکہ خدا پیمایش کر کے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ
سترہ متفرق ملکونکے ہزار دن آدمی اُس ملک مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہتے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسون نے بہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین جو لکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ ستر ہ ایک
ملکون بلکہ تمام دنیا کے ملکوں کی زبانوںمین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلین
اور نامجات سب ایکہی زبان یعنے صرف یونانی مین لکہے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہین اور تو بہی ایک ہی زبان مین
ہین چاہئے یہ تہا کہ اگر تمام دنیا کی زبانون مین نہین تو چار ہی زبانون مین
چار ون انجیلین ہوتین اور اگر چار زبانوںمین لکہنا ضرور نہ تہا تو چار انجیلین
لکہنا کیا ضرور تہا ایک انجیل تو کافی تہی اور اس سے بہی زیادہ تعجب کی
بات یہ ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان مین نہین مگر عبرانی مین تو
تہی اُسکا بہی پتا دنیا مین باقی نہ رکہا اگر ستر ہ زبانوںمین سے دو زبانین تو
ثابت ہوتین اور پندرہ ہی کا ہیچ سمجہا جانا باقی رہجاتا
پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہین ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱ باب ۱۶ مین جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہین ہے کیونکہ یوحنا ۱ باب ۱۶ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجہا جاتا ہے
پس جب اُس دن کے وقوعے کا کچہہ ثبوت نہین تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین لا کلام ثابت ہوگئے کما لا یخفی

رکن سیوم

الکتابت کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج انتونیہ نامی ارک (جسے
فی زماننا بیروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب نکے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کرڈالا دوسرے سال ۷۰ سنہ ع مین طیطس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہی۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ سنہ ع جسکو گوٹلب
بار تہہ صاحب نے المانی زبان مین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے ناگری مین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سنہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی ہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بہی وے کچہ کام نہ آے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۷ سنہ ع صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بھوکھ کی شدت میں بہتوں نے چمڑا اور جوہا وغیرہ کھا کر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتوں نے اپنے لڑکوں کو مار کر کھایا اسکے سوا جو لوگ شہر میں
گھرے ہوئے تھے اُنھوں نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر ہی میں ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی
اور جو سامنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگا دی اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لئے سخت حکم کیا تو بھی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکھ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوئے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوئے ہر چند خدا سے پہر گئے تو بھی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا ویسے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلوںمین بے اثر رہین
صرف عیسائی لوگ چپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جیسے اگرپا بادشاہ نے پلا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

سنہ ۷۰ ع

پناہ کے لیئے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اُسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے
دنون بعد ویسپاسیئن نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا تہا
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۶۵
جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاوے اور اسلیئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسا
کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر مین
پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا اور گہرون مین آگ لگادی پہر یہودی لوگ جو
پناہ کے لیئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب
آپ کئی برآمدون مین آگ لگادی اُسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پڑی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اُس
مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہل
چل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ
رُک سکا تہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ پناکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۴۲ ۔ ۱۰۶۰ مین بہی ہے

کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ع
صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ چہہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی ۔ اور
ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اسی ہیکل سے نکالکر روم کو
لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱) الکتاب کہ مقالات المعروف چہاپہ مرزاپور
۱۸۶۱ع آخر صفحہ ۳۲ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے انکا
شمار گیارہ لاکہہ ستاون ہزار چہہ سو ساٹہہ آدمی ٹہرا انتہی رومن تفسیر
صفحہ ۱۱۰ متی ۲۴ باب ۷ مین ہے کہ انکے تیس برس بعد خدا نے رومیون کی
فوج بہیجی کہ جنہون نے ان یہودیونکا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے
باشندونکو غلامی مین بیچا الا انتہی پہر رومن تفسیر اسکا تتمہ صاحب صفحہ ۸۵ مین
لکہا ہے قولہ یوسیفس مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لے
لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین قلعون کو چہوڑ کر تمام شہر اور ہیکل کو ڈہا دین
اور فوجوالون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوارونکی نیو تک کہود ڈالی
اور بیشتر پیش ایک یہودی مورخ بہی لکہتا ہے کہ ترنتیوس روفس نے جو کہ طیطس
کی فوجکا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا انتہی پہر اسی رومن تفسیر کے
صفحہ ۸۷ مین لکہا ہے (کہ یروشلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار
کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا
رہا اور عید فسح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت
آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہو گیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاڑ تک جو ہیکل کا بنا تہا اور یہ ہیکل بیس آدمیون سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک
رات کھل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
لڑائیونکی گاڑیاں اور ہتہیار بند سپاہی بادلونمین دوڑتے پہرتے دکھائی دئے
اور وہ یہہ بھی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونیسے پیشتر اننّاس کا بیٹا
یسوع ایک بے علم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ مین جب آیا اور تب تک شہر
مین خوشحالی اور امن باقی تہا یہہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے
آواز اور چارونطرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز ۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکمون نے کوڑے سے اُسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ مین مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجہپر بہی تمت کلامہ
تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تہی
پوری ہوئی کہ صیحونکی خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین
دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
اور ۳ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمر رضؓ نے اُسجگہہ
پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا ۔
واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین سنہ ۷۰ عیسوی مین واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریون سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا کا آخر صفحہ ۲۷ و ۲۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین نرہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو ردمن تفسیر متی ۱۶ باب ۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون ہی پر گزرا جو کچہہ گزرا بلکہ یہہ بربادی جبین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ پر اور ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹–۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہی دلیل عیسائیون مین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بیان بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نرکہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے احاطہ مین بیٹہین (متی ۲۱ باب ۱۰–۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا ہوگا یہ سمجہکر کہ توجہتون سے نفرت رکہنا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے (رومیونکا

روشنیکو باب ۲۳ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی عین
مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۰ سے جو مین لکھتا ہون معلوم
ہو جائیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی
عظمت جاتی رہی ہے تو بھی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونے سے
یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھہ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پھیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھون پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا تو بھی وہ یہود
مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ملاتے کرسچیانون پر
کچھہ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجاتے پھر ایسا نہین کرتے تھے اور
جو روک کرسچیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات
کا بجا لانا تھا اور اُنہین ماننے سے تھی اُٹھہ گئی تب اُسوقت سے عیسائیون کو
اپنے مذہب کے بابمین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذ
سے جدا ہے یہ شاید صحیح نہو مسیح نے فرمایا متی ۲۳ باب ۲ و ۳ کہ فقیہ اور
فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھہ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو
اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین انہوں
نے جو کچھہ احکام شریعت تمہین سکہائین اُسپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اور و
کو سکہلاتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نرہی تہی اور انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ اینٹوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی تہین تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نہ رکہو بلکہ توریت مین جو لکہا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہ برباد ہوچکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور بعض اور مقاموںمین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت مسیح کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیح کی بابت پیشین گوئی ٹہرایا کیونکہ اُسمین دوسری آیت مین یعنی ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُسی بولائے ہوئے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی ہے تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہوگئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علماء یعنے فقیہ اور فریسی جو کچہہ تمہین سکہاتے ہین اُنپر عمل کرو پہر یہ کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ کو جسکو کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور اُسکی آیتون سے کلیسا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب ہی ہوسکتا

مذہب سے جدا نہین ہے

پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اسے نادانون
اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نتہا کہ مسیح دکہہ
اٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہوا اور موسیٰ اور سب نبیونکی وسے باتین
جو سب کتابونمین اوسکے حق مین ہین شروع سے انکے لئے بیان کین انتہی
اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے
اس سے یہہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان
کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین فاضل پادری
نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا
خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروسلم دونون خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اسوقت سے ایسے پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے
کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بہی دعویٰ کرتے ہین
یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق
چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۷ اپہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم
کو یہہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ
گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا
کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی
تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین اُنکی ایمانداری کا نتیجہ اور عیسائیونکو اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مُہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۱ مین ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پہر چونسٹھہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کتنی ایک رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بُت کا جسکا نام وینس (یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایلیا اور نام جو اُسکے گہرانیکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹہرے کیونکہ انکو یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف روہن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۶

رومیون مین دستور تہا جس عمارت کو کہود کر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کروا سکتا تہا از روہن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۷ مین سے پہلے لکہا ہے کہ ٹیتوس رومی نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان آدونی صدقیاہ کا نام لکہا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیونمین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکہو الکتابیہ کے مقامات المعروف صفحہ ۱۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصّہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد سنہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکہا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جیسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ سلیمان کا تہا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیئہ قسطلینہ رکہا انتہی واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تہی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم اور ہیکل دونون آباد تہے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب بنی یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکہانا وغیرہ بخوبی بجالاتے تہے اعمال ۱۵ باب ۱ و ۵ و ۲۱ باب ۲۰ – ۲۶ – اور قریب ڈیڑہ سو برس تک یہ سب دستور عیسائیونمین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین –

اردو تواریخ کلیسیا چہاپہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۳۳ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی یہی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہی الٰخ انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تھے اُسکی اطاعت دور دور تک نویسی کرتے تھے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کھانے کی بابت حکم دیا گیا
تھا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بھی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت دراز تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف نہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بھی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیا یوحنّین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بھی یہودیونکے
ساتھ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر انہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
یہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تھا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
۱۸۷۰ع صفحہ ۶۲ اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکھا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرفسے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کھانے کی بابت

لکھکر بہیجا گیا تہا وہ خط بہی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطوںمین جو بزعم علماء عیسائی سنہ ۵۵ع اور ۷۰ عیسوی کے درمیان لکھے گئے اُنہین جو نہ صرف ختنہ اور نا مختونی کو برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکھا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چہپے رہے جو نامختونی کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب خطوط کہان سے نکل آے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجہ کی بموجب الہام وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطوںمین ختنہ کو بیکار لکھا ہے اور آپ ہی دربے اور لسطرہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱ – ۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتہہ مخصوص و متعلق تہا نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت منع مرقوم ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حقمین انجیل مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۳ و ۲۳ سے جہان لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ختنہ

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھہ یہ عہد مخصوص نتہا بلکہ ہر شخص پر جو خاندان میں شامل ہوتا ختنہ واجب تہا اور نصارا کوپٹ (یعنے قبطی) مین طریق سنت (یعنے ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴ سطر ۶ ترجمہ تہیبر) بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر ابیسینیا اتہوپیا اور ان دونین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نہ تہا پرانے مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہیبر صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قوله بلکہ زمانہ حال مین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق معالجہ کے ہوتی ہے — اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے ہوتی ہوگی انتہی یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اور سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بہی عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکہو پیدایش ۱۷ باب ۱۰—۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پولس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح لوگونمین اُنہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰—۲۲) مگر اور عیسائی جماعت بہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گیے اسکا
حال اُن بھاگے ہوؤن سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوندکا
انکار کرتے بلکہ ایکبار اپنے خداوندکو بڑا ہی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ سے
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنے کی خبر سنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب
سارے طور و طریق مذہبی سے ہی دست بردار ہوگئے تاکہ یہودیون سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوندکا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوندکے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا بلکہ
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوندکے دستورات کی حفاظت کی بلکہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہوگئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسا مصنفہ
ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجھا تھا اور اُنکا شست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید
مین لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوندکا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے وہ سمجھے اور عجیب بات جسے عیسیٰ
نے برابر سکھایا تھا ہنوز اُنھون نے نہین سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکھتے ہین کہ ....

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کی ابتدائی تاریخوں میں ایسے حالات ہیں جنمیں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جنمیں بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰؑ کے اول بارہ مرید جنکو ناتربیت یافتہ اور کم قدر مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدوں کے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوئے تو اس عہد میں جو کچھ انہوں نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ انمیں اول درجہ کی لیاقتیں تہیں اور غالباً ایسے تھے کہ آسانی سے کہے جاتے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پھر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ میں لکھتے ہیں کہ ....

ساتوین صدی میں عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ انمیں کسیکو یہ جرات نکی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اولین کی حیات میں عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد میں نہیں ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۷ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریوں کے عہد ہی میں جعلی انجیلیں تصنیف ہونا شروع ہوگئی تہیں جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا ورگلتیونکی اباب ۶ میں ہے پھر یہی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی اسکو یاد رکہیں تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے

سایل نے وہ درجہ نثار دینی کا آپکے پیرونمین پیدا کیا جسکو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروون
تلاش کرنا بیفایدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پہیلا جسکی نظیر ان
دینون مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت عالیشان
اور سربیز سلطنتون پر غالب آگیا ۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو
بہاگ گئے ۔ برعکس اسکے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور
آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از
حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے
ہین دیکہو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا
بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکہا ہے
کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے نالدیئے مگر
ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے ۔ آگے نقل کرتے
ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا
اُٹہا لیا انتہیٰ اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس)
یحیٰ (یعنے یوحنا) تومابا (یعنے تہوما) انتہیٰ دیکہو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ ۔ اور سورۂ الصف
رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون
نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ ماییم ناصران
دین خدا وفی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہیٰ

پہر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ۸۲ تا ۹۰ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۴۹ع) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت سے مسیحی یروشلم مین پہر آئے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہا تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی

اب دیکہیے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکہتا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی توبہی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروشلم کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی اب تک ایسا ہی جانتے ہین سوا بعض سکہون کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۳۹ع

اردو مین تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۳ مین لکہا ہے کہ ستر برس تک پندرہ ہی اسقوف اس کلیسیا (یروشلم) مین تہے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۵۱ سطر ۲۵ مین ان دونون اسقوفون کے نام یعقوب اور شمعون لکہے ہین) اُسکے بعد سب اسقوف مختون تہے پہر اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے ہے اور یہ خطاب ... یہودی رسم اُنکی جماعت مین جاری رہنے تہا یہ وہ وقت تہا جو انجیل پہیلانا نہایت ... مارا گیا اسوقت یہودیون نے سرکشی کی اور بلوہ سے باز نہ آئے آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروشلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ کا سلسلہ تبہی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات ...

ف اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ مشن پریس مرزاپور باہتمام پادری ... صاحب ... جلد ۲ صفحہ ۲۰ سطر ۱۶ مین پچاس کا لفظ دیکہنا چاہیے

کو بچوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ بیپیا ہین اپنی جماعتیں قایم کین تہین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلاتین (ازرومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۹) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین بیٹے تہے اُسکی بادشاہت تین حصّے مین تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس کے ورثہ مین آئی اور بیت صیدا اور تراخونتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیلیہ اور پیریا انطپاس کے یہہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (ازرومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہہ ارکلاوس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی مانند ظالم تہا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا تہا جب نو برس حکومت کرچکا اگسٹس شاہنشاہ نے اُسے ان بد ذاتیوں کے سبب ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجدیا وہ اُسی ملک مین مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم کا ایک صوبہ ہوگیا تہا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (ازرومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے (دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تہا اور یہی ابیونی فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پولوس کو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ع جلد ۴ صفحہ ۳۸۴) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے اور پلوس کے خطوں میں
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکھو گلتیونکا ۳ باب ۲ و ۳
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل میں جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ میں اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجھا جاتا تھا (دیکھو
تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ ملک یہودیہ میں ایک شخص برکوکب
نامی نے اپکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیوں نے اسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہوکر چاہتے تھے کہ عیسائی بھی انکے شامل ہوجائیں مگر انہوں
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہو سکے برکوکب نے سخت عقوبت کرکے سبکو
قتل کروا دیا بعد اسکے روم کی فوج نے اسکو مغلوب کرکے مار ڈالا اور یہودیوں میں
سے بہتوں کو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بھی یہودی ہیں انمیں سے بھی اکثروں کو
مارا انہی اسیوقت سے عیسائیوں نے یہودیوں سے مشابہ نرہنے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کردیا پھر ولیم میور صاحب کی اسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ میں لکھا ہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے انکے پہلے مہینے کی
چودھوین دنکو مانتے تھے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پھر جی اٹھنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تھے برعکس اسکے مغرب کی جماعتیں جی اٹھنے کی عید خاص
ہمیشہ اتوار اور اس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تھے الغرض
پچھم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعیین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اسکے بعد بھی سیکڑوں برسوں تک اُن تمام دُور دُور ملکوں کے عیسائیوں میں شریعت موسوی کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہیں دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام ہی نہیں ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُن پہلی جماعت عیسائی یعنے کلیسیاء یروسلم کا کہ جنمیں یہودی دستورات سب جاری تھے خوشی اور فلاح مذہب کا باعث ہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیوں کی کہ جو سب شرعی تکلیفات سے اپنے کو آزاد جانتے ہیں البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳ باب ۱-۵ میں ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو) ان گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیوں کے ساتھ ملایا تھا (یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل میں اُنہیں قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا میں تمسے کہتا ہوں نہیں پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر سلوآم میں بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والوں سے زیادہ گنہگار تھے میں تمسے کہتا ہوں نہیں پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک ہوگے انتہی پس ایسے آدمی کوئی کیوں نہو جو الزام لگاتا ہے تمہارا کچھ عذر نہیں کیونکہ جس بات میں تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیوں کا ۲ باب ۱) پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا میں لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیوں میں عیسوی مذہب نے تدریج و

وابستگی رواج پایا اور آخر کو کم پہیلا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے قرب و جوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی میں عیسائی ہوا تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح میں اور اُس زمانہ کی بابت گواہ معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے علاقہ میں بہ نسبت اور قوم اور ملکوں کے عیسائی تعداد میں تہوڑے اور ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اور تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ میں بہی ہے

اس بیان سے کتنی باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات سے جو اُنکے زمانہ میں جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیوں کو بخوبی اطلاع نہیں ہے اور یہہ جو کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیوں میں رائج رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیوں سے مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہیں پہنچی (۲) یہودیوں نے اُس زمانہ کے بعد جو جو عقاید کہ عیسائیوں میں رائج ہوئے اُنہیں منظور نہیں کیا اور نہ آپ اُس مذہب میں شامل ہوئے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم پہیلا ظاہر ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیوں کا سا عقیدہ نہیں رکہتے تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ بہی نہ تہا جو اس زمانہ میں عیسائیوں کا عقیدہ ہے تب ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے —

پس شہر یروسلم ایلیہ نام قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنی سنہ ۳۰۶ع تک

اُس زمانہ میں والدہ قسطنطین ہلینہ نامے نے جو مشہور مسیحی تہے قبل سنہ ۳۲۶ع

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروشلم مین بہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے انتہی (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروشلم مین قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا (روح من تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸)
اسکا حال عیسائی علمار کی معتبر کتابون مین اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے دین کے
کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اس نے عیسائی پادریون کو
بلوایا انہون نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائین تو ہم ابہی آپکا قصور معاف کئے
دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا
مین سیکڑون برسون سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور عجب
طرحکا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اس نے اس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف
کرنے سے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاسطہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو
اور دونون بہتیجون اور چہوٹے سالے اور بہتیرے دوست آشنا ونکو قتل
کیا (از ہلکس صاحب کا دوراست کا مباحثہ اور تذکرة الکاملین مصنفہ نامور
ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۲-۳۴
بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرة الکاملین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ بہی لکہتے ہین
کہ قسطنطین نے اپنے سالہ کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنی قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی
اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اٹہا کر شہر قسطنطنیہ
مین مقرر کیا (از تذکرة الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۱

(۳۲۳) مجلس نیقیس اسی نے جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیح علیہ السلام کی الوہیت
سے انکار رکہتا تہا فیصلہ کیا جاے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیح کو
دونوں یوسی بیوسوں اور اور علماء کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا تہا
اور اتہانیسیس اسکا مقابل ہوا تہا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس
میں ۳۱۸ بشپوں اور بہتیرے پادریوں نے بہی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث
کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تہے اس
سبب سے ان لوگوں کا نام مریانائٹ رکہا گیا تہا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جاویگا تب
اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیئے سو اس وقت
سے تثلیث قایم ہوئی اور اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب)
مگر اریوس کے مرنے کے بعد تک اس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ
کانسٹن ٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں سنہ ۳۵۴ اور سنہ ۳۵۵ کو
آرلیش اور میلن شہروں میں جمع ہوئیں انہیں سے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول
کرتے تہے اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستاے گئے بلکہ جان سے بہی
مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اسکے پیچہے پانچ
سو برس تک بڑی گنتی کے لوگوں میں جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۹)
اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ میں لکہتے
ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع میں حضرت مسیح کی خدائی کا مسئلہ نکالا ہے
اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی بیوس اور ترتلین کی معرفت مسیح کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دیئے گئے انتہی از کتاب انگریزی

جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴ اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش

عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع و

حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی حضرت

عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو عمر حضرت عیسیٰ کی

۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت

عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری فنکس صاحب مشنری

لکھنؤ اپنی کتاب موسومہ بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام

پادری مسمریصاحب ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰ ادا مین جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول

اول لکھکر اُسکا جواب لکھتے ہین چنانچہ قولہ ابتداء سنہ چہ سو عیسوی تک سال

ولادت خداوند یسوع معلوم تھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا تھا

کہ اکز ہی کسس وڈیبی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا

(جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سی خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم

ہوتا ہے یعنے قیصر طیبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس

مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگزاری

مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس برس کا تھا پادری

موصوف کا کام یہہ تھا کہ اُسنے اپنے دنوین رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند

مسیح کی ولادت سے اُسوقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر

کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق ہوگی

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اُسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ تین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رائج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت طہارت آورد و ابتداء آنخداوند لیسوع ام سالگی شروع بدعوت
۳۴ خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش
سال و سہ ماہ گزشت پنطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ او را مصلوب ساخت
و این سانحہ پر الم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ ۳۳ سی و سہ عیسوی آنروز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی

واضح ہو کہ یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین بنام
مؤید الاسلام اور لکھنؤ مین مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری فکلس صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکھتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکی مراد
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنی مسیحیون
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنی مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ یہ
ایک اُنہین سے جنہنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اُسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اُنکی برابر متعجب ہو کر
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے ہین
یہہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے اُنکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فکس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ سنہ چہہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو
بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچہہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کا قسطن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ جسکی عمر
اسی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروشلم کا حج کیا اور
وہان جاکر گرجے بنوائے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہوگیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑگئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) اور
سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے اسپر
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کرڈالا (یعنے جلادیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا انتبدل ہوگیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ ۲ باب ۳
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۳) سنہ ۴۸ع سے سنہ ۱۰۲ع تک الارکن نے تین دفعہ

اٹلی پر چڑہائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو
جلاا اور مال واسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوییے دی اور واندل اور الانی اور برگندی
وغیرہ الیمانی فرقون نے ٹڈی کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچہہ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہین ندی پر کے اچہے شہرونکو نیست و نابود کرکے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی اُنہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین چٹہی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوییے دی اور
واندل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پُرتگال کو لے لیا اور باقی الیمانی فرقون نے
اسپین کو لیا ۴۵۰ع کے قریب ہُن لوگ بحیرہ آضف کے اوتر کوہ قاف
پر سے اوترکے یورپ کے تمام ملکون پر پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلاکو نام قد اور بدن کا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارتا وینوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنہین ملک کے
ملک تباہ ہوگئے واقع ہوئین اُسمین تہیوڈورراجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی اُسکا ساہمنا نکر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم دار السلطنت مین تہین خصوصاً کپیٹول نام جوپیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چھت سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتاگو شہر مین لیجاکے رکہا۔ اور سنہ ۴۱۰ع مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چھوڑ دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رکن پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس پیشین گوئی کو جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔ جہٹلانے کے لیئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی) حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوکن نے زمین سے پہوٹ کر اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے مسیح ۳۶۳) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۳۳ مین

صفحہ ۱۲۲ مین
ہے کہ سنہ ۴۱۱ع
مین قیصر
ہونوریس نے
برطانیہ کو
اپنی حکومت
سے آزاد
کر دیا
انتہی

گزرا لیکن پھر قریب اسی قدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رض نے اُسے تعمیر کیا
اور اسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی بو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیحون میں گنہگار ترسان ہیں خوف نے
ریاکاروں کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم میں سے اُس مہلک آگ پاس رہیگا اور
کون ہم میں سے ابدی شعلوں پاس ٹھہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی
باتیں کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہے جو رشوت
کے خلاف سے اپنا ہات کھینچتا ہے الخ اردو میں پہلی چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ع یہاں
سود کی بابت جو لکھا ہے کہ جو جور و جفا سے حاصل ہو الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجھے کہ بغیر جور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ ہر طرح کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکھا ہے دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ میں لکھا
نہ تو سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بھی لوگوں میں سے ہر ایک مجھ پر لعنت کرتا
ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اوّل سموئیل
۸ باب ۳ اور ہر سود کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ابتدا میں رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اسے سود کیوں کہیں بلکہ وہ تو لوٹ ہوجا
ہے یہہ کہ ہر طرح کے سود کا یہی نام ہے لیے جو رضامندی سے حاصل ہوا ہے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے تو بسبب عدالت سے اُسکا گہر نیلام کرنے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ جولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہوکر ہیکل کے پہر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب والون کی لڑائی یروشلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروشلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ یہود دیگر عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو اُنہین روکتے ہین اُنسے بدلا لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومونمین شروع ہوجائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین شامل ہو جائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تھوڑا بہت بہی واقف ہوتے تو کیا ممکن تہا کہ ایسی واضح دلیلین اپنی ہی کتابون سے پاکر پہر نصرانی مذہب کا نام ہی کبہی زبان پر لاتے۔ چاہیے تہا کہ اُسی کو کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے اُسی ہیکل کی بنیاد پر اب تک ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گذر چکے ہین کہ قبۃ الصخرہ اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقالات المعروف صفحہ ۳۴ مین لکہتے ہین کہ جسوقت عمر رض نے یروشلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیون کے بطریک سے امام نے عرض کی کہ مسجد بنوانے کو کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسلئے مسجد مذکور تعمیر ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول مین سخت بیمحل پایا جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموت والارض والجبال یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑ وغیرہ (آخر سورہ احزاب) اور دیر جسکی تحقیق مطبوعہ لدھیانہ امریکن مشن پریس ۱۸۷۱ع صفحہ ۵۶ - پس اگرچہ جولیس قیصر کے نوکرون کو ہیکل کے نیچے سے شعلون نے نکلکر باز رکہا لیکن مسجد الصخرہ بے کسی بطریکی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور بنہر تب ہی

بلکہ عیسائیوں کے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنا ہونا بتلا کر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیوں کا ابتک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہو گئی پہر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہیں مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہیں بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہیں انہوں نے بہی تو شروع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب داروں نے بہی وہاں عیسائی حکومت قائم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم ہین
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر میں رہنے نپائے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند ٹہہرے جسے باپ نے عاق کرکے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اس پیشین گوئی کو سچا کہیں تو عیسائیوں کو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑینگے
اور اگر عیسائیوں کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہیں تو اس پیشین گوئی کو جو کہ
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگر ان دونوں باتوں میں سے
نہ کہیں تو ان مفسر صاحب کو جہوٹا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیوں کی نسبت بہی تو عیسائیوں
کو یروشلم میں قابض ہونیکا تہی گمان ہے کہ جب وہ عیسائی ہوجائینگے پس جب عیسائیوں
ہی نے یروشلم پر چڑہائی کی تہی تب کیوں ناکام رہے لیکن اسکا صاحب انگریز
اسیطرح ہم انہیں کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہیں رکہتے
اگر ملا جلال گفت کافر دروغے راکجا باشد فروغے با مسلمان گفتنش اندر مکافات بدروغے
راجزا باشد دروغے یا عیب نہ لگاؤ کہ تم پر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تم پر بہی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اس پیشین گوئی کا بطلان صرف
ایسی ہی والوں کو معلوم تہا مگر صلیب داروں کی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کردیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کز و سازند محفلہا

پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت نہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروسلم اور اُسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب یہہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرحکی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومون مین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہیئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجیئے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر عمل مین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تہا تو اُن کا
عبادتخانہ خداے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی سے
اگرچہ عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاءاللہ

۶۱۴ء مین شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر (یروسلم) پر چڑھائی کر کے اُسے لیلیا
اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تمام عیسائیونکے سب گرجون اور متبرک
مکانونکو ڈھا دیا پس سنہ چھ سو اٹھائیس عیسوی مین روم جدید کے قیصر ہرکلاؤس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے قبضہ مین لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کر کے قبضہ کیا تب سے ۸۶۹ء تک خلفاء بغداد
کے تحت مین رہا من بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تھا اُسے لیلیا بعد ازان
شہر مذکور کبھی ترکون اور کبھی عربونکے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المعروف
چھاپہ رومن مرزاپور ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۹ و ۲۰

آخر کو سلجوقیون نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بھائی تتش نے اس شہر مین عملداری اگلے بادشاہون (یعنے سلجوقیون کی)
مقرر کی لیکن بیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر اورتوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہون نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اُسکے کنبے مین نسلاً بعد نسل ہوگئی مگر خلفاء مصر
فاطمیہ کے نے اورتوک کی اولاد سے آخرکار وہ حکومت لیلی از سیر الاسلام مطبوعہ
۱۸۴۵ء حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۰ مین ہے ۱۰۹۹ء ایک ہزار ننانوے عیسوی
فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب وار مشہور تھا ملک یہودیہ پر جہاد کرنیکے لیے چڑھ
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کر کے لیلیا اور ایک شخص گاڈفری بولیون نامی کو تخت

یروسلم مقرر کیا بعد اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ اسکا کوئی فرزند نہ تہا اسکا بڑا داماد مسند آرا تہا ۱۱۸۸ سنہ گیارہ سو اٹہاسی عیسوی (یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے صلیب دارونکے ہاتہ سے لیلیا ۱۲۴۲ع مین والیئے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنی شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ اُس مقام کو جہان مسجد اقصی ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۰ع ایکہزار دو سو پچاس عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام معہ یروسلم کے تحت حکومت مین دلالیا اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائی جو بالفعل موجود ہے انتہی۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوا جو مجہسے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین (۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازون مین قایم ہوے (۳) یروسلم مین جو ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین (۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے تخت داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸) تیرے محلون مین چین ہو اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی ہو

ف
اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ایوبی تہا اسکے خاندان سے قریب نو سلاطین ایوبی ہوئے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۰۲

زبور ۱۲۲

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے بہبودی کا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر
پادری جوزف آدین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت
مین جو داؤد کے گھرانے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گھرانا یعنے
یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط
ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج
منصب ہین اور بے اختیار محض ہوگئے مگر حضرت داؤد کے گھرانے سے یہان
مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکھو
اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پاؤن
یروسلم مین قایم ہونگے داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن الخ پس انہین لوگونکو
ازروے ایمان داؤد کے گھرانیکے سمجھنا چاہئے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ
بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروسلم
مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاملحال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینگے
یعنے اسکا اظہار کرینگے وے اس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑہ جاتے تاکہ خدا کے
فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے
اس زبور کو کچھہ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یاہ یعنے
خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہوکر
اپنے فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے
تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی چار سو پچاس ۴۵۰ سو فٹ مربع جو چبوترا
بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو محراب ۲ رکن ۱۳ اور جو لوگ یروسلم کی سلامتی کا باعث ہوے (آیت ۱۶) یعنے جب سے اسلامی تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصیٰ بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور ازروے ایمان دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤدؑ نے صاف صاف اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین آیت مین حضرت داؤدؑ فرماتے ہین کہ

کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد کے سبب سے یروسلم کی سلامتی اور بہتری کیواسطے کوشش اور دُعا مین مشغول رہونگا

انتہے

محراب سیوم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اول

اب مین یہہ سب مرحلے طے کرکے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑہ اے یروسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکارا ور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتہہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا صلہ اُسکے ساتہہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ بّرون کو اپنے ہاتہہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹہاکے لیچلیگا اور اُنکو جو بچّے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چہہ سو دس برس بعد خروج کیا اور ایسا ہی صفحہ ۷۷ شروع ۳ باب مین بہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تہا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چہہ سو بیس

رکن اول

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسویں سال
حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ سنہ ۱۸۸۲ع مصنفہ فاضل یگانہ
بابو رام چندر عیسائی صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا
چالیس سال کی عمر میں کیا انتہی اسکے چھ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام
قبول کیا (تاریخ محمدی صفحہ ۱۳) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چھ
برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہویں برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھو تاریخ
محمدی صفحہ ۹۴-۹۷) چنانچہ قولہ انہیں ایام میں حضرت نے معراج کا قصہ سنایا
اسکا خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے
اور انکا سینہ چاک اُنکے دلکو ہر طرح کی پلیدی سے پاک کیا اور ایک براق گھوڑا ہمراہ
لائے جس پر تمام انبیا نے سواری کی تہی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرینگے مگر براق فخر
کرنے لگا کیونکہ مدت سے بیکار انبیا سے سرکش ہو گیا تہا تب جبریل نے اسے دہمکایا
اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....

جبریل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے
فرشتے آکر آگے پیچھے ہو لئے اور یروسلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ میں دہنے
سے کسی نے کہا اے محمد ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچھ التفات نکیا
پہر بائیں طرف سے کوئی بولا کہ ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے اُسکی بہی نہ سنی پہر
ایک عورت سنگار کئے ہوئے راہ میں ملی اُسنے بہی کہا کہ ٹہر جا ایک بات کا جواب دے
اُسکو بہی جواب نہ دیا پہر جبریل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اُسکی بات سنتے تو
تمہاری ساری امت یہودی ہو جاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اسکی سنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہو جاتے تیسری عورت دنیا تھی اگر اسکی سنتے تو سارے مسلمان
دنیادار ہو جاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے
گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندر جا کر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر
نماز پڑھی سب انبیا محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتیں کہیں ۔ پھر ایک سیڑھی جسکو
عربی میں معراج کہتے ہیں آسمان سے زمین تک لگائی گئی پس گھوڑے پر سوار
ہو کر اسکے ڈنڈوں پر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علما ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے اسلئے یہہ بیان ہی
انکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظوں سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہیں کا طرز
کلام ہے تو بھی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق
تک بیان کرکے اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ راقم کی رائے اس قصہ کی نسبت یہہ ہے
کہ حضرت نے تھوڑا احوال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ
محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۰۰ سطر ۹
پس عیسائیوں کی زبان سے اتنا اقرار ہی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا
وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ عیسائی عقیدہ کے موجب ان باتوں سے ثابت ہے
کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۱۷) لاش قبر
میں نہ تھی (اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاس جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (۲ سلاطین
۲ باب ۱۱) اسی طرح حضرت ادریس بھی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۴۳ - ۴۵ اسکا اس طرح بیان لکھتے ہیں کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت

بارہوین سال اپنی یروسلم کی شبروی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ پہلے مینے
مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہے قرآن کے
سترہوین سورت مین بہی اسبات کا کچہہ اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ پاس سوتا تہا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین اٹہکر کہڑا ہوا اور مینے دیکہا کہ حضرت
جبرئیل کہڑے ہوے ہین اور انکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجیب طرح کا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دم بچہڑے کیسی اور سم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اوڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور انکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے اپنے
اسے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور انکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراج کے مشہور آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

ایساہی مصنف تاریخ محمدی پادری عمادالدین کا ہی عقیدہ

بہی اُسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ مین جان ڈیون پورٹ صاحب لکھتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرلین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خوابونپر عاید ہوسکتے ہین پیدایش ۲۸ باب ۱۲-۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب [illegible] ا باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام - پہر صفحہ ۸۰ مین جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین جمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی امتونکو اُس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر تعظیم کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اُسکو متبرک خیال کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہون سے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو) مین جانتا ہون کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہہ مجہے معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتھ یا بدن کے بغیر کہ مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

سکتین جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہین انتہی (۲ قرنتیون کا ۱۲ باب ۔
۴) اس یکا یک کے لفظ سے سفر معراج مین تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی بہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہین
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین انہین پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیون کے
۱۲ باب ۴ کے موجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا جسم کیساتہہ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی
ما کذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ
اخری عند سدرۃ المنتہی ۰
یعنے نزدیک ہوا پہر اتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچا دی یعنے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچائی نہین جہوٹہہ بولا دل نے جو کچہہ دیکہا کیا
پس جہگڑتے ہو تم اس سے اوپر اس چیز کے کہ دیکہا ہے اور البتہ تحقیق دیکہا ہے اسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہی کے انتہی لفظ عبد قرآن مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی

اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتہہ

ہوا تھا بعضون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہ رضؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج کے
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تھا اور زفاف حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کیساتھ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۶ و ۹۹ و ۱۰۹-۱۱۳
سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ کے حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتدائے بعثت مین خالص تھی
لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے انتہی
واشنگٹن اروِنگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ع کے ۱۳ باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکھتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور انکی رسالت کی پکی معتقد تھین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابو طالب بہی جو آپکے وفادار حامی تھے ابوطالب
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہو گئے تھے
مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود بھی
اُنکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تھے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تھی ابتدائے اظہار رسالت
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف و مصیبتون مین

مین گذرے لیکن پہر بھی اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان
اپنی محنتون کے ثمرہ کو آرام سے بیٹھکر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
تدبیرین کر کے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت
اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تھے اب اپنا گھر اور ملک بہی چھوڑنے پر تیار ہوئے
مگر اپنے مذہب کو نہ چھوڑا انتہی

آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۷ صفحہ ۱۴۱ و
۱۵۱ مین لکھتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو
شریک حال محمد تھا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ
قید رہے اور وہان ۲ یا ۳ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت
کرتے رہے وہ تو شاید ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوئے
کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر بغیر
تزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چھوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر
طایف کو چلے اور وہان کے فرمانروا قوم اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا
اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس
شہر سے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تھا کیونکہ
اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچائے تھے وہان سے چلکر وہ تھوڑی دور پر آٹھہرے اور
خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی ناامیدی کے کام مین
مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسے
مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرح سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

ہوا برس تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہوا در خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چہوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتہہ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آئندہ صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بجبر تمام انتظار کرتے رہے حتی کہ سب انکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بہی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر
انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸
و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ مینفرماید کہ انچہ درباب یہودیان بہ بینجا
نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب خدا
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین بیضاوی
و خواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صدا
قران بشناختند انتہی ــ

اور آغاز نبوت کے تیرہوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ــ ۱۰۹) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اول
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تہے کئے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹ــ ۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضا صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سالمین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہہ کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہو جایا کرین مہاجرین اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہود کے موافق نرسنگا پہونکا کرو بعض نے کہا عیسائیونکی مانند گہنٹہ بجایا کرو بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو وہ ان الفاظ سے پکارتا تہا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب دیکہا کہ اس خواب مین کسی نے اسکو یہہ الفاظ سکہائے جو آجکل مسجدون مین مسلمان بولا کرتے ہین انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتدا ہجری کہلاتی ہے سنہ ۶۲۲ مسیحی اور یہی مانہ اُسکے ہجرت کا ہوا وہ مدینہ مین جابسا اور وہان دلاور عمرؓ اُس سے جاملا انتہی بعینہ نقل کالاصل

سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین اکرہ ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف موہنہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے مین کعبہ کو سجدہ کرتے تہے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو بہی معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس کیطرف سے کعبے کی طرف موہنہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پہر مشتاق ہوے بعض نے کہا نہین حسد سے پہر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے بیت المقدس کیطرف بنائی تہی اڈہا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہی بعد اسکے (آخر سنہ ۲ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

باب ۴۲ چالیسوی) حضرت صلعم نے کاتبون سے چہہ خط لکہولے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) — دوسرا خط بنام ہرقل حاکم قیصر بدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پا برہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبیؓ مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجہے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہو جا تا کہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجہپر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کر کے لاؤ تا کہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابوسفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کیئے گئے اور اُسنے ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے
جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعویٰ نبوت کیا ہے یا نہین
جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا و اجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین
جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب
جواب غریب و غربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑہتی ہے یا گھٹتی ہے

جواب بڑہتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بھی ہوتا ہے یا نہین

جواب نہین

(۷) سوال محمدؐ دعوی نبوت سے پہلے جھوٹا آدمی مشہور تہا یا سچّا

جواب سچّا آدمی مشہور تہا

(۸) سوال کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین

جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبہی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین

جواب کئی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبہی وہ کبہی ہم

(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے

جواب یون کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چھوڑو نماز پڑہو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا ہو کہ مجھے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسری بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا

چوتہا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دلدل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیاں بھی کہ جنمین سے ایک ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تہا۔ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر غسّانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چہٹا خط بنام ہوذہ بن علی بن حنفی بدست سلیط ابن عمر کے روانہ ہوا تمت کلام انوار تواریخ محمدی مصنفہ سناد دلت عیسائیان روزگار عماد دین مسیحیان باوقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲-۱۹۰ اور شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۲۳ باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۴۵ مین لکہا ہے کہ

اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیوں کا مسیح بیان کرتے بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اُس رویّہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور عیسائیون سے بھی کم سے کم اسقدر آتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوئے کیونکہ مجہکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاء مردم کے کنارے اُس بادشاہ کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہوا سلئے کہ اسطرف رود نیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام نے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گرگئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گرکر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قران کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قران مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳۱ و ۲۳۳ دفعہ ۴۴ و ۴۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۵ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع

میزان الحق چھاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۳۲ باب ۳ فصل ۵ مین لکھا ہے کہ عہد خلافت عمر مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قران شریف مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصارا نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکھا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چھاپہ خانہ مین اُسے چھاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۴۲ دفعہ ۴۲ مین لکھا ہے قولہ عمر محمد کا دوسرا یار تخت پر بیٹھا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤد بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دارالسلطنت ہوا اور حلب اور انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڈہ مسلمانون کے ہاتہہ آئے انتہی

سن [illegible] بار کا یہ [illegible] جو دوکر خسرو پرویز نواسون اور ساسانیہ بادشاہون کی بادشاہ تہا ایران کے تخت پر بیٹہا اسوقت سعد ابن وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تہا مقام قادسیہ کے پاس اُس سے لڑائی کی اور لشکر ایران کو شکست دی اور درفش کاویانی کہ [illegible] ہاتہ پڑا اور [illegible] سال ۱ ہجری مین [illegible]

[illegible]

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابو بکرؓ کے انتقال کے بعد عمرؓ ازراہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اُنہین خلفا کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عباوات و معاملات مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سیریا اور فونیقی معہ فلسطین سکے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لیلیا دو چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو مطیع کیا انتہی

الغرض ۱۳ھ مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضہ ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجون کے گہر مین ضیافت تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل مین بیہودگی نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

روٹلائینس آف ہسٹری حصہ اوّل مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچین اسکول بک سوسائٹی ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمر رضہ جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپایا

شام اور ماوراء النہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تہا ......

.... اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے

جو سیدہی راہ پر چلے ہم تم سے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ

ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لاوینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے

کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رضہ آپ تشریف

لائے ایک لال اونٹ پر سوار تہے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک

کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشق پانیکی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ

بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیر الاسلام

مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۰۳

و ۲۰۴ مین یون لکہا ہے ۱۳ہجری مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد

اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا حضرت ابوبکر رض نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا

خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے

یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا

لشکر پادسراسن (یعنے اہل اسلام) تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردار و

نے اُنکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ جب

مذہب کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک

برابر ثواب ہے بعد وہ پہر کے انہین رخصت کیا اور یزید جو فتح کیواسطے گیا اُسکو

ساتہہ کالد [illegible] اور [illegible] شرم کیا اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے

لوگونپر سختی نکرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامون مین مشورہ لینا اور

حق و انصاف کو خیال رکھنا کیونکہ وہ لوگ جو ان باتونکا لحاظ نہین رکھتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹھہ نہ دکھلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و شرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون مین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابو بکر صدیق رض کو شام کی حدونمین مسلمانونکے فتح ہونے کی خبرین کرتے تھے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکھکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجھے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
ہر جا مین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے شتاب
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عرب بہتا
کہتے تھے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اس
شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکہا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرحبیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتھ تھے ہزارون شامیون سے سر بر نہ آے اور
شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجلہ اور
الجنان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامونمین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنص کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہو گیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلیے وہ مسلمانون کے ساتھ ہو گیا۔ اُسکے گہر سے
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑا نہیں چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا ہے قوم سراسن بعد سفر کیا ہے اردن کے
دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے ۔ یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا لشکر
اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہوگئے تھے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا
۔ بعد کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے فوجیں سراسین کے جو شام اور بیت المقدس میں
پھیل گئی تھیں میدان ایزناڈن میں جمع ہوئیں ۔ ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر
سلطنت یونان کے انکے مقابلہ کیلیئے آئے خالد نے پیغاموں صلح کو اس شرط
پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پھر جاویں منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیوں کو ترغیب
دی کہ وہ اس لڑائی میں بہت دل و جان سے کوشش کریں ۔ اس مرد
دلاور نے وکیل سے وارڈن سے جو رومیوں کی فوج کا سردار تھا کہا کہ ہم صلح نہیں
کرتے ہیں مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو ۔ ہم تمہاری بڑی فوج سے
کچھہ ڈرتے اور گھبراتے نہیں ہیں ۔ ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ
کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و
حقیر سمجھتے ہیں ۔ ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہیں اور تم ہمیں
کیسا ہی حقیر کیوں نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتوں سے اچھے نہیں ہو
(تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسویں باب میں ہے پورا ہوا مجھے پروانگی ہووے کہ کسی
آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکروں اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب
نکروں کیونکہ میں خوشامد کی باتیں کہنی نہیں جانتا اگر ایسا کروں تو میرا بنانیوالا
مجھکو جلد اٹھا لے گا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم
کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچھڑ جا نہیں سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئیے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے
لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھہ مت پھیرنا اسلیئے کہ اس حال مین تم جہنم کو
جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر
ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تھے کپڑے
دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تھی پہن لیئے اور وارڈن اس مشابہت کے
سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم
سراسن کے حملونکو کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچھہ فوج ماری گئی
اور کچھہ تتر بتر ہوگئے اور جو بچگئے تھے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ
گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور نفیس ہتہیار یونانیون سے
اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوے کہ اس دن پچاس ہزار
کافر جہنم کو پہنچ گئے اور کہ چار ہزار مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے
بہشت مین داخل ہوے۔ بعد لڑائی اجنیڈن کے سراسن کی قوم زرخیز
وسیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا واسطے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے
فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے
طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اٹھائین جب مسلمانون نے رومیون پر
محاصرہ سخت کیا اور انپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی انہون
نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور
پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی
پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرف سے پاس ابو عبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے پہونچے

اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خُلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہنر کی تعظیم کرو اور ان سے عہد و پیمان کر لو جبکو اُسنے کیا۔ صلح ہوگئی اور اُسمین یہہ قرار پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جاکر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب منقولہ کو بہی اپنے ساتہہ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتہہ کلیسیا مین جاکر نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہوگیا ہے اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور خون قوم نصارا سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بہر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکہا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوارونکو میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچ مین کہڑے ہوئے ہین تعجب کیا ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا ۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوئے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالت مین ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو بہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا اور وہ ناامید ہوکر سخت مقابلہ کرینگے آخر کار اسبات پر قرار پایا کہ خالدؓ

اُنکی عزت کرو از چہل حدیث شاہ ولی اللہ رحم

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ
کو اس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حقمین خلیفہ
کی رائے پر موقوف رکہا۔ ایک شخص سے جسکا نام ٹامس اور وہ یونانکے اشرافونمین
سے تہا بڑے کام ظاہر ہوے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور
خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چہوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے
ڈہونڈنے کسی جاے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچمین واقع ہو
اسکے ساتہہ چلے گئے انہین تین ۳ دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا
کیا اسکے سوار دن تہے نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوائے
ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے نہ بچا
ابوبکر صدیق رض نے دمشق کے فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ع مین وفات پائی
انکی آخر بیماری مین حضرت عمر رض نے مسجد مین بجاے اُنکے نماز پڑہائی۔ اور اُنہون نے ہی
لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رض خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری
کرین۔ حیا کے مارے حضرت عمر رض نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون
نے صدیق اکبر رض کے سمجہانیسے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن
ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رض نے ۶۳۴ع سے شروع
خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جاے پر ابو عبیدہ مقرر
ہوے امیر حال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر
خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فوج کے
تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خا

کی خیرخواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہ رضؓ کے تہی ۔ سیف اللہ نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ عمرؓ مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور مین اُنکا تابعدار ہون ۔ مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون ۔ لیکن شرح واربیان فتح کرنے قوم سراسن کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے ساتہہ ذکر اس لڑائی کا نکرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر ایسا یعنے امیس اور ہیلیو پولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ء مین لوٹا لیکن ان شہرونکے مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا۔

کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرو میکس پر جو بحر تبریئس (یعنے تبریاس یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار لڑے ۔ اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے لیے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پہرآدین ۔ آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلیے بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑ دیے جاتے ہین ۔ ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالد کی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچہے لگی ہوئی ہی لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابو عبیدہ رض کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن ہی ہوئے تمہارے ساتہہ شریک مین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین ہونیکی تسلی
ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجاے
لیکن عورتون قوم ہمیسارا اولاد مالیکٹ نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان تہین
اور جو مسلمانون کی پہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والونمین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے
خالد نے مبارکباد مین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوئے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑونمین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور
بچّون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انٹی اوک کا حفاظت کرنیوالا سواے ان لوگون کے جو انمین تہے
کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلیئے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکّہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوئے تب ابو عبیدہ رض نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہو یا خراج دو۔ ابو عبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا
یعنے جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

۵
قال الله تعالی
ان تکونوا
تألمون
فانهم
یألمون
کما تألمون
وترجون
من الله
ما لا یرجون
سورۃ النسا
رکوع ۱۵

سیدہی راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے
ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اُسپر
ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتھ
لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین آؤ
اور جو تم اس بات کو منظور نہ کروگے تو ہم تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاوینگے
جو موت کو بہت عزیز رکہتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو
سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو
جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین
ٹلنے کے نہین فقط

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گھیرے رہے اور آخر کو
پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس
جا بے پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سوائے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا
تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسودس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند تیرے زور
کا عصا صیحون سے بہیجیگا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲)
مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ
دشمن جو مغلوب ہو گیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوئے اور اسکے قبول نہ
کرنے مین بہت سا کچہہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؓ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین
کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹھائین اور تہکے ہوئے ہین دیکہنے سے خلیفہ
کے بہول جاوینگے اور اُنہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا (تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ
عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تہی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین
تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو وہ یقیناً
آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دن کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمود
ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی
مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خدا اور
عہد کا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا بموجب عہد سو فرو بنس اور سنار کی آگ یعنے
شرک اور تثلیث کو جدا کرکے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول
سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَر
یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ یَنْطِقُ عَلٰی
لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکواۃ باب مناقب
عمر رضی اللہ عنہ مین ہے قَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ
فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ یعنے بیشک تمسے پہلے امتون مین الہام والے لوگ تہے
پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکواۃ باب مناقب عمرؓ مین ہے
مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان
اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمرؓ ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اسی جگہہ پر مسلمانونکے
ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آئیگا اگرچہ حضرت

[illegible]

عثمان رضہ نے منع کیا تو بہی حضرت عمر رضہ نے نمانا اور پیر دسلم کو گئے) سفر انکا بیت المقدس
کیطرف اسحال بین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا
اسوقت کی عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان و شوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
۔ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اوّل مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؑ کو اپنی جا ے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہرا
ے۔ وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جَو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہٹکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوجات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اُس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگو
کیطرف جو اُنکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالفت ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنونپر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعامون اور مہربانیونکا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگون کو جو اس سے ترقی چاہتے ہین اور جوڑ ہونگے
ہین اُن چیزونکو جو اُسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگون
پر جو اُسکا شکر کرتے ہین ۔ بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے ستون و
سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبونکے ساتہہ کہاتے ۔ اُنہون نے
راستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو جسے آدمیون کے ہات سے جو خالد
کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپیہ لیتے تہے نجات دی اور
تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین اُنہین ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اور اسواسطے
انہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اوندہا کہینچکر کہینچوایا جب وہ شہر کے سامنے
پہنچے انہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتحمند آسانی سے کر
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون انکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والون کے دلونپر پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا رئیس قوم (نصارا) نے اپنے
سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے ۔ انہین رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
عمل مین لاوین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہوگی ۔ تہوڑے
دنونمین سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خدا وند ہی گہر نہ بنا دے تو اُنکی محنت جو

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان ہنو تا تو پاسبانکی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ناحق کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین دیتا ہے (۱۲۷ از زبور ۱ و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بہی ہوگئے۔ جان و مال اور عبادتخانے قوم نصاریٰ کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری خراج کے (۱۳۶ ہجری کے آخر یا شروع ۱۳۷ ہجری) کو سلامت رہے اور اختلاف لباس اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ نصرانی زین پر سوار ہنوں اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مُہرون پر الفاظ عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس کے سوا کپڑا دوسری طرحکا کبہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا کرین۔ وہ اپنے عبادتخانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی کتابون مین ہووین اُنہین محلون مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اُسکو اپنا نوکر نہ کہین اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطون پر نصاریٰ کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تہی ایسی سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ یہانکی بہ نسبت لڑائی جان سے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون کو پہنچتی بدرجہ غایت اور ذلت تک نہ رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جب سے وہ مُلک سوا ئے
نو ۹۰ برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اُسجگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل کے
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اُسے اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اورجبکہ
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اولٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمر رض کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے اسکا
کہا کہ مین اندر اس کلیسیا محشر کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیسے چہ کہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کوچہہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کردونگا کہ وہ سیڑہیو نپر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

مسجد عمر

انبیاء اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فرمایا کیا جاتا رہا تمت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷ — ۳۹ زبان انگریزی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع

اور کتاب واشنگٹن اروِنگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع و ایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۱۲ وغیرہ مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کرچکے ایک مہینہ یہان آرام کیا ابوعبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو یروسلم کا محاصرہ کیا جاوے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؓ بہی حضرت عمرؓ کے پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور چاہیئے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی

یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صلاح کو پسند کیا اور ابوعبیدہؓ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ مین فوج لیجا کر یروسلم کا محاصرہ کرو ابوعبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابوسفیان کو پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور مدور روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلا کے غازیون کو جنہون نے تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا مگر اپنی فصیل پر کلین لگا کر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہہی توقف ضرور ہوا وہین ٹہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہ
کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف
بصف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتہہ نماز فجر ادا کی اور
سب نے باآواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چہٹوین سیپارہ مین حضرت[۱۷]
موسیٰ کی زبانی ہے پڑہی داخل ہوا ے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے
تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دہاوا کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا گیارہوین
دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکہکر بہیجا کہ
تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ
کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکہکر ختم کیا
ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائینگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے
ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین
تمہین کسی حالمین چہوڑ دونگا ہان انشا اللہ جبتک کہ تمہارے جوانان فنا نہ
کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکام و روسا شہر کے نام تہا
بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروشلم
کا نام ایلیا ہی ہوا سو فروفیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروشلم نے جواب
لکہا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہو
وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچہہ ڈرایا بہی کہ
دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دشمنوں مین
آوارگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور اور جا بجا شام کے شہروں سے

[۱۷] یہہ آیت سورہ مائدہ کے رکوع چوتھے مین ہے یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم

شہر ایلیا

مدد آتی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سے بڑا گذر گئے روز کچھہ سلیلے آزمائی ہوجاتی ہے
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گولون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے درپے رہے آخر کو شہر کے سب سے
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر لاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن ہوتے
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لائق ہین ہم
محاصرہ نچھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ کرے جیسا کہ اور مقام کردیے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیون کا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دستخط خاص
شرایط عہد نامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیون کی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑا دین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانے مین یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور ان تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پچھلی تکلیفین بہول جاینگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورخ اور غرض بہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آئی تہی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون نہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چہوڑکر مسجد مین نماز پڑہکر
زیارت مزار پیغمبر علیہ السلام کرنیکو گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچہہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوے کے ستو تہے آگے ایک مشک پانی کی
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہتے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص مع ان عورتون کے حاضر ہوا

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تھا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جھونٹھہ کہتا ہے ایسا کو چھوڑ یا اپنے سر سے درگزر کر اُسنے کہا کمبخت
تھا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجھے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلا کر چمڑے جو ہاتھہ مین تھی ڈوا اسکے سر مین لگائین اور
فرمایا اے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خُدا دیکھہ تجھے یہہ سزا بس ہوا اور سیکھہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت ہے اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتونمین سے ایک پسند کرلے جب دیکھا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہا یاد رکھہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کردے جان سے مارا
جاوے اگر مین نے سنا کہ تمنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتھہ لگایا تو
سنگسار کئے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹھے ہوے تھے مسلمانون
نے بٹھار کہا تھا سبب پوچھا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹھایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہوکر
ملا ستا اُن ایذا رسا تون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروشلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہ
استقبال کے لئے آئے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ایک نہایت مُسن پادری سے جو

حسن بصری

سامنے بیٹھا ہوا تہا جسے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچہہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تہے انہون نے
کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پہر ایسی بات کہے تو اسکا سر جدا کر لو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکہے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تہے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکہکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہین
منہ کے بل کیچڑ مین گہسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہ
یا القادر اللہم ہمین آسان فتح دے آپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹہہ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار
قوم جدید کو دیکہنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے نہ آیا
ہو اُنکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچہہ نہین ہوتا
مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بہروسہ چاہیے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا کیلان یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹہا
تہا تالو پر بال ندارد ہین جسنے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گہرون کے
دروازے رات دن کہلے رہین اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گھنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب گرجا گھر وغیرہ پر نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکہانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین نہ کسی کو مرید کرین نہ اپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین نہ مسلمانی لباس پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمربند باندہین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر کہڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹہہ نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتہہ جو کبہی فخر اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطون پر راضی ہوئے خلیفہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچیگا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمر سادہ عربی لباس مین ایک عصا ہاتہہ مین لئے ہوئے سوفرونیس پادری کے ہمراہ داخل ہوئے اور اخلاق کے ساتہہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچہتے تہے پادری بہی

ہرطرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مورّخ کا یقین کیا جاوے تو جمعین وہ پادری اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے جنمین پیوند چڑہے ہوئے تہے۔ ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجائے محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچہا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آئے اور گرجائے قسطنطین مین پہنچے وہان ایک بوریا بچہا پایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوتر کر سیڑہیون پر نماز پڑہی اور پہر مکرر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجاؤن مین نماز پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت سے نماز نہ پڑہی مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل ہوگئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہوچکی تہین حضرت خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کرکے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو اسلامی معبدونمین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قرطبہ کو چہوڑکر سب سے زیادہ بے مثل یہہ فتح یروسلم ۱۷ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی انتہی یہہ قرطبہ ملک اسپین کا پایۂ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل التارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے ۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۷۱ وغیرہ) اس شہر قرطبہ مین پہلے بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کیموافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹھ برس کے

فتح اسپین ۹۱ ہجری سنہ ۷۱۰ع تک (از سیر الاسلام) اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۸۵ مین لکہتے ہین کہ عبد الرحمن اول کے عہد مین مسلمانون کی فتح [illegible] اسپین کے دیکہو موید الاسلام

[illegible]

[illegible] صفحہ [illegible]

عرصہ مین تعمیر کروائی ۔ اسکی چھتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تھے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تھے دولت
ملک کے خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تہے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین
دو لاکھ گھر اور چھہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تھے
جب اسپین والون نے ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکھون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بہوک کے مرگئے
اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑھے قتل کرگئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتھہ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گھر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ - ۹۳ اسکا مفصّل
بیان ہے ۔ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکھتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شولری (یعنے مردانگی) کی مابقا یعنے سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹھہ سو برس تک حکمرانی
کی مگر اُنکے مخالف مورخون نے بہی اُنکی ایک بیرحمی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی سلطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تھے کون ایسا متنفس ہے جو زینٹس پادریون
کی اس حرکت کے لکھنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردا وا کے (اسلامی) بڑے بڑے

مسجد قرطبہ (یعنے قرطبہ) اسی بادشاہ نے تعمیر کروائی تہی انتہٰی جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۵ اور اسکا حاشیہ

شعرا اور فلسفیوں اور ریاضی دانوں کی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات سو
برس کے علم و ادب کی کتابوں کو برباد کر دیا انتہی

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۳۰۹ میں لکھا ہے کہ پادری کارڈنل زمینس نے [illegible]
اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابیں قرآن سے مستنبط ہوئی ہیں انتہی سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تھے کہ ہم نے جو بارہ ملین (یعنے
ایک کروڑ بیس لاکھ) اہل ترک (یعنے مسلمانوں) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے
موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تھا۔ صاحب
موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت میں لکھی ہے انتہی دیکھو جان ڈیون
پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پھر اُسی تواریخ واشنگٹن آرونگ میں لکھا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمرؓ کا حال درج
پچھلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا ان کا یہاں نہیں جو ایک سرسری حلیہ
یہاں بھی لکھا جاوے خلافت کے شروع میں ان کی ۵۳ برس کی عمر تھی [illegible]
قد سانولا رنگ تھے سنجیدہ صورت سر کے بال کم مگر قد اتنا لمبا تھا کہ ایک مورخ لکھتا
ہے کہ جب بیٹھتے تو کھڑے ہوئے آدمیوں سے اونچے رہتے طاقت بدن میں معمول
سے زیادہ بائیں ہاتھ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول
کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تھے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی
کے درپے تھے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی
اور معاون ہوئے جبتک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدمات میں آپکے شریک رہے

شاید کسی کے دل میں [illegible] ... باب ۳۳ [illegible]

تتمہ

قرآن [illegible]

رہے کہادران بدر و اُحد اور خیبر اور حُنین و تبوک و مکّہ و مدینہ مین اُنکا نام اوّل رہا
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
اٰنشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جُدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اوتارا اُنتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہارے اکثر کہاے باجہکی روٹی نمک کے ساتہہ مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظّ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتقّا اور نفس کشی اور سادگی و
افلاس ظاہری پر اُنہون نے بہی لوگ عزّت سے نظر کرتے تہے اپنے روزمرّہ
کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیزین
واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جنمین مسلمان عبادت کرین اور قیدخانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرّہ سے ڈرتے تہے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفۂ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین تہیاروں کی چمک دمک نے کچہہ اثر کیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تو قابل تھے مگر تیز مزاج اور تند خو بھی جانتے تھے بے تحاشا اور بے تامل لڑائی کے
لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلیئے ضرور ہوا کہ ایسے
غیر مآل اندیش ہاتھوں سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہؓ کو دیجائے جو اپنے
حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ
ایک خط ابو عبیدہؓ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابو بکرؓ انتقال
فرما گئے اور میں خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پھر اسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۱۴۷ باب ۳۳ مین لکھا ہے
تمام ملکی امورات کا انتظام کر کے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کر کے
۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھہ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تھا
تلوار لگی ہوئے کہ انتقال فرما گئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑھکر معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انہیں
کہا جائے تو بجا ہے یہی تھے جنہوں نے احکام نبی اسلام صلعم اس خوبصورتی اور
احتیاط سے جاری کئے حضرت ابو بکرؓ کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور
مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر
کئے اپنے ماتحت سپہ سالاروں پر جو انکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا ہے
نگاہ رکھا کہ یہی بڑی دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے
نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم
اور خلیفہ ابو بکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالاروں کو جب لکھا تو یہی لکھا
کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

پہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالی تمہین فتحمند رکہے گا یہہ چہوڑا اور خراب ہوگے
اور اتنا خیال تہا انہین اس بات کا کہ اپنے افسرونمین سے جیسے عیش اور تن
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکے
ہو پہر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عوض مین نیکیونکا
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروع مین خلافت کے آپنے اصحاب رسول خدا صلعم اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو ۵۰۰ درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت پیغمبر اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہ رض کو بارہ ہزار حضرات حسنین ع کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصون سے ناراض ہوتا حضرت عمر فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع وخرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین بہتیرے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوئین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہی سلسلۂ زنجیر
کیطرح متفق رہے
کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی تین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین بہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی کا ہے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکہیئے تو دس برس سے بہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اُنہون دیو ہوتے تہے تمت کلامہ
مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع
بموجب پسند مسٹر ہنری ہیرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ایین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطابؓ نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبدالعزیز بن ریاح بن عبداللہ فرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپیوندد و حفصہ
حفصہ یکے از زوجگان رسولؐ بوده چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمرؓ
را خلیفہ خود مقرر نموده بود چنانچہ بمجرد وفات اوعمرؓ را بر مسند خلافت نشانیدند
اوّل کسی کہ اورا امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان
بود کہ ابوبکرؓ را خلیفہ رسولؐ خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت بہ نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی از آن

جملہ اصحاب برآن قرار دادند و او را امیر المومنین خواندند و عمرؓ تمامی ملک شام
و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت برآوردہ و در سال شانزدہم
از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون
مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ او را شہید
ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد این واقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ
سال بست و سوم یا کہ در ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت در شہر مدینہ
روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جل شانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال
بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کر و فر پاسنگ بہی نہین ہو سکتا ہے لکہا ہے
کہ قدما مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتہہ دیکہتے تو
اُسے حقیر جانتے تہے اور سمجہتے کہ جب آرایش باطن کم ہو گئی تب آرایش ظاہر
کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یوہین اسباب دنیا کو ذلیل
جانا ہے مرقس اباب ۱ مین حضرت یحیٰؑ کا حال دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے
کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا کمربند اپنی کمر مین باندہے
تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم ہو نیکے مقرر تہے اور
وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت
مستحق تہے بانٹ دیتے تہے زر مذکور اوّل سپاہیون کو اور بعد اسکے اور لوگونکو
ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن موٹی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور امور

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمر رض کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس میں سے
اسکو بہت پھٹا ہوا دیکھکر جناب امیر المومنین (حضرت عمر رض) سے عرض کیا کہ ظاہر
حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہیں ہے۔ حضرت عمر رض
نے سادگی کے ساتھہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست
میرے وہ مذہب جسکے ساتھہ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور
اور زیور مکلف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳۲ زبان انگریزی
سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۷۵ع پھر لکھا ہے کہ امام حسن
خلف علی مرتضیٰ ع اور سبط محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجوں کو بانٹ دیا
اور خلیفہ عمر رض اور خلیفہ ابوبکر رض ہر ہفتہ میں جو کچھہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تھے
انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ منشی صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو — زر بیان جان و بر لب ذکر ہو
بے عمل ایمان نمی آید بکار — لن تنالوا البر حتی تنفقوا

حضرت عمر فاروق رض کی ایام سلطنت میں جسقدر ملک تصرف اسلام میں آئے
انکا بیان کتب سیر میں موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہیں ہوئے
شاید ناظرین سمجھیں کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کر لیا تھا مگر اسکے لئے دلایل
موجود ہیں کہ یہہ فتوح سکندر کو بھی نصیب نہیں ہوئی اس مختصر میں اُن سب
باتوں کے لکھنے کی گنجایش نہیں ہے صرف اتنا لکھنا چاہئے کہ سنہ عیسوی سے
تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنوں کو اُن کی
کہانت کا لباس پہنے ہوئے دیکھکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تھے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے پڑھکر یدو نامی سردار کاہن کو سجدہ کیا
سبب یونانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروشلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو دیکھکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصیٰ کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بہی بتلا دے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُسکو
بتادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور تو بہی حضرت عمرؓ کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا اطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ بتلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام بتلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ بتلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا مسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سرداران اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی
غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے
یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ
قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور بخط
رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پیرزبٹیرین مشن پریس مین چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶
دفعہ ۴ مین لکھا ہے کہ سکندر کی عمر ۳۲ بتیس برس کی تھی اور اُسکی حکومت عظیم
اُسکے چارون سپہ سالارون کے درمیان یون تقسیم کی گئی تھی کہ سلوکس کو ایران
اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس ساندر کو مقدونیہ اور اُس کے
آس پاس کے صوبے ملے انٹگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے
قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی
پادری اگستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصّونمین منقسم
ہوئی۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت
سلوکس کو اور تہراکیہ بیتہینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماچس کو اور مقدونیہ
اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب ممالک نئی رومی سلطنت
مین شامل ہوئین اور اس اثنائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے
لڑائیان قایم رہین انتہی (ازدینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)
پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۲۷ مین لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد
اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور بعضے اُسے تخت پر بٹھایا چاہتے تھے لیکن جب
وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ماں مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی۔

پس یہہ سب ممالک سواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروق رضہ کے عہد خلافت مین فتح کیے ہوئے ملک اب تک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین انہین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رضہ کے شکرگزار رہینگے

مثنوی مؤلفہ

جبالت طعمۂ آن تیغ تیز است ~ امان از سہم او در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ~ برآمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ~ زہولش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ~ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سرزمین سیراب گردید ~ ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ~ زمین و آسمان لرزد ز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ~ عمر بیت المقدس را ز نو ساخت

بناے مسجد الصخرا و کرد ~ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قرب شہر راہش ~ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چہ شب ایام غربت را ہمہ اجر ~ سلام ھی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ الشب سحر شد ~ سحر داخل کلیا البصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ~ کہ شد بر تخت داودی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ~ کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داود ‖ ز او چشش رفعت معراج داود

۵۱ بتان را بر صلیب نیزه بر کرد ‖ اگر ز ابلیس از ظل عمر کرد

۵۲ دلیل راه یزدانی عیان شد ‖ ستون ابر نورانی علم شد

۵۳ ز هیبتش اندرین را بود ایما ‖ و یهدیک صراطا مستقیما

۵۴ ز داوان علم یکسر کشاده ‖ ظفر گروی شهپر کشاده

ز شادی شد دل محزون ملک ‖ مسلم شد با دارو سئے ملک

براوردی محل عز ناز کوششش ‖ نموده روح اصحت پاپوشش

پرستش رایتا پرچم نمائی ‖ چو موسیٰ بر علم کرد اژدهائے

علم بر قلهٔ صیحون علم شد ‖ فلک پیشش پئے تسلیم خم شد

۵۵ کشاده پرچم و افراشت رایت ‖ گرفته خلق در ظل حمایت

نصارا و جدید اقبال او کرد ‖ مسیح از دور استقبال او کرد

۵۶ یهوشعنا گفت خلق از مقدم او ‖ بفرشش آراست راه او هم او

۵۷ ترنم شد مبارکباد سوئے او ‖ برقص آمد یهود از شادئے او

منابر پر خروشش از نام فاروق ‖ بگیتی سکه زد اکرام فاروق

ستو دارض و سما زین گونه دیرا ‖ جزاک الله فی الدارین خیرا

۵۸ زهے معراج اقبال عرب دید ‖ عمر و زر روز و پیغمبر بشب دید

۵۹ بحکمت ها سلیمانے کلامے ‖ بحکمش ملک کنعانے حلالے

۶۰ رسید آنجا باقبال حد و مال ‖ که موسیٰ نارسیده در چهل سال

چو بر ویرانهٔ هیکل نظر کرد ‖ فراتے جوششش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید
بلرزید یک جہان از نیمہ آتش
بدست خویش رُفت آن خار و خس را
بعہد ہمت الیان وفا کرد
چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے
بعظمت غیرت طور آمکان شد
عزیر از گور صد شکر خدا گفت
چو روح اللہ دید آن صنع پاکش
نمودان تازہ تعمیر گرامی
ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است

پیمبر دید بود و یا عمر دید
فزون شد غیرت بیت الحرام
قوی فرمود دست دسترس را
حرم تعمیر و الاقصیٰ بنا کرد
ازو شد استبدا زین انتہائے
زہے نور آعلیٰ نور آمکان شد
کلیم از طور اے صلّ علیٰ گفت
بگفت اے مرحبا روحے فداکش
بہ یحییٰ معجز یحییٰ العظامی
ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھے گا
صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آیا ہے
(۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھروں سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی
کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرینگے اور زمین کے سارے
باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے
جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے
اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا
اور پیدا ہونیوالی اُمت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی
پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تاکہ قیدیکی آہ سُنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دے (۲۱) تاکہ صیحون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جاے
اور یروسلم مین اُسکی حمد (۲۲) جب اُمتین باہم جمع ہونگین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہی از ترجمہ پادری جوزف ادین صاحب

اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
ادین صاحب نے کی لکھنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جائیگا
کیونکہ تو نے (اے خدا) اپنے لوگون کے دلپر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتھرون سے راضی ہین
اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
اسحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکھتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہو جانے کا نشان ہے انتہی اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمر رض کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا ہی تہا (آیت ۱۶)
کہ حضرت عمر رض کے ہاتہہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تہے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتہہ بعقیدۂ نصاریٰ مسیح بیت المقدس کو ڈہانے آئے تہے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ عیسائیون نے کبہی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بہی عقل ہو تو فوراً سمجہہ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف وصریح مراد ہے اور قیدی اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروسلم مین رہنے والے جنکو سنت اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرون مین گرفتار تہے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بہی تو یروسلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ وارث تخت داؤدی کہلاے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تہے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لئے آئے تہے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خداپرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو وراثت نہ بخشی تہی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتہہ سے مار بہی ڈالا گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کئے ہوئے مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لئے قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری ہوئی کہ میرا گہر عبادتکا گہر کہلاے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

کا نتیجہ ہے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس
سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی کی
مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بت پرستون کو
ابر وسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے
اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا دست رس
اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا
اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انیتوکس وغیرہ سے اسکا
ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانمین اُسوقت ہوا جبکہ وہ
نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانیکی نسبت
حضرت عمرؓ کا گذر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
یعقوبؑ کا جب وہان گذر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت
اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور
اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیلؑ
نے وہان خدائے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت
یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور
امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے
اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین
کیا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

اعمال ۱۵

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چہوڑی
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ
توحید پرستی اور اسو جہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤد کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ و السلام
پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رضؓ منقول ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ
فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ
. . . . یعنے ہلکا اور سہج ہو گیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی
سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے
انتہی اس حدیث مین زبور کا نام بہی قران فرمایا گیا
تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶ – ۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے کو
اُٹہاونگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمت کرکے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا
بقیہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین
خداوند جو یہہ سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی ہے
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین
لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد الصخرہ ہے

کیونکہ یہہ سبب عظمت کے داؤد کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنوائی تو داؤد کی نہ تھی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زروبابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو کہ اسیری بابل سے پیشتر کی صبائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ ف مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہود کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اُسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی اُٹھا دے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون سے شروع مین حضرت یشوع نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروق رضؓ نے

عمر فاروق

ف واضح ہو کہ بعد زمانہ حضرت داؤد کے غیر قوم کا لفظ اولاد اسمعیل کی بابت یہودی محاورہ مین کم مستعمل ہونے لگا تھا

آخر مین یہان آکر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو اتبک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے زمانہ سے ہی اسکی بنیاد پڑی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے اسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتھ سے اسکا انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تھا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اصطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے جڑ سے گر پڑی تھی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تھی کہ جب اُس دیوار کو اُنہا نے سنتے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تھی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار جڑ سے گر پڑتی تھی انتہیٰ از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۲۲ ہجری صفحہ ۱۳۵ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکھا ہے بالصاد و علاوہ غیاث اللغات مین لکھا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و سکون خاے معجمہ معنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالاب عظیم واقع است از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چھیاسٹھہ زبور مین ہے (آیت ۱۳ – ۱۵) پوری ہوئی کہ مین قربانیون کے ساتھہ تیرے گھر مین آؤنگا اپنی نذرین تجھے ادا کرونگا جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ بیلونکی قربانیان مینڈہون کے خوشبو سمیت تجھے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی کرونگا انتہیٰ چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور بعد اُسکے یہہ دستور آئین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلوبی مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلیئے اپنے کہانے کیلئے تو سیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چہری پہیرتے مگر خدا کے نام کا ایک بّرہ بہی قربانی نہین کرتے ۔ صرف مسلمانون ہین مین یہہ دستور قربانی گزراننے کا رائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی عید الضحی وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوع اور حضرت داؤد قربانی گزرانتے تہے اسلیئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے علاقہ رکہتی ہے ۔

اور جسطرح حضرت موسیٰ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدا ے واحد حقیقی جل شانہ کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بنا تہا اسیطرح حضرت عمرؓ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خداے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس درمیان مین جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگون مین پیدا ہوئے وہ خدا کے اس پاک گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰ کے وقت سے مشہور اور یہان کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱ یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سورہی ہے یعنی ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبھی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبھی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاسے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا   حضرت دانیئل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی انتہی
(دانیئل ۲ باب ۴۴)

رکن دہم

رکن دہم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر ۲ زبور صفحہ
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۸ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ع باتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بنسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے نکالکے
جُدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہ سے غارت ہوئے اور دوسری ہیکل

جیسے زربابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تہا اور پہر ہیرودیس نے اُسے شکستہ کرا
یہہ عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے یہہ بہی رومیوں کے ہاتہ سے بالکل ڈہا دی
گئی اب اُسی جگہہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تغیر الحکم ہے کہ کبہی نہ ٹلے گا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہہ گویا خدا کا تغیر الحکم ہے جو کہ کبہی نہ ٹلیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا خدا ہے اور جسے یہود و نصارا
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتہا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصارا کا بہی خدا ہے تو
دین اسلام بہی خدا کا تغیر الحکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجّی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہہ پیشین گوئی لکہی ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی ربّ الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہی

پس جبکہ پہلے گہر سے جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا اس پچہلے گہر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے شکستہ کرا تہا کس قدر زیادہ
سمجہنا چاہیے (دیکہو تیسرے گہر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں محراب الرکن
اوّل میں پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوئم میں پادری اسکاٹ صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری رودلف صاحب سنہ ۱۸۶۹ع جب پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور سنہ ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۰ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ
ہیرودیس بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی
ہیکل بنائی سو سچ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات
تو سچ ہے کہ ہیرودیس نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کرکے
زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوئے تب تک
یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجہتے رہے انتہی اور یہہ جو کہ مین اس
مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک
مکان کو تبہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچہلی بار بنایا
چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بنا بیت الہی قایم و سلامت ہے فقط
پہر اسکی بابت حضرت داؤدؑ نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین
یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف ایسی ہے بیا مین سے ذرا غور
کرکے پڑہنا چاہئے (زبور ۱۵) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسیگا تیرے
کوہ مقدس پر کون رہیگا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے
کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکہہ
نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما
آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم
کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور
بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلیگا

پادری جیمس [illegible]

پیدایش کی کتاب باب ۲۲ آیت ۱۸ [illegible] جانون کے واسطے مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۹۰

انتہی از زروسن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ء جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس چہاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیئے کہ اس تمام زبور مین جو جو صفتین لکہی ہین اور پہر یہہ کہ ایسی صفتون والا یروسلم سے کبہی نہ ٹلیگا یعنی اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج نہ کرسکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پاسے جاتین یعنی جو سیدہا چال چلن رکہتا ہو اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور بیہودون کی صحبت سے نفرت رکہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق الوعد ہو اگرچہ اُسمین ضرر بہی اُٹہانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور مرتشی نہو اور جو شخص ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلّط رہیگا پس انمین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگونمین بہی بعض قومونکے پائجاتے ہین مگر یہہ سب صفتین بہیئت مجموعی اُسی شخص مین ہین کہ جسے خدا نے قادرنے اپنے اس گہرکا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ ہین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین عیسائیونمین یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹہیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین وہ عظیم الشان امیر نیتہن چائلڈ جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن مین ہے اور جسکے نام پر بلا مبالغہ آج تمام دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر گہنٹہ اسقدر زر سود واصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگ اُسکی تعداد سُنکر تعجب

کرجاینگے اور مسلمانوں مین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمر رض کے پیرو بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل کیا تہا اور بت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر فوج کشیان کین تہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تہی اُنمین سے کوئی بہی یروسلم پر قابض نہ ہوسکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا تو پہر کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اُنمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاوے اگرچہ جیسا ایسے بعضے مسلمان سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان صفتونکے خلاف پائی جاتین تو بہی اسلام ہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے اور اسمین کسیطرحکا الزام چہو بہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بہی موجود ہین تو بہی ان سب کی تکمیل اولیاء اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیاء اللہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے آل و اصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بہی انہین مین سے ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بور ۳ کے بموجب صداقت کے کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابو شحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرعی

جاری کی کہ انہیں دُرّون کے صدمہ سے ہنوز کچہہ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تہے
کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ مین پہنسا تہا جان
نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تہے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگوائے
اس مقام پر عجیب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا باب ۸ — ۱ مین لکہی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دیا تہا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت
پر وہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور
یہان یگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے
گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرماوین کہ حضرت عمرؓ
کو ان سب صفات مرقومہ ۱۵ زبور مین کسقدر کامل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجہا جانا چاہیے
اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین اُنکے لکہنے کی گنجایش نہین ہے
صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیان مین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے انہون نے یہود کا حق
ٹہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کر اور اندر جاکر اپنی تلوار باہر لے آئے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکہو میزان الحق
چہاپہ اکبر آباد طبع ثانی ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۲۵ باب مشروع فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ ۱۵ زبور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اسکے
زیادہ سیدہا چال چلنا اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

لگانا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکہتی ہے دیکہو اعمال ۵ باب ۱ سے ۶ مین پطرس نے حنانیا کے ساتہہ کیا گیا تہا اب اگر کوئی نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنانیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکہو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی صرف حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہ سوال زبور یہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط اللہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے عین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہیگا اور کبہی نہ ٹلیگا اور اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکو اسقدر فضل ربانی بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل ایمان جانینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نافع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا ترس دل کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱

مین لکہا ہے کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان
مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے
کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا کون
یہوواہ کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور رومن صفحہ ۵۰
تفسیر ۵ از بور یعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح سے وہان رہیگا جو سود خور وغیرہ نہو
لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکہتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون
خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین
حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی ہے اور نہ عیسائیون سے
کچہہ بیان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو
کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے بہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ
عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کوہ مقدس صیحون پر
یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے
اور جبکہ امیر عیسائیون نے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی
نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا
پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ
ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۵ از بور ۵) تو
امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے
ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تہا مگر یہہ عیسائیوں کی انجیل میں بہی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیوں میں سود لینا غریب اور امیر دونوں سے مفسّر کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اُٹہہ گیا (عبرانیونکا
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤدؑ کوہ مقدّس صیہون پر رہنا نہیں چاہئے
ہیں لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ زمان اوسط میں اطالیہ کے تجار جو کہ شمالی
اطالیہ کے خاص شہروں میں سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تہے سب یورپ کی
اقوام کے آڑہت والے تہے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرّافی
بہی کیا کرتے تہے مگر صرافی کے کام میں بسبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کے
تہی اُنہیں خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امر وپردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچہہ حد نہ رہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۶۷ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ع میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب میں اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیہون کے معنے نہیں سمجہے کوہ
صیہون سے مراد ہے خدا کے جلال وتقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدّسوں کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم میں ہے انتہی پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶+۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ط
یعنے کیا بڑی بات ہوکر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) میں اس قوم
کو دیکہتا ہوں کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہروقت روح القدس کا سامہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب انجیل مین سے پہاڑی وعظ کا مطلب پڑہکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ سے جاہل بے حوصلہ دیکا ہو

بیت

تا ز لب لعلینت کہرحرف کرشت آمد ۔ بر شیشہ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتہر کی لکیر سمجھنا چاہیئے چنانچہ پادری جوزف اوین صاحب بہی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵) قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیحون کہڑا کیا تہا یہی خیمہ ہے ۲ سموئیل ۶ باب کا اوّل تواریخ ۱۵ باب اور ۱۶ باب و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۵ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی لیکن پلیں عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہا گیا یہان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکہنے کو تیار ہوئے ہو تو کارِ زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی ہاے میرے بہائیو تم مین بہت سے استاد نہین کیونکہ جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پائینگے (یعقوب ۳ باب ۱) مین اُس نعمت سے جو مجہے عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیال نہ کرے (رومیونکا ۱۲ باب ۳) جہگڑے اور جہوٹے فخر سے کچہہ نہ کرو بلکہ خاکساری سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیونکا ۲ باب ۳) پہر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہ

۸۷ زبور ۸۷ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع مین پادری جوزف اوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور و نبین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی بہی انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہو جائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہئے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داوُد نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۶ باب ۲ چنانچہ پادری جوزف اوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۵ و ۲۴ از زبور) ایکہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال یہہ
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون یہان
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کی
اسوجہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکہاہے کہ کبہی نہ ٹلیگا یہہ کبہی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اُنہین لوگون کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین تسلط رہین گے اور وہ صرف اہل اسلام
ہین جنکے تسلط کو ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہین اور یہہ بہی کہ نہ ٹلیگا یہہ
لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو جنبش وحرکت سے مطلق آزاد ہوا ور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم
مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بناے اسلام وہان بہی قایم ہوئی

چنانچہ ۶۵ زبور مین پہر حضرت داؤد علیہ السلام الہام الہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہون مین
سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہیٰ
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آون صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ مین بہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفی صلعم کا خدا کی بارگاہون مین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمر رضی کا بیت المقدس مین تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد
اقصی بنوانا حضرت داؤد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ
فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے
اُسکے باربار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خداتعالی ہر آفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

سبب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نہ رہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین
آئی کہ سبب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب ۸۴
زبور ۴) ہمیشہ شکر گذار نہ عیسائی ہوسکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع
صفحہ ۲۴ و ۲۶ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اسکی
بابت یہوداہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ یہہ ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸ - ۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی شناختون مرقومہ
زبور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رض کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہو گئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون کے لیے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ - ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حنانئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لیے بنا کیا جائیگا اور یہہ پیمایش کی رسی اُسکے مقابل جارب پہاڑ تک ہو کر جوعاہ کو گہیر لیگی اور مُردون کی لاشون کی اور راکہہ کی ساری وادی اور سارے کہیت قدرون کے نالے تک اور گہوڑے پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لیے مقدس ہونگے وہ پہر ہمیشہ تک نہ اُکہاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۹۸ مین پادری لیٹ صاحب کی تفسیر سے مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکہتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانونکے ہاتہہ مین پامال کرنیکے لیے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اُسی کتاب کے صفحہ ۹۷ مین لکہے صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب سال قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم کو

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۲۱ ہجری سے ابتک بارہ سو ستر ۱۲۷۰ برس ہوئے ہین یعنے بارہ سو

ستر سے دس برس زیادہ گذر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی

جو کہنے سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے

مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جسکے ۱۲۶۰ دن ہوئے اور ہر دن ایک

سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب والون کے جہاد کیوقت چوراسی برس

سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین رہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال

خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاریٰ یروسلم مین بہی بیالیس مہینے یروسلم

پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت

انتخاب کی ہین اور دراصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین

جاتا چہ جائے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار

چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴

مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت

کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس

ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے

ہم غریبون کو اتنی جرأت نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت

اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسکا اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن

جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون

تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

بنی اسرائیل مین انہون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت اُنکا کب
لقب ہوا اور ابتدائے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا یہہ جیسا نام
اور اگر یہہ نام ہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لئے خاص تہا ناظر
ملاحظہ فرمائین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین اُنمین ایک ہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کرکے انا
مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی صفحہ ۲ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ
کی پیدایش کیوقت کی بابت مگر یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ماں کا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کرکے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی اُن

حب کی پہلی تنزل ہوئی تہی اسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو دلونپر
طاری ہوتا تہا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لیئے رو رہی ہے دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۱۸ ایس وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا
اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم مین
بچون کو قتل کرنا لکہا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی مین یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵ کو حضرت عیسیٰ
کی بابت پیشین گوئی بتایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ
وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم
اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام صدین جدا جدا ہین علاوہ اسکے
یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور بہی نہین ہے اور نہ
یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے ۔ اسیطرح
عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جسکا مصنف انجیل متی نے حضرت
یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ۱ باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت
آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ۱ باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب
۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام
عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ انتہی اسجگہہ کنواری متی نے
ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بتولہ کا ترجمہ کنواری
اور توریت کے قدیم ترجمون یعنی اکیولا اور تہیوڈوشن اور سمیکس کے ترجمے مین
علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین
صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ بصیغہ

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا ٹہرایا گیا پس کلام الٰہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بنالین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاقؑ سے نامزد ہونیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی عَلَمَۃ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اُنہیں
لڑکی کو حضرت اسحاقؑ سے منسوب کر چکے تہے اور ہاتہو مین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاقؑ کی زوجہ سمجہہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۴۵ سے ۴۷
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی یہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاز کے دشمن
پامال ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بنس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہوون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے روضۃ التفسیر اسکا مصنف جلد۱
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاز بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴ سے ۱۷ اُن دنو
مین اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاز اسور
کے بادشاہ سے مدد چاہنے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاز نے

۱۴ تا ۲ تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجہے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکہین گے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت سے
یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچین گے اور ہرچند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجہے کہ یہہ دوسری مراد اُس
متن سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہوسکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت نہ تہی
چنانچہ مفسر خود کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچین گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نہ رہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہرچند پہلے
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حق مین یہہ نہین فرمایا تہا اگر حضرت عیسیٰ کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب ۳ سے ظاہر
ہے کہ انہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

اور رعاتویئل کا حال بیان کر چکا ہوں کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا

اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکھا ہے کہ جو خدا وند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا

ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین قوم بنی اسرائیل

کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور پہر ہوسیع

۱۱ باب ۲ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال مین

یہہ مضمون سمجھا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہو گئے تھے چنانچہ

اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ کے آخر مین اسکا بیان ہو چکا ہے اور اسیطرح

متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکھا ہے قولہ نبی کی معرفت یون لکھا ہے اے یہود یہ کے

بیت اللحم تو یہوداہ کے سرداروں مین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہہ مین سے ایک

سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے

حق مین تہی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور چونکہ ان انجیل

کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ

بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکہو تفسیر

رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶ پر) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار

کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال عاجزی

اور مسکینی کی حالت مین تہے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیوں کا حال جو کہ حضرت

عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیکی بابت اہل کلیسیا نے لکہی ہین سمجہہ لینا چاہیے

واضح ہو کہ بیت اللحم دو تہے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبلون مین

اور یہودیہ کا بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اُس شہر

پر جو بیت المقدس سے جنوب کو جاتی واقع ہے اسی شہر میں حضرت داؤد جیسا
بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوئے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر میں پیدا ہوئے تو
وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق میں ٹھہرائی
گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین میں
اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہیں پس ممکن ہے کہ جس کتاب میں سے متی
۲ باب ۵ و ۶ میں یہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل میں بھی خطا اعتبار سا
ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ گھٹے بڑھائے اور ترجمہ میں کچھ ادل بدل
اور حال کی جگہ استقبال رکھا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ اور
اکثر جگہوں توریت میں مترجمین عیسائی کی یہ عادت ظاہر ہے (دیکھو ۵ یا ۱۰ زبور کا
ترجمہ مطبوعہ لندن ۱۸۲۶ع اور تفسیر زبور چھاپہ مرزا پور ۱۸۴۵ع کو اور متی ۲۷ باب
۵۰ کے ساتھ ۲۲ زبور ۱۸) الحاصل جبکہ اناجیل میں جو پیشین گوئیاں مرقوم
ہیں انکا یہ حال ہے تو ان پیشین گوئیوں کا کیا ٹھکانا ہے جنہیں اور عیسائیوں
نے مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

ذکر باب ... آیت اور ۱۵ زبور ۱۱۰ کو اس کتاب کے مقدمہ دیباچہ میں دیکھو

رکن سیوم

یروسلم جدید کے بیان میں

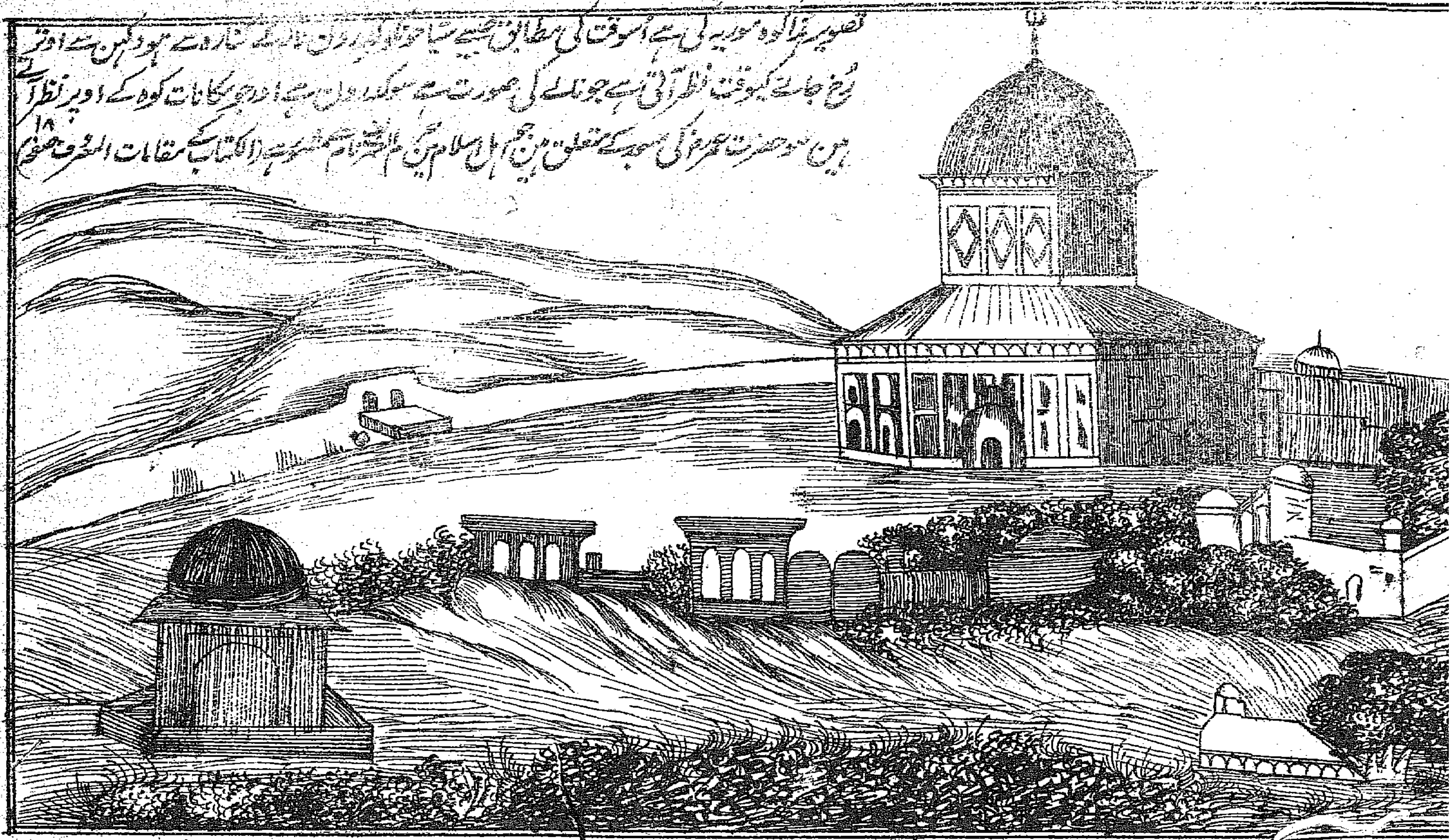
۶۳۷ع میں یروسلم مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا اور عمر خلیفہ نے وہاں مسجد
بنوائی اسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ میں ہے اگرچہ لڑائیوں میں جو کروسیڈ کہلاتی ہیں
۸۸ برس تک عیسائی وہاں حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیر اڑھائی میل کا ہے یہ شہر

دونون دو میل کا تہا اُسکے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بنائے گئے مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو نہ اسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)

اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۴۲ع مین سلیمان بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور بہ سبب اسکے کہ یہہ شہر ابتدا سے (یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑگئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیحون اُسکے چاردیواری کے باہر ہے جو آگے بہیتر تہا شہر جدید کی چاردیواری اونچی مضبوط اور کنگر دار پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برج تین رندے اور ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو او تر رخ ایک پچہم ایک پورب ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رخ جاتی ہے دوسرے سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے انکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ الطاہرہ کوچہ معصر

سوال ۱ اگر یہودی لوگ اُنکی شہرپناہ کو اب بہی قدیم شہرپناہ کی وسعت میں [illegible] ہین چنانچہ [illegible] سوال ۲ [illegible] کما قال الفاضل

مسجد اقصیٰ



بیت لحم

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا بائیس ہزار آدمی سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ مین مسلمان سب سے زیادہ ہون گے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے کہ ذکریاہ جو آقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہود مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان آکر نہین بسنے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود سے گذران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گذرا کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس اور یہودی کوہ صیہون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے پس یہی سبب ہے کہ ان تینون قومون نے شہر مذکور مین اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات دینی سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

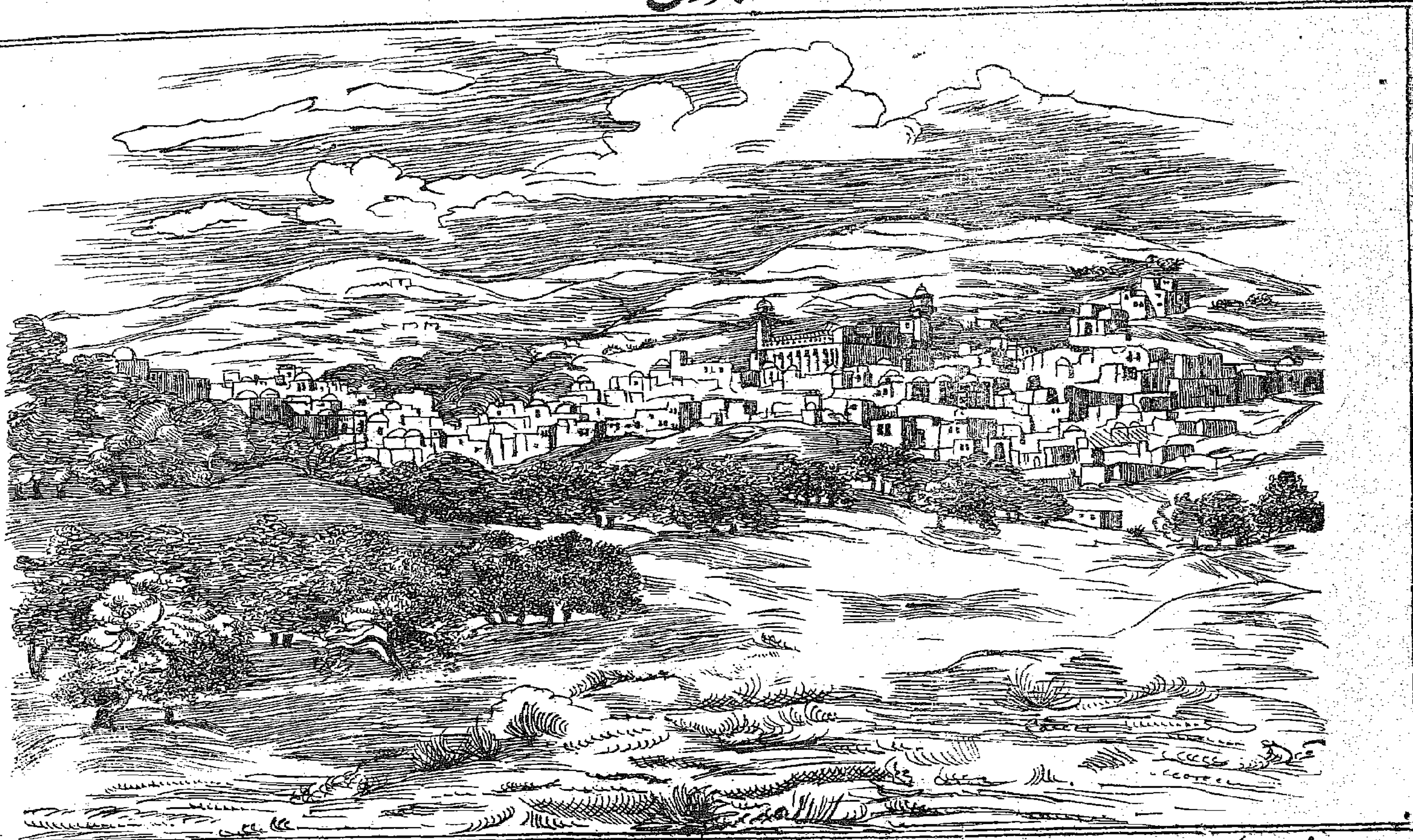
عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اُسے لے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کون سی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو
دیکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی اب مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت عیسائیان فرنگی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین ۳ بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین
صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دوسری باقی
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار وطرف
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رخ تین ۳ اور اوتر کیجانب دو ۲ اور پورب

کیطرف ایک اور دکہن سمت دو اور ہر ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی اونچی اونچی
اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور
آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر
طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی
قدیم عمارت کے تہے اُس کُرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین
درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن
سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچو بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل
ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پڑا ہے کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جب تک نبوت کی نعمت رہی
یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانیکو تہا مگر جبرئیل نے
ہاتہہ سے تہام رکہا تہا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اُسکو ہمیشہ
کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے
اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت
ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے
بنا لیکن جو پتہر اُسمین لگے ہوے پائے جاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان
ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس
کا تہا) سب دیوارین ولداربی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی
ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار و کنگن ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر انہون نے اُسمین جابجا نلاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹہہ ساٹہہ اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت پختہ سے ملبّس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکہی ہین یہہ سبب عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجہے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور بیچ مین ٹوٹا ہے اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ تسو ہے جسمین اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہوجاتی ہے چنانچہ اسمین سے ساڑہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب یہہ سب غایب ہوجاینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤدؑ کا مدفن ہے معلوم ہو کہ مسجد مذکور کا گنبد نوّے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس فٹ ہے چہت اسکی شیشہ کے پتون سے بنی ہے جنپر سے تمام یروسلم دیکہائی پڑتا ہے

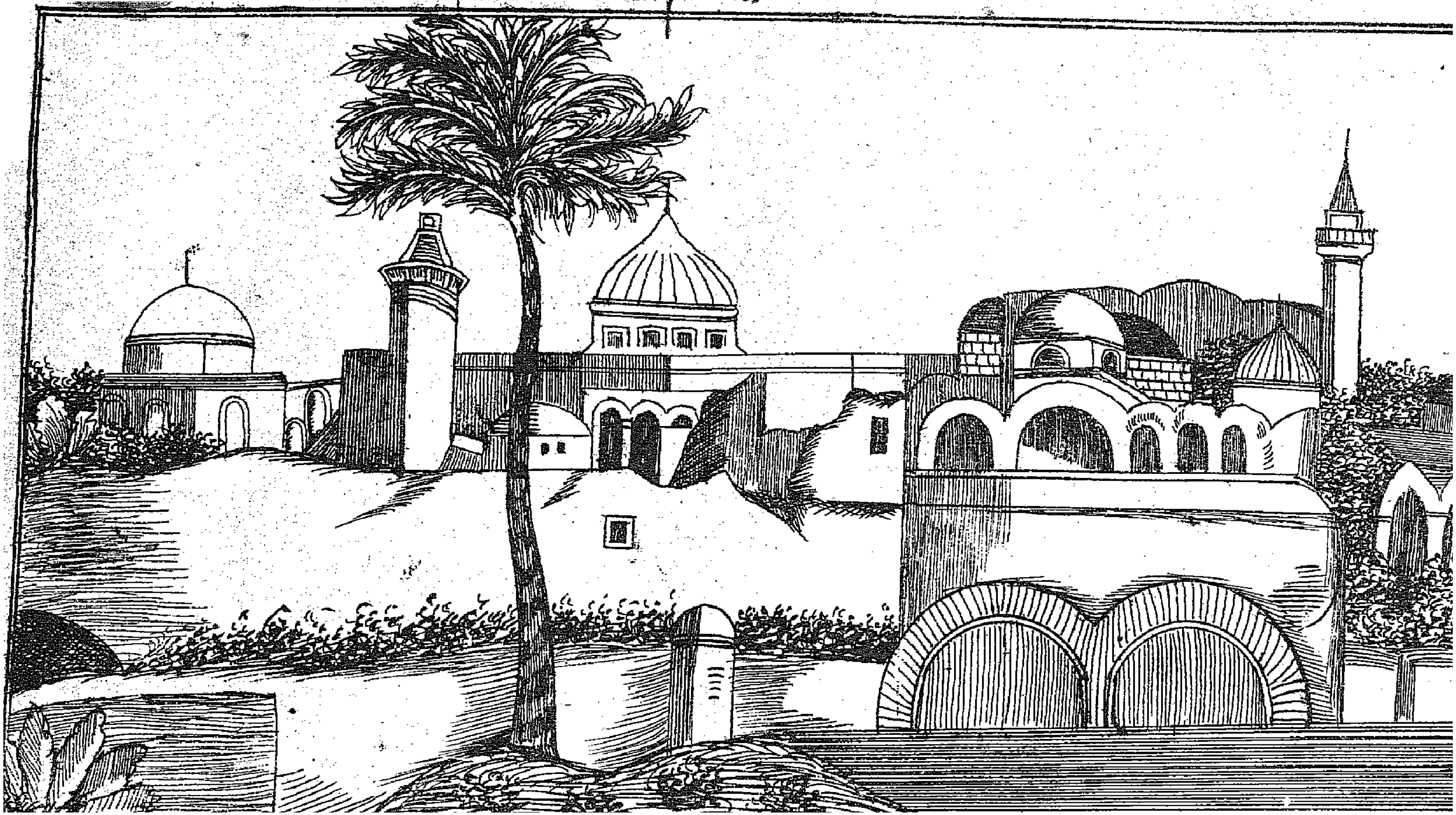
نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

حبرون



یہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری میتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ع صفحہ ۳۰۷ سے نقل کیا گیا۔

مسجد حرم مدينه



پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالی ضرور اسکو بہی سنے گا انتہی

از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱ - ۲۶ چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اسے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چہاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلئے خرید اتہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اسا غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رافقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

یہان ایک عجیب اشارہ سمجہہ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون
کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و
نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر ہنو نیسے ظاہر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالی اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا
الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہونچتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین
بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقرع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے
یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا
کہ یہہ بات تک معلمہ مین انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی
یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا
سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے
مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا
کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ
سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما یعنے مین مقرر نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸۶ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذر جانا اوس سے آسان ہے کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اسکاٹ صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں لکہا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہہ مثل یہودیوں اور عربوں میں مشہور تھی یونانی زبان میں دو لفظ ہیں یعنے کیملوں جسکے معنے اونٹ اور کیملوں جسکے معنے جہاز کے لنگر کا رسہ اور اس حال میں نقل نویسوں نے کیملوں (بکسرہ مجہول) کے بدلے کیملوں (بکسرہ معروف) لکہا ہوگا۔ کیملوں کے بیان میں کہتے ہیں کہ یروسلم کی شہر پناہ میں ایک پہاٹک تہا اور اوسکے کنارہ میں ایک چہوٹا تنگ دروازہ پیدلوں کے جانے کیواسطے بنا تہا اور تنگ ہونیکے سبب اس دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں ردس ازمال) کہلاتا تہا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکل جاتا لیکن اونٹ خاصکر اپنے بوجہہ سمیت کبہی نہ جا سکتا تہا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ لوجینٹ صاحب ایک انگریزی مسافر جنے ملک یہودیہ میں تہوڑے دن گذرے کہ سیر کی اور ایک کتاب میں اپنی سیر کا بیان چہپوایا یوں لکہا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پہاٹک سے پیدل نکلتا تہا کہ اوسوقت ایک اونٹوں کی قطار آگے آئی اور بہت بہیڑ دیکہہ کر میرے ساتہیوں نے مجہہ سے کہا کہ سوئی کے ناکہ میں جائیے یعنے چہوٹے دروازہ میں جو پہاٹک کے پاس ہے تب مجہے خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذر جانا اوس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہہ اونٹ دولتمندوں کی طرح بڑے بوجہہ سے لدے تہے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گذر جانا محال تہا یہاں سوچنا چاہیے کہ دولت میں بڑی بڑی خطرہ ہیں۔ اوسپر دل اکثر لگا رہتا اور خدا کو بہول جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گہمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہے (رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کاملون کا مخفف کمل ہے جسے عربی میں

کمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تینوں زبانوں میں اسکے معنے یہی ہیں یعنی اونٹ
انجیلی مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے اور حق
تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے تحقیق جن لوگوں نے
جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اونسے نہ کھولے جائینگے واسطے اونکے
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو
جاوے اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے (اعراف ع ۵) پس انجیل میں اور
قرآن میں غرور دونوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ دولت کے سوا کوئی محتاج
غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونیوالے
وہی لوگ ثابت ہوئے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھکر ہیں یعنے نصرانی
سلاطین یورپ جو بیت المقدس میں جہاں اقصیٰ اور حجروں میں مزارات انبیاء علیہم السلام
کے احاطہ میں انکا نہ گھسنا یا نشان ہوسکتا ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے
نکل جانا اوس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل
ہووے مرجع بغیر حق نہ مآب ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ
(مائدہ ع ۱۳)

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُنمین کسی کو نہچھوڑ ونگا (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۴ع) اسلئے ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لندن برغ ۱۸۴۶ع صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین پادری مریک صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش و جنگ جو بیشتر اند پیشہ عمل ایشان غارت کردن ہست حقیقتاً عادت عہد بستن بدولتہاے دیگر ندارند ہرچند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود شان خرج در عیوض غارت گرفتہ اند۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند۔ پس اولاد اسمعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت بایشان پیش فرمودہ بود و در ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی

یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بندا ور لڑائی کرنیوالے ہین اُنکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتون سے نہین رکھتے ہین ہرچند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون سے لوٹ کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس (یعنے توریت) مین اُنکی نسبت فرما گئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر رہ گئے فقط پس اس ہزار ہا برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک
گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصاریٰ کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ
کی خلافت مین اسکی بہی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے
بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود
والنصاریٰ من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلا وطن کر دیا یہود
و نصاریٰ کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے
گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے
نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی
گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر
اور خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے انکے
خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کر سکتا ہے اولٰئک لا خلاق
لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم
(سورہ آل عمران ع ۸) پہر الکتاب کے مقامات المعتبرہ صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے یہودیون نے جو یروشلم
مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چہوٹی اور بدمنظر ہین
معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹھایا
ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین
کرتے ابتک وہی مثل او نپر بحال ہوئی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرتا پٹکن کو ڈہونڈہنتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند یہودیوں کے گہر ونکو جا کر دیکہو تو باہر سب ٹوٹے پہوٹے نظر آتے ہین اور اندر اچہے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچہے اور اہلخانہ چین و آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی عباد تگاہونمین عورتونکے واسطے الگ الگ جگہہ مقرر ہے جسمین کوئی جاوے تو فقط دیکہنے کیواسطے جاسکتا ہے پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پہر تعجب ہے کہ عیسائیون نے عورتون کو ساتہہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکہا)

اوپر عباد تگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر کچہہ مفصل حال خانقاہونکا لکہتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے او تر پچہم اور یونانی دکہن پچہم کی سمت سے دونونمین حاجیونکی سمائی ہوسکتی ہے چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا بہت بُلند اور کشادہ بنا ہے اور اُسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکینگے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تہے اور کبہو کبہو ایسا ہی ہوتا تہا کہ شریعت و انجیل کو چہوڑ لاٹہی لے خوب مار پیٹ کرتے تہے اور سچی دینداری کی بیعزتی صاف ہوتی تہی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

عورتون کا مجمع ہوتا [illegible] لوگ وہان اور جب نماز کے بروقت مسجد دین [illegible] موافق

حکم سیوم

[illegible] ازمیزان الاسلام بارہ [illegible]

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستانکی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بہی ڈالی گئی پر ابتک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی اور یونانی اور لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور ناسفد ور اسکے باطل کرنیمین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اُسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے جو وادی کہ یرسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑہ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے پہوٹے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکہا ہے کہ نزدیک ہی
مین ساری قومونکو اکٹہا کرونگا اور اُنہین یہوشفات کی وادی مین لیجاؤنگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکہا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفات کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹہونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی
بنی آدم کی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین
اکہٹی ہوگی اور مسیح سرفرازی کیحالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

بہی جو قدس کی نواحی مین رہتے با وجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین
کہین نام و نشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہیگا لیکن شاید از روے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ
کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبارت کے سبب سے یہود
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی
واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس
خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی
لیکن شاید از روے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہوجائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا
بیان گیہوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بت کی پوجا

کرتے تہے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت موسیٰ)

کو خدا نے فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندوں مین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہہ پہیلے ہوے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُنکے چلاّنیکی آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین تُوف کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادیٔ تُوفت یا صرف) تُوفت بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بُت پرستی سے ڈرکر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیا بادشاہ کے طور پر (یعنی تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہوں نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈرونی اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ مجازاً مین اُسکا نام دوزخکا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام قدیم سے ہے زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہی از ردّمن تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اوّل طبع اوّل الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰

دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی دا جون کی پرستش کرتے تہے

لہ اس باغ کا ہر زبان میں یہی نام منقول ہے کتاب سنسکرت میں پردیش ... و تالث و ... ثانی ... (...) و این لفظ در اصل فارسی پردوس و معرب آن

[illegible]

فردوس یعنی ان کا ... از ... باغ ... از لغات ...

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھہ پانو رکھتا تہا اور سوالی مالک کی پرستش کرتے تہے اور اُسکے آگے اپنے بال بچّون کو گزرانتے تہے اور اغلب کہ مالک سے زحل مراد تہی انتہی

نیز المشہور میتر بن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی عبرانی زبان مین جو کہ یہودیون مین خاص یروسلم کی بابت ہے ایسا کی زبان سے بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اتنا ہی پہیلتا جاتا ہے اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی اُسمین بستے تہے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسون مین تعلیم پاتے تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین تہوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الٰہی سے ہے اور اسی سبب زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہر پناہ کا دَور اگلی شہر پناہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الٰہی کا ماجرا کچہہ اور ہے

پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل سیکڑون

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکھہ بلکہ بیس لاکھہ (اادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸؁ع صفحہ ۱۷ امنویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۴۷) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹہائیس لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸؁ع صفحہ ۳۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۱۰۵) اور ینفان المعروف جاپان کے پایۂ تخت یدو مین سات لاکھہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۷۵) اور پیرس پایۂ تخت فرانس مین سولہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸؁ع صفحہ ۷۹) بلکہ اٹہارہ لاکھہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تویہی نشان ہے کہ جب توریت کے بموجب حضرت ابراہیمؑ اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لیے لیگئے تب صرف جنگل تہا اور جب حضرت یعقوبؑ نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰–۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آبادی انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدائے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جیروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کے وقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسی برس کا ہوا

کسدیون یعنی بابل والون

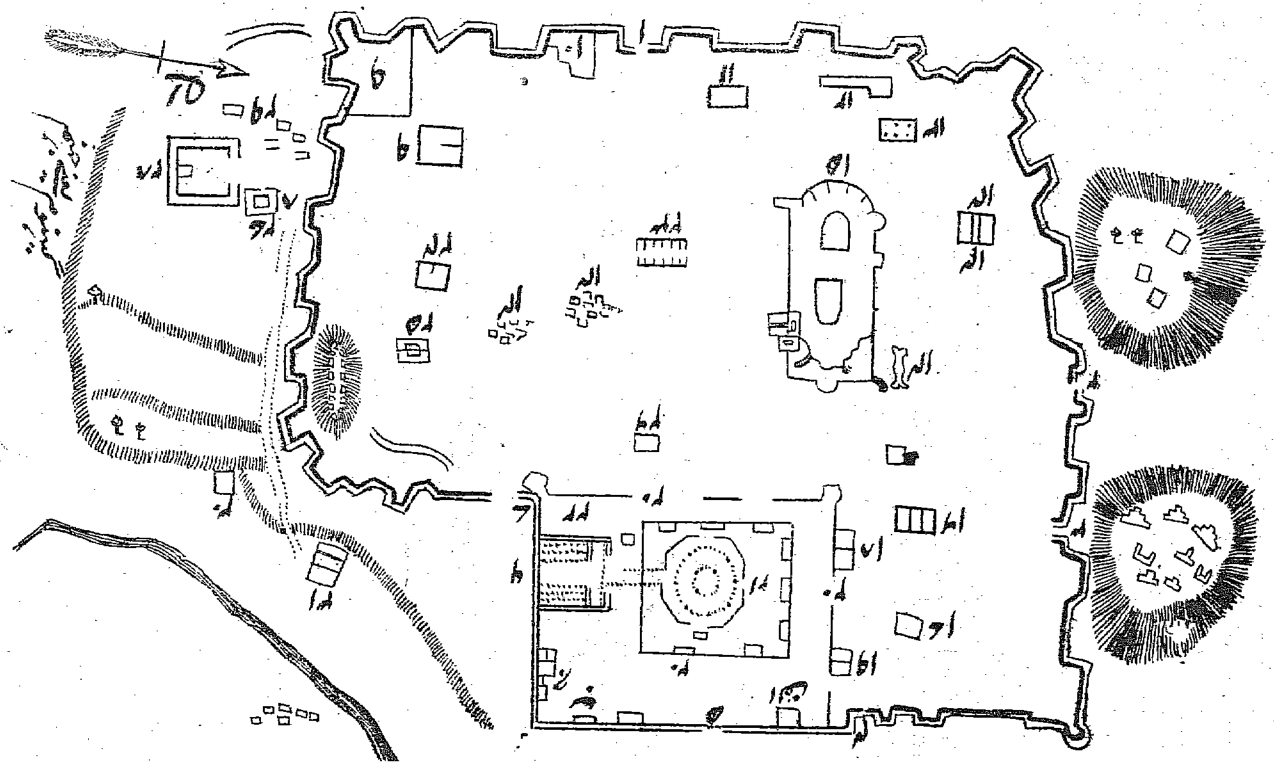
دیونا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ
ہونیکے مقام پر یوسی بیس جسنے تواریخ کلیسیا اور قسطنطین کا احوال لکہا یہہ کہتا ہے
کہ جسوقت والدہ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر
وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہودوایا
اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا

یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی
یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اُسمین داخل ہوتے
ہی مجاور ایک بڑا پتہر دکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت
کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس
ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گنبد کے نیچے جاتے جو سولہ
ستونون پر ہے اُسکے عین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر انہون نے سنگ
مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی
اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو جٹانین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ
فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے
کہتے ہین کہ اُسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ستاٹہہ بڑے
بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا تہا لٹکے ہوئے تہے اس مقام
مین ایسی کشمکش راہ ہے کہ سوا تین چار آدمی کے زیادہ کا گزر نہین ہو سکتا ہے
اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال
وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبرون اور تقدیس کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز پڑھتے ہین پر گرجے مذکور کو نہین مانتے ہین اسلیئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن ہوا ہو از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

گوڈ ورالسٹریٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۸ع صفحہ ۵۰۳ و ۵۸۴ مین پادری چارلس بٹل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع مین لفٹننٹ وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنیکو گئے اور انہون نے اچھی طرح وہانکا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت کیا تھا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متحد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر (بادشاہی معمار) بھی گئے تھے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ وارن کے ساتھہ ہونیکے لایق بھی تھے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے تھے پس حسب بیان ان صاحبونکے ہم لکھتے ہین کہ یروسلم کی شہرپناہ طول مین پورب کیطرف دو ہزار آٹھہ سو فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹھہ سو فٹ ہے پچھم طرف دو ہزار تین سو پچاس فٹ ہے اور دکہن طرف تین ہزار تین سو پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچھم رخ میڈیٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکہن پچھم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس فٹ اسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے اور اسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستائیس فٹ اور دکہن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھہ فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ



فہرست مقامون کی

نہین ہے پسندیدہ اور اچہا سوا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام ہین پاک شہر (یروسلم) مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ بُرا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر کے دکہن پچہم رُخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر اُلکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسٹنٹ کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور اُنکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پروٹسٹنٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۵۳ — ۱۵۸ لکہا ہے مغلون نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک پہونچایا تہا — سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکون مین پہیل گیا اُسمین لاکہون آدمی مارے گئے یہہ

فساد کروس جیڈہ (یعنے صلیب داروں کی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تھے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تھے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقاموں مین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تھے اور شہر امی کے پیٹر نام ایک زاہد نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکون کے لوگون کو اکہٹا کر کے
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتھ سے چہین لیجیے تو یہاں
لوگ وہان بخوف عبادت کرسکین گے تب پیٹر نے شہر شہر اور مُلک مُلک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بُلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین نکلے گا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
دیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکہواے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جیڈہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگون مین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام مُلک کے مُلک جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

سلہ یونانی مین کرسٹیانون کو کہتے ہین (یعنی بابا یا بابان) اور کرسٹیان یعنے مسیحی

بابت ایسے سرگرم ہو کر اٹھہ دوڑے اس سے یہہ بھی یقین ہے کہ لوگون کے
دلونمین حوصلہ پیدا کرنے مین جھوٹا مذہب ناسنک ست سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تھا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا من مارنے کو سکھاتا ہے بلکہ صرف وہ جھوٹھا مذہب جو اگرچہ بڑے دکھہ
مین سنبھالتا ہے تو بھی دلکو پھولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس جنبہ کی) سچے مذہب کا پہل تھا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہونگے کہ خوب سوچ سمجھ کر اس لڑائی مین شریک
ہوے ہونگے لیکن سبھون کو انہین کی مانند سمجھنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکھہ جوانون کی ایک فوج ہتھیار باندھ کر یورپ کے ملکون سے
اکٹھا ہو کر ملک فلسطین کیطرف چلے گئے گاڈفرے نامے بوآئون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ سے لیلیا تب صرف ساٹھہ ہزار آدمی جیتے بچے
گاڈفرے یروسلم کا حاکم کہلا کر تھوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو فوجکے آدمی
بچ رہے تھے اُنہین روز روز دلیر مسلمانون سے لڑائی کرنی پڑی ان صلیب دارون
مین بھرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکون کے رہنے والون مین
پھیل گیا اور ایکبار ایک لاکھہ لڑکونکی فوج بھی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اٹھہ چلی لیکن وہ ملک الیمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تھے کہ اکثر اُنکے
غارت اور ہلاک ہوے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بھی شکست کھا گیا

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۱۲۹ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیحون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جاوینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اُس شہر مین قایم نہین کر سکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین ۱۲۵
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیحون کی مانند ہین جو ٹل
نہین سکتا اور ابد تک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابد تک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرح سے کیجاے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیحون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آسکے اور
ایک ساتہہ غایب ہوے وے دیکہہ کر فوراً گہبرائے وے حیران ہوے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویساہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابد تک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد رکہتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے ویسی زمین پر تیری ستایش

ضمیمہ ۱

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتہہ صداقت سے بہرا ہوا ہے کوہ صیہون خوش ہوئے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیہونکو گہیر لو اور اُسکے برجون کے آس پاس پہر کے اُنہین گنو تم اُسکی شہر پناہ سے اپنے دل لگاؤ اور سوچ اُسکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تادم مرگ وہی ہمارا رہنما رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصّے ہین پہلا حصّہ جو صلہ کے لفظ تک ہے اُسمین بادشاہونکا یروسلم کی لڑائیو مین مغلوب اور سراسیمہ ہونا مذکور ہے اور دوسرے حصّہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ خدا کے ان عجیب قدرتوپر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار رکہنے کا حکم ہوا ہے

پیٹر ہرمٹ

اسکا مفصّل حال گبّون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ (عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰ برس بعد (۱۰۹۵ع سے ۱۰۹۹ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے وہان گیا۔ یہہ شخص امینس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا کوہ قد حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین فوجمین بہی رہا مگر جلد سیف توکیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا۔ اور اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑ کر خانقاہ مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

پیٹر ہرمٹ

اسکے اعضا تو گہٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچہہ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہو گیا
اور جو عقیدہ ہو گیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا — حضرت کو یروشلم
مین کچہہ تکلیف پہنچی اور یون بہی عیسائیت کی کچہہ عزت نہ دیکہی پس وہان
(یعنے یروشلم) کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچہہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکہتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اور کیسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون — یعنی
واقعی آمادہ کر دیا بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارش
لکہکر انہین حوالہ کئے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے پکے مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اندنون پوپ تہا اُنہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکہتے ہی نبی سمجہہ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین — کہانا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچہہ آتا ایک ہاتہہ سے لیتے دوسرے سے دیدیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظرون مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر قصبے
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوار کی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر ہچکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
نہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور اولیا کی

وہاں کی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے
بہت تاثیر کر رکھی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تھے کہ دیکھیے پاپا صاحب روم
کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شبابین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری
اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی
گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو
جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ چنانچہ کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی
سوائے فرقہ صلحا کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بھی آئے (انتخاب تاریخ
کلیسیا صفحہ ۲۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۷۱ع مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو
اسقوف اور ایکہزار خادم دین اور تین ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ
مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا کے شامل تھے) آٹھ روز مجلس رہی
لوگ تو پہلے ہی سے بھرے ہوئے تھے کروسیڈ کے ثواب کا بیان سنتے ہی
لوگ چیخ اُٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا ہی ہے۔ پوپ نے
جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار
کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکھو سُرخ رنگ علامت حرارت
اور سرگرمی کی ہے سُرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے
پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجیے
آپ ہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکہون کی عزت پوپ صاحب نے
قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بھی عذر
قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجھہ مین
نہین آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کہینچی جبتک
کہ سبب واقعی نہ دیکھہ لیا ہو اور سمجھہ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے ۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور اور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تھے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام
خود منشاء قران اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہو جاتا ہے
از روے شرع و رواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا ہین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
ہے گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس ۳۰ برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کر لین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی ۔ اپنی قوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ
اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی بھی سمجھ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور
طور پر بھی پورے ہو سکتے تہے اسکے لئے ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گھیرنا اور یورپ کو
ویران کر دینا کیا ضرور تہا۔ یہود یہ بات آپ نیسے لاطینون کی قوت کچھہ نہین تھی
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت صفون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چھوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجھہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود
کا پٹہ ہے جبسے ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان قسمت
اندازون کے ہاتھہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتھہ ہی
منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جائے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی
کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ہاتھہ آنا اور گلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر
ہاتھہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبھی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لیوٹینیا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذوسعتی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجھتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگ ہاے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرح سے
وحشیان الیمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور شہدنا مون

عیسائی فرنگیون کی فتحین اسیطرح پختہ کر دین تہین مگر رعایا اور قریب کی
قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا بغاوت
کر کے جنہین نکالنا روا سمجہتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب

ہسٹاریکل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳ — ۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے
کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر ہمونکا ہے جو یورپ کی
قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی
تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل [illegible]
کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی
زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ
دکہلانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس
زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین بہی
یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے
ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا
گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کر دیا اور وہ آسانی سے
ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے
پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہو گئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین)
وہ خاص متہم تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک
فرانسیسی ہرمٹ (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس
پہنکر چارونطرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہو آیا تہا اور ترکون

کروسیڈ

سے سنایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان دلی ہمدردی کے ساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۲۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۲ع مین ہے کہ اُسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی تہی کہ عیسٰی مسیح معجزات کی رویتونمین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجھکو ناضرور اُسکا اظہار مجھپر کیا ہے — یہہ شخص ایک پست قد اور دیکھنے مین بدہئیت سا تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پہرا کرتا تہا — اور لوگ اُسے یہانتک مقدّس سمجھتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکھتے تہے)
پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع ہوے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیٹر مع تین لاکہہ آدمیونکے (یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہالی اور سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سی ہوئی تہی لیکن یہہ فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبون پر فتح پانے کی یادگاری مین اُنسے ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۲ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے لا ماہی صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والٹر

کہیت آیا اور تب پطرس بہی چند بچے ہوئے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا۔
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچے پائے
تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جوکہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈ فرے آف بوالیون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیا کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان معہ اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نہوئین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورونمین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے
شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جوکہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوے تہے (اور جنمین سے بعضونکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائینگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۳ مشمولہ تحریرات مسیحی نمبر ۲ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نہتا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آئے جوکہ باعث شائستگی اور تہذیب اور ونکے ہوئے اسطرح اور

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کئے تمت کلامہ
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مشن پریس ۱۸۷۱ع
الہ آباد مرتبہ پادری سج جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان
یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر
یروسلم مین صرف پاے پہرجائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔
پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کرلیا (انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شہنشاہ
نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی
کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکہہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان
قسطنطنیہ کو بہی حرب کرکے نہ لے لین بڑا ہی خوف و دغدغہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع
مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام
تہا) جہان اور مقدمون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن
کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ
سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرماینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے
تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہرگئے تمام میدانون مین
لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ
لگاکر پڑرہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتوی دیا گیا۔
زنا برٹرینڈ سے منفرٹ بیگم انجو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب
مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگاکر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلے سے

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہان دولت
اور مرتبہ کو دخل نہین غریب و امیر برابر ہین سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل
سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ
دیکھئے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہین ۔ جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجا گھر کے وسیع صحن مین خلقت کا ہجوم ہوا ۔ پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہین ۔ تو اب گرجا گھر سے نکلتے ہین پادری کا سارا لباس پہنے ہوے آگے
پیچھے کارڈنیل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجا گھر سے
برآمد ہوے ۔ منبر پر تشریف لے گئے منبر پر سرخ پوشش تھی اور اسی رنگ کے واسطے
شامیانہ تنا تھا ۔ آس پاس پادریون کا ہجوم تھا جنمین مرتبہ مین کم مگر نظر مین بڑے حضرات
پیٹر بھی کھڑے تھے مگر وہ بھی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے ۔ ہمکو خوب
ٹھیک تحقیق نہین کہ پیٹر نے بھی اسوقت کچھہ بیان کیا کہ نہین مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تھے یہان لینا کہ کچھہ فرمایا بھی ہو بعید قیاس نہین
لیکن یہان تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تھا

(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۳ مین ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگون کو یروسلم مین جانے اور اُسے ترکون اور سراکینون کے ہاتھہ سے آزاد کرنے کے
لئے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ دی یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے ہان یہی تو
ہے اسکی مرضی ہے ۔ اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہو

پاپاکر مجاہدین صلیب چل نکلے۔ سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہولین۔ ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے۔ کچہہ اپنی بے انتظامی سے اور کچہہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے۔ حضرت پیٹر کے ساتہہ ایک
گروہ ہولیا۔ والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لئے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارو نکا
اگر ورد گارنگان ہی مین تہ تیغ ہوگیا۔ والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمنون
کے سامنے لیچلو۔ والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا آورہے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکے
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے وے والٹر ہی چل دینے کو تیار ہوے یہہ حال دیکہکر آخر یہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ملک کیطرف لاچار بہیجا شہر نائس پر جسے اب اسنک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین کا ٹیفر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہاکر گرا۔ ۳ ہزار بچے ہوے سو ٹیٹا
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی آنکرکی۔ مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروشلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی۔ آخر گورمینڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جنرل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا۔ ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی سمت کیواسطے
دوڑے۔ گاڈ فریسے بوالون سورچہ خالی سمجہکر اندر کود پڑا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہولئے۔ پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروشلم کی فصیل پر

ہوامین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اُسی آوازہ ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون۔ بہت سے عرب مسجد سلیمان مین پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے۔ پیٹر ہرمت نے جو ابتک بہولے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفون کا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالون کو مبارکباد دیتے آے۔ پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہتے تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون۔ سب بے اختیار اسکے دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے بہت سے رو دے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے نکلا۔ کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا اور پہر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت معتبر نہین۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر مسیح کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے۔ جنون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

مگر اسیوقت سے فروہی ہونے لگا - فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زوّار یورپ سے

چلے انہین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہیو نواب ورمنڈایس بہی تہے جو گناہ

و دل حکمی کا کفارہ کرنے آے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانذہی کہان فوج مین

وہ پہلا سا جنون نہین رہا - یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی - از لیڈ بیٹر ہیوز جلد پہلا

صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ ۱۸۵۲ سنہ ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ ع

مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا

زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا - انکا سردار اور پیشوا بوالون شہر کا گاڈفرے

نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا - یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین

فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا - یہہ لشکر معہ اپنی جنگ

آزمودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی سجل اور آراستہ تہا ایسا سبب

اُنکے چمچماتے اور بہڑکیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے

اور اُنکے سرونکے خود جنمین کلغیان لگی ہوئی ہین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چادر

جنپر سُرخ اور تابان صلیب کے طمغے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق

نظر آتا تہا - بہت سے انمین سے بہوک اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی

ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے - جب وہ قریب شہر یروشلم

کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تہی وہ اُسے

دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے

جیسہی صبح صادق نمود ہوئی - اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگونکے

کہ پہلے اُسکو دیکھا تہا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹھے کہ یروسلم یروسلم اسپر بعضے جنگی بہادر
اپنے جانوروں سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوے اور بعضوں نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروسلم کو ترکوں کے ہاتہ سے چھوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبہی جدا نہو نگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو بڑہ چلے گئے سرا کینوں نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آیے اور دیواروں کو توڑکر سارے جہادی شہر مین گھس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور ڈراونی تہی انہون نے شہر مین داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوار روئے اور آہ و نالہ کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولونکا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑک پر بہتا تہا لیکن جاے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلیم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیرت کی بات تہی کہ اُن لوگون کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگون کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کر سکتے ہین گوڈفرے کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانون نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کر لیا انتہی
اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپسمین خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندہتے ہین آؤ ہم
اُنکے بند کہول ڈالین اور اُنکی رسّی اپنے سے توڑ پہینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہین ٹہٹہون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہین
کہیگا اور نہایت بیزار ہو کر اُنہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹہلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حقمین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن مین نے تجہکو جنا مجہ سے مانگ کہ مین تجہے
قومونکا وارث کردونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا مُلک جو حضرت داؤد
کے قبضے مین تہا) تیرے قبضے مین کردونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی
کرو بیٹے کو چوما نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہو کر ہلاک ہو جب اُسکا قہر
ذرا بہی بہڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو پہلے سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمے کئے ہوئے ہین کہ جنمین ہزارون جگہہ اُنہون نے
اپنے مطلب کی رعایت رکہی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام
سے خصوصیت رکہتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت
عیسیٰ کی بابت بیان کی ہین اُنہین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین
جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہون خواہ بیدین مسیح کہلاتے تہے یعنے مسیح چنانچہ ۲ سموئیل باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۹ اباب ۱۵ و ۱۶ مین ہزائیل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱ مین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تھا خدا کا مسیح
لکھا ہے دیکھو ورس ہیل چھاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ء اور سب آخر
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تھے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایّوب ۱ باب ۶ و ۲۱
باب ۱ انبیاء بیٹے خدا کے ایّوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹھے عبرانیون کا
۱ باب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹھے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹھا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ و ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱۱ باب ۱ رومیون کا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیون کا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۶ و ۱۸ و ۷ باب ۱۱ بدکار بھی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے

پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کر کے لکھتے ہین کہ محمدؐ صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

ا یعنی اوّل نامہ یوحنا

تلوار نہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادریصاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور مین یہہ آیت کبہی پڑہی ہوئی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین بہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شبونارایں اور گوداما اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیرو ان سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہیئے کہ اگر پادری عمادالدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانون مین کہا جاے کوٹہون پر منادی کرو انتہی پادری عمادالدین کے
ٹہراے ہوے قاعدہ کی بموجب   یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لیئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اور ہم یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرف سے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت پائی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تہا اور انہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) تو بہی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو تفاوت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکہتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکہو مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے مرکہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است ہکذا فی العالمگیریہ انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹ — ۴۲ مین لکہا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر ۱۱۸۹ع لغایت ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیر دل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لیئے بہت سا سرانجام کرکے اور بہت سی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سی قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروشلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کے واسطے شاہ فرانس

Burgundy

Messina

سنہ ۱۱۹۰ع

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بہیجے تہے اور خود بہی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے
میدانین جو کہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور ریچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ ہماری کل فوجین ایک لاکہہ جوان ہین اور اسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دار الخلافہ
مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑے کا موسم گزارا ریچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جو کہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونین بہت سے وہم پیدا ہوئے جو کہ شاید شاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہو گئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کر کے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوئے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیسٹاین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نرہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے سے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے ریچرڈ کے پاس چہوڑ آیا ریچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تا کہ یروشلم

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جوکہ سرامیین بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا
چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور
یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
دونون طرفین شکست ہوئین تب ریچرڈ خود بڑی خوشحالی لیگیا اور لڑائی کو جیتا
سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدانمین
مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے
شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہو جہانسے
یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا
اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا
کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ
اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ
لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے
پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بناکرتے ہین
بیفایدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
ہے تمہین کچہہ فایدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک بہی کام مین لگے رہتے
ہو اور رنج کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
(۱۲۷ زبور ۱ و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے ہی کامیاب
کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلسٹاین کے دریا
کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ با حفاظت

صلح ۱۱۹۲ع

یروسلم کا حج کر سکین اسطرح یہہ مہم ختم کرکے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گزرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کرکے
پاؤنمین بیڑیان ڈال دین تہوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دیتا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے تہے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لیے ہوے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دیکے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی ایسی مہمون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوے وہ بڑی شان و شوکت سے لندن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت کا

Winchester

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبہی نہ چہوڑتا پہر اُس نے
تہوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچیسٹر مین پہر میرے سر پر تاج رکہا جاوے اور ناٹنگہم
مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بہائی کی کُل جائداد قرق کرلی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تہی اور اُسی ارادہ سے شاہ فرانس سے
جا ملا تہا مگر تہوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بہائی کو معاف کر دیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلد ہی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھہ جائیگا رچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانمین ایک دفینہ پایا تہا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چہین لیا تہا اور تہوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بہیجدیا کہ جو باقی رہا آپ لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق
ہون اور اُسکے دینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلسر
(یا چیلس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تہا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتہے روز جبکہ وہ یہہ دیکہتا پہرتا تہا کہ کس مقام پر حملہ کرے تا کہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندہے مین گہس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تہا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑہا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب رچرڈ نے دیکہا کہ میرا انجام آگیا
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے
نام لکہدیا اور چوتہائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کر دیا اُسنے اُس تیر انداز کو بہی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان کیا تہا جو تو نے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑا یا رچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سو ۱۰۰ شلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے زندہ چمڑا اوتروایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی رچرڈ نے دس سال سلطنت کر کے بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سر رشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۶۳ - ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اول ملقب بہ شیر دل سال پیدایش ۱۱۵۷ء - سال جلوس ۱۱۸۹ء - سال وفات ۱۱۹۹ء رچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (یہان اس سکسن کے بادشاہ اتہلبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا سرچشمہ اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوادیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پولوس حواری کے

West Minister

نام کاگرجا بنگیا (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۱) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کرنے کی تمنا نہتی بلکہ اُسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ مُلک کنعان پر جاکر میدان جنگ مین اپنا جوہر دکہاے ۔ چنانچہ تخت پر بیٹہتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپے بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکاٹلنڈ کو جسے اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کردیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کبہین کچہہ کم پانچ روپے کا ہوتا تہا چہلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیوں پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے لوٹنے کا لالچ آتا تہا ۔ یہہ قوم مُلک فرانس سے تلوارون کے زخم اور کوڑونکی مار کہاکر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہہ کو بہی پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے تاجداری کے دن بیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر آفروختہ ہوگئے اور خبر اڑادی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازارونمین چلنے والونکا پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکے سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

یہان سے پریشانی اقوام نصاریٰ [illegible]

ہوئے تہے کہ شہر والون نے اُنکو گہیر لیا یہودیون نے ہرچند روپے پیش کئے اور منت و سماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر اُنہون نے پہلے اپنا مال و متاع آگ مین ڈالا پہر اہل و عیال کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے کہول دئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جہپٹ کر اُنکو بہی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح اور کئی شہرون مین یہودی قتل ہوئے اور قاتلون نے کچہہ سزا نہ پائی لوٹ کا مال رچرڈ شیر دل کے ہاتہہ بہی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ فلپ اگستس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی کے میدان مین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکہہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے تہے یعنی انگریز سفید صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنی اٹلی والے زرد (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۷) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتہہ روانہ ہوکر شہر لیون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ صقلیہ مین پہر جا ملے۔ موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے وہانکے بادشاہ سے پہر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرص مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی پہر اسی جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ اِیزک یعنی اسحاق کو گرفتار کرلیا اور چاندی

کی بیڑیان پہناکر زندانین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا
پر پہونچا اُسوقت بہی جین معرکہ کا مقام تہا اور دولاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو مراس
شیر دل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چند روز بعد شہر عکا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدیئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا تھا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے بندریافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہارج ہوا تہا لڑتا بہڑتا یروسلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوے تہا اس
سبب سے اُسکو واپس الٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑکر
رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب ہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر سنہ ۱۱۹۲ع کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زاہدونکا لباس اختیار کیا
اور سوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زاہدونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی سر کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے اُسکا لیتے تہے اور پانوین فقط چپل اُنکا

لیتے تھے ہاتھ مین ایک لکڑی رکھتے اُسکے سر پر لوہے کی سام جڑی تھی اور دوسرے سرے پر کھجور یا کسی قسم کے درخت کی ٹہنی لگی ہوتی تھی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۵) شہروفی زمانک یہ محکمہ جرد کا راز فاش ہوگیا اور اسکو ظاہر کر ڈیوک لیوپولڈ نے جو اُسکے ہاتھ سے سلف کے عہد مین ٹہا ہا گرفتار کرلیا مثنوی لمولفہ

بود سید شیخ سرا سر جنون — عندهم الغیب فهم یکتبون
جلوه گرش بود شرار ناصیه — ناصیة کاذبة خاطئة
کرد ستم گشت گرفتار حیف — فاعتبروا یا اولی الابصار
غیر خدا نیست نصیر و معین — انی لکم منه نذیر مبین
بود دران راه زکوس رحیل — فقد ضل سواء السبیل
شد بصلوب صلیبی قشون — حزب الشیطان هم الخسرون
بیکر انصار نصاری زبون — بلکه ولا انفسهم ینصرون
خاسر و مغلوب بحال تباه — خاشعة عاملة ناصبة
حاصل کفر است عذاب مهین — ازلفت الجنة للمتقین
ان قدمی در ره دین قویم — بسم الله الرحمن الرحیم
شربت آن بہ که برد جام ختم — اکملت لکم دینکم

یورپ کے ملکوں مین پانچ درجے کے امیر ہوتے ہین یعنی ڈیوک و مارکوئیس اور آرل اور وارکاؤنٹ اور بیرن ڈیوک بعد و بعد کے سب سے اعلیٰ درجہ کے امیرون کا خطاب ہے اور شہزادون وغیرہ کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر بر اعظم یورپ مین بعض ریاستون کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہہ لفظ لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُسکے معنی ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے (دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۱۴۲)

اس یوک لطریا نے پہلے شیر دل کو زنجیرون سی جکڑ کر ایک قلعہ مین قید کیا پہر جب لاکہہ روپئے
کی عوض جرمنی کی شہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل مین ڈالدیا (ظاہر
یہہ سب آفتین رچرڈ پر مسلمانون سے لڑنے کی سبب خدا نے بہیجین اب رچرڈ کو بہی اُس
ناروا حرکات سی ندامت ہوئی ہوگی) غرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد
اُسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ یکم ۱۱۹۴ع مین رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کو بہرنا پڑا
اور فرانس کی لڑائیون مین اُسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنے
باپکی پائینتی فونٹ ورالٹ مین دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت کیموافق روآن کے
باشندون کو دیا گیا انتہی ۔

انگلستان مین مرنیکے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب سکاٹلنڈ کا بادشاہ رابرٹ بروس
۱۳۲۹ع مین مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت کر گیا اور قسم دیگیا کہ میرا دل
ارض مقدس (یعنی یروشلم) مین دفن کرنا ڈگلس ایفاء وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہو کر
کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ (یعنی اسپین) مین ترکون کے ہاتہہ سے لڑائی مین مارا گیا اُس
جانباز نے موت کو سر پر دیکہہ کر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تہا ترکون کے
لشکر کیطرف پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو ہمیشہ آگے بڑہا کرتا تہا بڑہا چلا ڈگلس تیرے پیچھے
ہوگا یا جان دیگا یہہ کہا اور ساتہہ ہی مخالفون کی لشکر مین گہس گیا لڑائی ختم ہونیکے بعد
ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی سی لگی پائی تہی دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۴۲
اُن دنون اسپین مین اسلامی سلطنت تہی چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۱۰ مین لکہا
ہے کہ اُسوقت انگلستان کے طلباء اسپین مین جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

سنہ ۱۱۱۸ع مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنجا چغہ سُرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ سیتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلاتے کہ جو عیسائی لوگ کنعان مین زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لیئے شہر یروشلم مین ٹیمپل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچھہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ عبادتخانہ کو ٹیمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلیئے ٹمپلر یعنے ٹیمپل والے لقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوئے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۷) سنہ ۱۲۶۵ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق ہنری سوم کا بیٹا جہادیون مین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۸۹) وہان کسی ترک نے اُسکو زہر کا بجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان مین فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان لڑا انتہی (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)

واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے عجیب وغریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۳۴ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے یہہ بادشاہ سنہ ۱۵۰۹ع مین مرا اپنی سلطنت کے دنون مین اسنے شہزادی این کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اس سے یہہ شرط کر لی کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ میرے حوالہ کردے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی نے

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیئے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۲۴۳)
اب دیکہیے کہ اس ملک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹہرائے تہے توبہی
رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیئے مورخ لکہتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۲۴۵) پہر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا
(ایضاً صفحہ ۲۴۶) پہر لکہا ہے کہ ہنری آٹہوان جو ۱۵۴۷ع تک بادشاہ انگلستان تہا
نہایت ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین (ایضاً صفحہ ۳۲۱ و تاریخ انگلستان
مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۴ع صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب
اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ع مین آٹہوان ہنری تخت پر
بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا موذی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصے
کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہی (از
مؤید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۸۲ع صفحہ ۱۱۷)
اور رچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ع مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی
تعمیر مین معمارون اور مزدورون سے بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا
(تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اسوقت مین گہسیارہ آٹہ پائی اور
مزدور ایک آنہ اور بڑہئی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ
۲۴۹) توبہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پہر لکہا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی
خصلتین ایسی خراب تہین کہ اُنہین جو اچہے سے اچہے بادشاہ ہوے ہین وہ بہی
شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نتہے اُنکے عہد مین قتل اور چوری

کی واردا تین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے اور
آزادونکا خون بہا جو انکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک
معین تہا ورگلڈ کہلاتا تہا جب کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول
کا وارث اُسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۰۴۳ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض
جو کچہہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لے لیتے تہے
اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہ گیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری
و بری مین بہرتی کردیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز و لیتے لڑائی مین کام
لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۱۳۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا زیلیف نام ایک اوباش
پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے نارویتک
کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکونکے
قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر
تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک
کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ نارمنڈی پر
حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کرلیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کاٹکر بہائی کو روپیہ بہیجا یا شہزادہ اڈگار بہی فرانس والونکے
ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہیٰ (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰۵

ولیم رابرٹ ... تاریخ انگلستان مطبوعہ ... صفحہ ۳۵

ارل پائٹر اور گاین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ نتہا اُسنے
بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکہا روفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصد اپنا عمل ٹہہانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کر گیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اوچٹ کر بادشاہ یعنے (روفس) کے دلپر لگا بجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہو کر فرانس
کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈاسمتہ صفحہ ۲۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پہر آپ ہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہہ لگین گے اپنی جایداد وا سباب
کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈاسمتہ صفحہ ۲۶)
پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ بہی
بہی مدہوش ہوجاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب
اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۴۳) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ع مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق
آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کہانے اور قیمتی شراب پینے

پیشانی پر نقش تہا (ایضاً صفحہ ۲۰۴) جان ملقب بہ سنتس تجر یعنی بے زمین جو ۱۱۹۹ع مین
تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدلا ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پرلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج وآش کے
ساحل پر رگو مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۱۸۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین مہینا بہر تک سفید
پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۱۸۲) اڈورڈ اوّل جو بیت المقدس کی جانب
ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص
نہین ہے بلکہ یہ باتین خاندان پلنٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے
خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت مین چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک مُلک مین کہین عبادت نہوئی
عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلودہ ہو گئے ولیون کی سورتون پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا سینہ نہ دیکہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۱۸۲) اور تاج شاہی گرو ہو جاتا تہا انگلستان مین باوجود ایکہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

۵

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہا گیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستان مین توپین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیون مین چلین
یعنے ۱۳۴۶ع مین (دیکہو ایضاً صفحہ ۲۱۲ سطر ۴) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲
مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ع سے ۱۰۹۲ع تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۴) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب بہار
مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۳۰۸ مین یہ لفظ بزبان ترکی بطارے مہملہ لکہا ہے یعنے طوپ
اور انگلستان مین توپین ۱۳۴۶ع مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلنڈ مین توپون کی بنیاد ۱۳۸۴ع مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۳۲۶ و ۳۳۴) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۵ع صفحہ ۱۶۱ مین لکہا ہے اُنکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے اُنکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اُسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ع مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکہو تفسیر
مذکور صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۲)
اور ہنری ہشتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیور اور گہنا اور رہن رکہا
روپیہ قرض لیا (ایضاً صفحہ ۲۷۰) بڑے بڑے تاجر اُن کی تجارت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہون کوبہی اُس سے عار نہی (ایضاً صفحہ ۳۴۸) غرض ایک تو نصرا
قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی
فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقلد جو
پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ
سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انہین سے کچہہ کسی گنہگار
کو ملجاوین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پاسکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت
کی کُنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۸ باب ۱۸ و
دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگار کو
خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلواسکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے
کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلّی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ
اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی۔ ایسی
اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اربن دویم نے
اُسیوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور
بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوئے تہے
انتہی تمت کلامہ

یہہ اندلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہوکر جابجا شہر شہر قصبہ
گانوگانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور
واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ
اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موعود تہے ساری قومین جوش مین

آگہین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی فائدہ مندی یقین کرلی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتھولک وغیرہ عیسائیون مین ایک درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اُسقف کہلاتے ہین جو ایک یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزی سے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ ہین روم کے اسقف کا خطاب ہے اور اُسکو رومن کاتھولک عیسائی اپنا شیخ الملت سمجھتے ہین اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا پوپ کی کونسل مین جو ستّر پادری ہوتے ہین اُنہین سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے ہین اور پوپ کی وفات کے بعد انہین مین کا ایک پوپ ہوجاتا ہے (الضا صفحہ

(۲۸۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کردے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون اور گناہون سے جو تجہہ سے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور کسی سبب سے وقوع مین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو تجھپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجھکو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی و نیکنامی
مین جو اسطباغ پانیکے وقت تجھکو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کوجاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر نوبت بر سونکے بعد مرے تو بہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرانچان ٹٹزل کمشنری
جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے ملک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب ہوئے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا اگر ضرور ہوا یہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا ملک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ کہ نہ دنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا۔ سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس نگین کو

تیس روپئے پر بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچڈالا گویا زمین
پر بہو وا سے نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمانپر پاپا صاحب نے

اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگاکر بہروپئے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کرلیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکروں اور ہرنوں اور
سانڈوں کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بدنپر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۵۸) لوگ کہا کرتے تہے کہ راہب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین) اور خانقاہین بنڈ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۳۷۴) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم وفنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطانکی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۴۸۴) فلپ ملانکتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیونکا سبب ظاہر ہے کہ گذشتہ کا بادشاہ اِتل برٹ اپنی ملکہ برتہا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستانمین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہون نے اپنے مُلک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتیار
جنسے مسیح کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱-۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور
حضرت یعقوب نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جیسے پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ ؁ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدنمین تشبیہاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانونمین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے (شعر این غول بیابان سرگشت محبّا + لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجاتین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسے ہی
تاریکی چہاگئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہ اور سبطرحکا علم کہو بیٹہے
تہے تمت کلام از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ سپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۶ء صفحہ ۱۶) تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو ایک از بورمین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغاباز ہے میرے گہرمین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹھہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تا کہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور ۷ و ۸) واضح ہو کہ یلوس کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے یفر الشیطان من ظل عمر

ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء

یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ – ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اوّل چڑہائی ۱۰۹۶ء

عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا ۱۰۹۹ء

سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا ۱۱۸۷ء

پھر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا ۱۲۲۹ء

پھر مسلمانون نے اُس سے لیا ۱۲۴۳ء

(صفحہ ۱۰۶ – ۱۰۹) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے ۱۰۰۹ء مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے مین کچہ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول نہ دے سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اوّل مین) مقام دُریلیم پر ہوئی جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آے سلیمان

Great events of History William

سُلطان ترکونکا بہاگا لیکن عیسائیون کو بہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک
جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع مُلک شام مین ٹہر گئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
پہوڑا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بہی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہاکر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہیمند بیٹا رابرٹ گائسکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنی
شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چند ماہ ٹہرنیکے بعد معلوم
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین اُسوقت
انہین چاہیے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوق مین اُنہین کچہہ نہ سوجہا
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لے لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دے دے
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا اور
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا اُنہین کے عبادتخانہ مین جلنا انصاف
فتحمندون کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نہ پایا تہا کہ مرگیا
(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ع – ۱۱۴۹ع صلیب وارونکا دوسرا جہاد۔ پہلی لڑائی
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکونکا استطور رہا جیسے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جو کہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنٹ برنارڈ منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ع مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین بیشمار امراء فرانس کے سامہنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت کی) ہوا مین گونج اوٹہی کہ دیولی وولٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور (مجاہدین کیواسطے صلیبون کے نشان بنانے کیواسطے) سنٹ برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے لوئیس ہفتم فرانس اور کانرڈ سیوم جرمنی کو معتقد کر لیا یہہ دونون بادشاہ تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سب سے پہلے قسطنطنیہ مین پہونچے لیکن منویل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون سے جو کانرڈ کا دوست نہ تہا رسد بند کر دینے جرمنونکی طاقت وہ گہٹا دی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین سراسین کے آسان شکار ہو گئے کانرڈ مایوس ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ع کے جشن شباب جاڑے مین دریاے میئنڈر کے کنارے سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد لاودیقیہ مین شکست فاش پانے سے نسیاً منسیا ہو گئی جب انہون نے دیکہا کہ اٹالیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے کی امید تہی بند ہو گئی تو بہادر لشکر روز بروز گہٹنے پر بہی ہات پیر مارے گیا گو طوفان اور قحط کی آفتین اوٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون کا یروسلم مین داخل ہونا (کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید تہی جسنے صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنے محاصرہ دمشق کا سفر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہوگیا (صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۳) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد شروع ہوا ۱۱۸۹ء سے ۱۱۹۲ء تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور وہ سونے کی صلیب جو اٹہاسی برس تک مسجد عمر پر چلکتی رہی جس سے عیسائیونکا زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تہا گلی کوچون مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیئے یونہی مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پہر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تہے جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کرچکا تہا لیکن اس سے بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد کیا رچرڈ اول نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا (یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام عیسائی سلطنتو نپر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور حسب دستور کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیاء کوچک کو چل دیا اور ۱۱۹۰ء مین ترکون کو شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سیلیشیا مین ختم ہوگئین دریاے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہانے جو گیا مر گیا اسکی فوج کے بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے چہتڑے لگاے ہوے اور آبلہ پا عاقر

Saladin's Tithe

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کلہ آتی ہے تو لڑا ئیان
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دیدی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جینوا کی راہ سے سنہ ۱۱۹۰ء کو روانہ ہوے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تک
خیمہ زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پر یہہ خفیف بات ہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے یے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچ گیا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

عیسائیون [illegible]

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونے سے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ء
مین ہوئی بہانکا کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۴۸) ۱۱۹۵ سے ۱۱۹۷ء صلیب دارونکی چوتھی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیر دل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا
دروازہ سمجھتا تہا تا کہ بائزن ٹیئن (دار السلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کردیا ایکحصہ بحر ڈینوب کو عبور کرکے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بہی رفتہ
رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہوگیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تہے انہین شتلح دیکہکر کچہہ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکہا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُر پا دا لے عیسائی بہی ملگئے اور بیروٹ کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتہہ لگی
اور نو ہزار عیسائی جو مدت سے قید تہے رہا ہوے اس عرصہ مین نصیر الشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کرکے بہیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروسلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
ساری ہمتین توڑ دین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو سپاہ تہے
انکی کان کہودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تہا سرنگ لگا دی یہا
کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

مایوسی کے ساتھہ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال ادلٹ گیا پہلے
اغواہین اڑین کہ سلاسین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیون
دلمین سما گیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بیطرح ستایا ہوا سر کے بل
ناہر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا وجلہ
بہی لڑائیان ہوئین مگر ہیبریہ ہنری کے مرنے نے سب کو گہر مین بلا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مارے جانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اُسنے
خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لیے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیا علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیا علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۵) ۱۱۹۵ ـ ۱۲۰۴ع صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسنٹ سوم (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک پادری ایک چہوٹے سے گانو مارلی کا جہاد کی منادی نکرتا
ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لیے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈیلو سے جہازونکے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن لتنے تہوڑے

اسپر وہان جمع ہوئے کہ جہازونکا کرایہ جو رقمیں وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہوسکا آخر کو وہ رقمیں اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کردادو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کردیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیفک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اورخارج کردیا تہا پس الیفک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلیسٹاین کو جائنگے لیکن اونون نے سمجہا کہ الیفک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرکے الیفک کو تخت نشین کردیا ـ پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہوگئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعون مین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن وِنڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چِٹہی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سُنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہوگئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہوگئین ماباپ کا رونا اور منت کرنا اُنہین اُنکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہوپڑی تک یعنے امیرو غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر استیفن کے ساتہہ ہوئے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیان ہاتہون مین روشن کئے ہوے اور حاجیونکا لباس
پہنے ہوے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہوکر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین
لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ
ہم تمہین خدا کیواسطے یہودیہ پہونچا وینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز وںمین سوار ہوکر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو اُنمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ بیش بہا
بوجہہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کرکے
تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی
پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوے تہے
پہاڑ اوترکر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ
انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے اُنمین سے بردہ فروشونکے
ہات لگے

(صفحہ ۱۱) سنہ ۱۲۲۸ – ۱۲۲۹ع چہٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ
(یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گریگوری
نہم نے تقاضا کرکے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی
نا اتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضبناک
پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کردیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

Marseilles

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تھا پوپ کی ناراضی نے انہین بیہودیہ تک پادریون سے اجنبی رکھا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پھر بھی اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتھ وہ بات حاصل کرلی جو اتنے مدت کے خون بہانے سے نہین حاصل ہوئی تھی یعنے دس برس کے لئے اتنی شرطون پر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور یافا سے طلمیس تک سب فریڈرک کو ملجاوین مسجد عمر صرف مسلمانونکے تصرف مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تھا لیکن پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروسلم مین داخل ہوا تو کوئی پادری اسکے سر پر تاج رکھنے کو نہ آیا اسلئے اسکو اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر تاج رکھنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت نہ رہ سکا اور اسکی سلطنت یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جھگڑے پیدا ہوئے کہ اسی اٹلی کو لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱۸) ساتوان جہاد صلیب وارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس جو نیکون مین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملا ہے ساتوان صلیب واری جہاد کیا یروسلم پھر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہوگیا تھا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت بیہودیہ کو کوچ کیا مقدس گیتون کی آوازین جہازون سے آنے لگین سیپرس (قبرس) مین جاڑہ کا موسم بسر کرکے یہان اسکے لشکر نے تمام جیش مین اپنی طاقت کھو دی آخیر بہار تک ڈمیاٹا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچھاڑ مین ہتھیار لیکے سمندر مین

کودپڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکہکر ڈمیٹا کو چہوڑ کر چلدیئے لیکن وباجہادی صلیب دار فونکی صفین کم کرنیکے لئے آلگی اور جب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہوجانے نے اسکی فتح کو شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر سنہ ۵۲۳۱ھ مین رہا ہوا اسکے بعد حافرمین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی مان کے مرنیکے بعد اسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹہوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے سنہ ۱۲۷۰ء ۱۲۷۰ سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونش کو بزور تیغ عیسائی کردے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور بہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وباجو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل گئی تہی حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہون میں سے ہے جنہون نے مسلمانون پر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

ونٹس وی ٹلر ہسٹری جہان وزیر حضر اور ... کی کتاب ... حالات ممالک یورپ مین ہوئی سکا اردو مین ترجمہ ہوکر چھپی ۹۵

قتل کرنا ہی اسکے کاموںمین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلیئے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
دلیس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا

بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کردیا اور وحشیان مملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ہزار عیسائی قتل ہوئے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سیپرس (قبرس) کے کنارے پہونچتے
پہونچتے سمندر کی نذر ہوگئے انتہی

اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کیا ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کے اور بہی اڈیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار و اڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ع مطبع چرچ مشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۲ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جوکہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اونکو ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی

زمانہ مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گہس پڑے عرب کے شاہون نے
طماع ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹہے تہے) اور انہون نے
ان لڑائیون مین جو کہ تخت کے استحصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دکہائی
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے انکے مدعی خلفاء خاندان حضرت نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقیہ کے لیئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا انکا ملک
لیلیا ۱۰۵۵ع مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی بالکل سلطنت
بالکل اٹہادی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے دینی
جیسے کہ پوپ مسیحیون مین تہا اعظم المجتہدین بنے پہلے جہاد کے زمانہ مین جو کہ گیارہوین
قرن کے عرصہ مین گذرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیاے صغیر کا شاہ
ترک کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدرونیا اور تہریس اور الیریا پر ابتک قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اسکا صدر الصدر
(یعنے پایہ تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اسکی عزت ابتک
مسلمانونکی نظرون مین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لیئے وہان مسجد عمر
پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تہا اسکے ہاتہ سے ایشیا کی ملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تہا پس اسنے ۱۰۷۳ع مین گریگوری ہفتم سے التماس چاہی کہ لاٹینی کوکا فر ...

سیر الاسلام کے صفحہ ۹۰۱ مین لکہا ہے کہ وہ سلطان ساتوین صدی ہجری اور تیرہوین صدی عیسوی مین ہلاکو خان بن چنگیز خان کا بغداد پر غالب آیا ...

پیٹر ہرمٹ

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اُس جھگڑے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی کے سلاطین کے درمیان اُن دنوں تھا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لیئے پیدا نکلا معطل رہی

پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جو کہ باشندہ امینس کا تھا یروسلم کے طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ مسیحیوں نے ترکوں کے ہاتھ سے اُٹھائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹھہرایا کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لیئے پیشوا ہو جو کہ پوپوں نے ٹھہرایا تھا کہ سارے مسیحیوں کو جہاد کے لیئے کمربستہ کریں تاکہ کافروں کو زمین مقدس سے مستہلک (یعنے معدوم) کردیں اور ایک یہہ بھی مقصد تھا کہ اس سبب سے وہ نفاق جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تھا انجام کو پہونچے اور اُنکا اقتدار بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکوں کی جنگ میں مشغول رہنے کے سبب فرصت نہ پائیں کہ اپنے دیس میں فساد مچائیں اس شورش کا آغاز دو جدے جدے شوروں یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ میں ہوا پہلے شورے میں کچھہ بندوبست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گھر کے کاروبار میں مشغول تھے اور نہ چاہتے تھے کہ دور و دراز کا سفر کریں اسلئے فرانس اہالی اٹالیہ کی نسبت زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عماید کا اپنے سب متعلقین کے ساتھہ غربت و غنیمت کے لیئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تھا فوراً صلیب اُٹھا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کیئے انہیں

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال سب تہے غرض کہ اچہے برے بقول ایک ہمعصر مورخ کے سب طرح کے لوگ مجتمع ہوے اور انہون نے ۱۰۹۵؁ء مین راہ مشرق کی لی جس جس ملک سے ہو نکلتے وہان لوٹ کہسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے مجتمع ہو کہ انکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اسکا ایسا ہی کچہہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس۲۰ ہزار رہگئے شاہ الکسیس کو منیس نے کہ جسکے حضور اِن اہل جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آے نہایت پسندیدہ حلم وعقل دکہائی ان مفسدون کے ہاتہون سے چہٹنے کے لئے اُسنے تعجیلاً جہاز اُدا کروے چاہنے گئے انہین پہنچا گیا اور اپنے جہاز بہی انہین دئے کہ بحر باسفورس کے پار انہین اوتار دین سلطان سلیمان نے نیقیا کے میدان مین انسے مقابلہ کیا اور پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو ٹکڑے بوٹی کرڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد والونکا قسطنطنیہ مین اچہے اچہے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے سرغنہ لیولین والاگوڈفری ڈیوک برابانٹ کا اور ریمونڈ کونٹ تہولوس کا اور نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا جو کہ سسلی کا مظفر تہا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تہے انکے ساتہہ بہی جو کہ کئی لاکہہ کی جماعت تہی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً انہین بہی روانہ کردیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا بہی ارادہ تہا کہ جنگ جہاد کو اُسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے آگے اہل ترک نہ ٹہہر سکے اور انہون نے دو بار ہزیمت کہائی اور جہاد والون

جہاد اول

اُنکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کر کے شہر کو لیلیا
اور بڑے ہی ظلم و ستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ
۱۰۹۹ع مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم
کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے ملک تفویض کر دینا پڑا
کہ جسکو علماے دین و مشایخ نے آیا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ
مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جولائی ۱۸۷۵ع مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے
سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ
مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) سونیکا
پہنون انتہی) جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سرکارونمین
منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اسلئے ترک اب زور
پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور
جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ع مین فرانس اور جرمنی
اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس
تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرز بوم ایشیا کے ساحل پر اُترے
اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین
مرگیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمر باندہتے ہیں پس اسی مقام سے فوجی بہادران ٹمپلر اور ہوسپٹالر کے فرقے نکلے اور جلد انکے بعد جرمنی زوّار ہیں سے ٹیوتونی فرقہ نکلا اسی حالت میں پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگونمین یہانتک اُسکی قدر تہی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس میں پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لئے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم کو چاہیے ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہ آدمی کہڑے کیئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا

(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۹۴ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۶ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء میں ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چار و نطرف پہرا کہتے ہیں کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے لئے فراہم ہوگئے) الکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تکّے بوٹی کر ڈالا اور لاؤدیشیا کے متصل اہل لئے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کہنچنی اور خواری کے بعد دونون شاہ غرق ندامت میں غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب مقتول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے فعل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل کو امن چین کے ملک میں لیجائیگا اُنکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانمین دیکہی

عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا اقتدار تہا ارادہ کیا کہ مسیحیون کا

[illegible]

قبضہ فلسطین سے اُٹھادے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کر جوکہ اُنکے نون جمیع انواع کی
بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تہا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان
ڈی گائی کو اسیر کرلیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کافرونکی
فتحیابی دیکہکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا اور اسلئے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص
کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہین اور ہر مُلک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے
فیلقوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریدرک باربار وسا کے زیر حکومت ہوا اُس
تیسرے جہاد مین شاہ فریدرک مرزبوم ایشیا مین نہانے وقت مرگیا اور اُسکا
لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت سے
اُنسے کچہہ یاوری نکی اُنہون نے پٹلیموس (یعنے ٹلمس) کا محاصرہ کرکے ۱۱۹۱ع مین
اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی
بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہوا اپنے مُلک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ نے
تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی
مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہورہا تہا پس
اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتہہ صلح کی اور اضطرارا فلسطین کو
چہوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے مُلک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب
مسیحی لوگ بہی کرتے تہے ۱۱۹۵ع مین مرگیا

فلانڈرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت ۱۲۰۲ع مین چوتہے جہاد کے لئے
لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ
یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کرڈالین قسطنطنیہ جو کہ تابع الکیسٹ کے

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تھا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا انہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا مگر حیف کہ اسیلئے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹھا مقتول کریں چند
بڑے بڑے سرغناون نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالئے وینیشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجزین
اُنہین کاندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو مینی سے نکلا تہا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اسنے ولایت تریبیزوند رکہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کردین سب پچہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین توکچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لکن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۷ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا غرضکہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کردیا مسیحی دلاورون نے کیا از قبیل ٹمپلار اور ہوسپٹالر
اور کیا ٹیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم ۹ فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ ٹہہر رہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہارون کیساتہہ ارض مقدس کی عزیمت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے غلبہ پر ہوا اور وہان چند سے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً ہزیمت اٹھائی اور شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا تہا) اپنے دشمن کے ہاتہو مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے عوض خریدی گوکہ دشمن کے عجیب وغریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فراست کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اُسکا اتقوی ایسی ہر چند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اُسی جنون نے بار دگر اُسے گہیرا اور مسلمانون کے علی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرز بوم افریقہ کو روانہ ہوا اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (سنہ ۱۲۶۱ع مین میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)

راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوگئے یعنے مسلمانون کی تہذیب نے اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ چہ روے سفید وچہ بخت سیاہ

مگر ان ایّام مین جوکہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچہہ ترقی معلوم نہین
پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو
قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پہر ظاہر ہوے
اور ادب نمودار آیا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل سے انعامی
سلطنتوں مین ہوگئی اور امرا کے علاقے بک گئی چہوٹے چہوٹے زمینداروں مین منقسم
ہوے اس بات سے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک
جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا
عابد کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ
سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے
(یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی بہی نظر مین خوار ہین)
امالیے امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب
اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود تشخص
کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک
پیش قدمی کی کہ بے سند بیع کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عابد کے
علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہین ایک گریزی کے ساتہہ اس کشمکش و پیچ
مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا
بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے مین متضرر پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ تر
انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہین

کیونکہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہوگیا مشائخ سے اکثر نے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا عوض ہوگیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکّہ منقلب و قلب ہوا اس گمان کے سبب کہ یہودیونے زر کو مجتمع کرکے مخفی کر رکھا تھا لوگ اُنکا تعاقب کرنے لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور وینس نے اُٹھائے کیونکہ مصارف عسکر کے لئے مُلک لیوانت سے بڑی ہی تجارت جاری تھی اسلئے وینس جیساکہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی سرگرم تھے اور اُنہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصّہ حاصل کیا

اچھے اچھے نتایج جو کہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہہ ہین کہ اُنکے سبب بہت سے اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوے جو کہ شاید اگر یہہ بات درمیان نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے ردیہ استیصال کئے گئے اور کاروبار تجارت نے جو کہ اُن شہرونمین جاری تھے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم وادراک کے باب مین یہی کہا جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنے قسطنطنیہ) کے بہت سے اچھے اچھے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتھ لگنا اب امکان سے باہر ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب وغریب فسانے نکلے تمت کلامہ لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چھاپا تصحیح کی ہوئی ۔ آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ڈ کاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن ۱۸۲۹ع باب ۷ فصل ۱ صفحہ ۸۶ – ۹۵

پھر اُسی کتاب کے ۱۸ باب فصل صفحہ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد میں کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے تھے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کھلا تھا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تھے مگر وے جو واپس آتے اُنکے وطن میں اُنکی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے شاعر اور فسانہ گو اُنکی تعریف کرتے اور اُنکی بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھہ رنگین کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپچانے نے بہادر کی سب بہادری کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کر اوڑا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد کو انجام پر پہونچا یا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکھائین شاہ بابل سے اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹھہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سن وہ انگلنڈ کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۴ع مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکھا گیا (انتہی صفحہ ۱۱۳)

تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البائی کے باشندون نے جو کہ البائجنسس کہلاتے تھے پیس دسے وا دین جرات کی کہ کلیسیا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے
برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے
لیئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب
سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لیئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسکے
اُسی کے متعلقین پر یہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمعون کونٹ
مونتفورت تہا اور اس جہاد مین از بسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ
کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استقرار پر قرار دیا اور اسکا
نام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور
تعذیر کے لیئے) رکہا اور یہہ یورپ کے مختلف خطّون مین یعنے سواے ولایت [illegible]
کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لبّ التواریخ
صفحہ ۱۰۳)

ٹیمپلر بہادرون پر اسلیئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا
کہ انکی طرف سے اسکے دلمین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی
سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے
یہہ سب بہادر استیصال کردئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ
نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے
ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر
جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور اُنہین آگ مین جہونک
دیتے یہہ واردات ۱۳۰۷ع سے لیکر ۱۳۱۲ع تک جاری رہے (لبّ التواریخ صفحہ ۱۰۲)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴ — ۴۰۳

اسکندریہ کی چار لاکہہ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیح

جولیس سیزر نے تقویم کی تصحیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیانی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیح کے

عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا

پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا — سنہ ۲۷ع

انطاکیہ مین مسیحیون کو کرشیان لقب ملا — سنہ ۴۰ع

سیرین مین یہود نے دو لاکہہ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا — سنہ ۱۱۵ع

رومیون نے پانچ لاکہہ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا — سنہ ۱۳۵ع

انطاکیہ کے یہود نے مسیحیونکا قتل کیا — سنہ ۶۰۹ع

یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا — سنہ ۶۱۶ع

سنہ ہجری کا آغاز — سنہ ۶۲۲ع

خلافت ابوبکر رضہ کا آغاز — سنہ ۶۳۲ع

خلافت عمر رضہ کا آغاز — سنہ ۶۳۴ع

یروسلم کو عمر رضہ اور مسلمانون نے لیا اور وہان چار سو ترپن برس قابض رہے — سنہ ۶۳۶ع

معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا — سنہ ۶۴۹ع

مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تہا

سنہ ۶۵۲ء توڑ ڈالا

سنہ ۶۶۳ء مسلمانوں نے سسلی کو لوٹ لیا

سنہ ۷۲۵ء لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لیے

سنہ ۷۳۶ء لیو نے رہبانوں کا تعاقب کیا

سنہ ۷۵۶ء عبد الرحمن اوّل نے اپنے اوپر شاہ کوردوا کا لقب لیا

سنہ ۷۶۳ء المنصور نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دار السلطنت بنایا

سنہ ۹۹۱ء مسلمانوں نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرقوم یورپ میں داخل کیا

سنہ ۱۰۵۵ء ترکوں نے بغداد لیلیا

سنہ ۱۰۶۵ء اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا

سنہ ۱۰۹۵ء پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد جیسے پیشوا راہب کا

سنہ ۱۰۹۸ء نصرانی مجاہدوں نے انطاکیہ شہر لیلیا

سنہ ۱۰۹۹ء مجاہدوں والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادروں کا تقرر

سنہ ۱۱۰۴ء بالدوین شاہ یروسلم نے شہر طلیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین)

سنہ ۱۱۱۸ء ٹمپلر بہادروں کا تقرر

سنہ ۱۱۴۷ء دوسرا جہاد کہ جسکی تحریص مقدس برنارڈ نے کی تھی

سنہ ۱۱۸۷ء یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا

سنہ ۱۱۸۹ء تیسرا جہاد رچرڈ اول اور فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت

سنہ ۱۲۰۳ء چوتھا جہاد شہر وینس سے نکلا

فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لے لیا سنہ ١٢٠٢ع
سیمن دی مونتفورٹ کے زیر حکومت البجنسیلن پر جہاد کی چڑہائی ہوئی سنہ ١٢١٠ع
چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ١٢١٠ اور سنہ ١٢٢٧ کے درمیان خروج سنہ ١٢١٠ع
پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت سنہ ١٢٤٨ع
بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام سنہ ١٢٩١ع
یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا سنہ ١٣١٠ع
بتو تونی بہادر پروشیا مین جا بسے سنہ ١٣٣١ع
انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی سنہ ١٣٨٣ع
رہودس ترکون نے لیلیا سنہ ١٥٢٢ع
مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا سنہ ١٦١٠ع

چونکہ سنہ ١١٨٧ع مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیساکہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکہہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی سے یعنی (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ٢٠ کے بموجب سنہ ١١٨٨ع کو) یروسلم صلیبداروں کے ہاتہہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگیرطبریز کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے روے رعایت کے لکہا ہے دلالت اسکے او صاف حمیدہ پر کرتا ہے۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امراؤن اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی اُنکے اس سے مقابلہ کررہے تہے اجازت دی
کہ وہ بیمار ون کے ساتہہ شفاخانون سرکاری مین حاضر ہون اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹادیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کرلیا تہا معاف کردیا۔ نصرانی مجاہدین کچہہ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تہے اور جس
مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تہا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لیے چہوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام بابِ ہفتم
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خُرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے سرو کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گہر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۱۰۳۔
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بہ سرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تہے اُن سب کو عیسائیون نے مع زن و فرزند قتل کرڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوار

ماؤن کو قتل کیا تھا اُنھون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر وشام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کر لیا
تو اُسنے ہر گز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کر دیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کر سکتے تہے اُنہین مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی بہی حقیقت کچہہ نہ تہی
سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بُہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ
فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بجہہ تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بُہت تہین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے
کرنے چاہئے تہے۔ یہہ سلطان بے شبہ دلیر عقیل اور فیاض تہا دمشق کے
صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاوے۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا
بادشاہ تہا جسکی تمام شان وشوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت
سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اُسکی
شہوت پرستی سے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت ملکہ رن کیبر یا دختر سیشیا بادشاہ فوارسی ناموافق رہا آیا غیب اپنے بیٹر باسی ملامت کی
اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر صدوم جہاں قوم لوط رہتی تھی خیال کرو انتہی ـ

ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ

پھر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۴ اور اردو کتاب کے صفحہ ۸۰ مین لکہا ہی قولہ یہہ سچ ہے کہ اگر سچا اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ممالک ایشیا کو مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح رہنے دیتے جیسے مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہی انتہی اور یہی قول بعینہ چیٹ فیلڈ صاحب کا بھی ہے دیکہو اسی صفحہ کا حاشیہ اور اس قول کی صداقت مین اسپین کی مسلمانون کا نکالا جانا کافی دلیل ہے
پھر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۵۵ کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کرسٹی صلیبی لڑائی کو ذکر مین لکھتے ہین ان صلیبی لڑائیون سے عیسائیون کی تہذیب کو مطلق فایدہ نہین ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی قوم کی فوج اس فوج سے حرامکاری اور بدکاری مین زیادہ نہ تھی ان صلیبی لڑائیونسے اعتقادی کو ایک لغو کا استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگونکی ظلم کو ترقی ہوئی خونریزی ایک طرحکا فرض خیال کیجانے لگی اور بجای نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حکم کا درس ہونے لگا اور یہہ خونریزی گناہونکا کفارہ خیال کی جانے لگی دیکہو سیکلوپیڈیا انگلیکینا جلد ۱ صفحہ ۳۳ انتہی ـ
پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین لکہا ہی مشیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہی کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تھا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کی اس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینان کہنا چاہیے انتہی ـ
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۸۱ صفحہ ۲۰۶ مین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی لکہا ہے کہ تمام فرنگستان کے مقابلہ پر چڑہ آیا تہا مگر چونکہ لوگون کی شرارت اور بت پرستی اور بدکاری کی سزا کیلئے ضرور تہا کہ عیسائی مارے جاوین ـ

اسلامبول اُن بغداد ہی ترکون نے ایکدفعہ بارہ لاکھ اور ایک دفعہ نو لاکھ عیسائی مار ڈالے تھے اور باقی عیسائی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے۔ ۸ تاریخ جنوری ۱۰۵۵ء کو طغل بیگ بغداد سے نکلا اور ۲۹ تاریخ مئی ۱۴۵۳ء مین اُسی دین یعنی ترکون نے استنبول کو فتح کر لیا انتہی۔

درخور اعمال بیباشد جزا		لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى
رفت قومے رو براہ ھاویہ		أَمْ هُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ
نیست ثابت ہیچ حق مشرکین		ورنہ فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ
منکران کردند عقل و ہوش گم		كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ
شد قیاس مشرکین لغو و جنون		از تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ
ووقف ذلت باشد اعدا دین		إِنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

تب یہ پیشین گوئی جو سورہ بقر رکوع ۱۴ مین ہے پوری ہوئی أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی ایسون کو نہین پہنچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے اُنکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی (از رومن ترجمہ ان مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء) تفسیر حسینی مین ہے نیست مرایشان را و نشبزد و انکہ در آیند دران مسجد مگر ترسکاران و خیمور ت در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ ترسایان را قوت نبود کہ در مسجد اقصیٰ نشست از ترس مسلمانان انتہی۔ اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۲۴ مین ہے کہ در حق نصاریٰ در خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق و امیر المؤمنین عثمان ذی النورین این معنی بوقوع آمد زیرا کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس بجال را

و دولت اخراج کردند انتہی پس جبوقت عیسائی لشکروں نے بیت المقدس پر چڑھائی
کی اور تمام اُن ملکوں میں اسلامی فوجوں سے لڑائی جاری رہی اور روز بروز
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ ۱۲۹۱ع میں ترکوں سے
شہر تلمیس کو بھی جو فلسطین میں کرسٹیانوں کا پچھلا قلعہ تھا لیلیا (ہندی تواریخ کلیسا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ الحاقیں ہم فی الدنیا
الخ یس یہہ قران مجید میں ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چہہ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی ۔

پھر اسی تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۶۲ - ۲۲ لکہا ہے کہ اُن ایام میں عیسائیوں کے
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہ گئی تھی ۔
کہ سب سے بڑی جماعت کنٹبری کی ولایت انگلستان میں تھی جسکے سب
لوگ معتقد تھے وہاں پر انہوں نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکہے تھے ایک حضرت خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ
جانتے تھے اور ان تینوں مقاموں کی ایسی پرستش ہوتی تھی کہ جب یہہ لوگ
جنگ سے بہاگ کر انگلستان میں واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہوں پر نذر
نیاز چڑہانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۱۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ
پر ۲۳۳ روپیہ اور طامس ابکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۲۳۲۰۸ روپیہ کا چڑہاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بھی
نہیں آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۳۳ روپیہ ۱۲ آنے اور اُس اسقف کی قربانگاہ

پہلے ۱۳۵۹ء تک ان باقی لوگون سے چڑہایا۔ واضح ہو کہ جب عیسائی جو روس کا تہو ڈالکے تہے جنگ سے آئے توان بدکارون نے ترکون کو چہوڑکر آپسمین قتال شروع کیا ۵۰ برس کے عرصے مین ۱۳ ہزار مقدس عیسائیون کو چن چن کر انہون نے آگ مین جیتا جلادیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتہولک اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا محصول یا معافی کا روپیہ لیا اور ان زناکارونکی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریونکا یہہ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا بہی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکون کے بادشاہ سمی محمد نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتون کو نہ توڑون

پس اسنے ان بدکارون سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ برلیف سروے مصنفہ مارشمین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) سے جو بیٹا امرا تہہ کا تہا موافق اسکے لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اسنے ملک ہنگری پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہتے تہے لڑنا باشندگان ہنگری کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاریٰ کے تہا بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم سجس منڈا اور سایہ نشان صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے اپنی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فوج سے بہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر اچہانا آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام سکتے ہیں
ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے ڈینوب مین ڈوب گیا اور شاہ
ہنگری ڈینوب اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور
وہان سے چلکہا تا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت
نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بیوڈا دار الخلافہ
ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت
مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ
کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ
پیغمبر کا یا مزاحمت پیش آنا ممالک نصاری کا نتہا ہوا

پہر ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۳ سے صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برسون
تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
(یعنے لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی
اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۱۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر ٹلیمیس کو فلسطین
مین کرسٹیانونکا پچھلا قلعہ تہا (یعنے صرف یہی باقی تہا) لیلیا اور یہی یونانی سلطنت
جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکونکا سامہنا نہین کرسکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے
جو ملک ایشیا کو چک اور یورپ مین رہگئے تہے اُنہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین
شہر کانسٹنٹین اوپل کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کردیا پہر اُنہون نے
اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے ایمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی اب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور مین ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہونگے
از ترجمہ جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ع ۸۴ زبور
جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۱ مین لکہتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کرورون انسان مارے گئے انتہی
ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہو گئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا اسٹنبول یعنی قسطنطنیہ تہا انتہی
(از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۴ دفعہ ۱۴ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ع الہ آباد پریسبٹیرین مشن پریس مین چہاپا)
پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے
۱۴۵۳ع مین ترکون نے اسے فتح کر لیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
سامنے ۳۲۹ع مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم ہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہو گئی ایک قدیم روم مین ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۹ مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۷ع ختم ہوا)

عیسوی کے قریب ۳۶۴ء مین از ضمیمہ جانشین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء

تھیودوشس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکدیوس اور ہنریوس

نامی اپنے دو بیٹون کو سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتھ انیاکس

مطبوعہ لندن ۱۸۵۴ء صفحہ ۵۳۹ مین ہے کہ تھیودوشس ۳۹۵ء مین مرا اور اسکے فوت

سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے شروع ہوئی

از رومن تواریخ کلیسیا ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ

سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک

شہر ہے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتھ شرح پادری

سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۵ مین ہے

کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا

شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پای تخت تہا انہی سلطان مراد منجملہ سلاطین

روم نے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو

اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہ اول (سلطان

مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان

مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) بطور

حاکمون اپنے خاندان کے تیغ زنی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف

نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تہریس

بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی جس سے

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اوسنے فرنگستان مین ایڈریان اوپل (اورنہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے تجویز کیا تہا

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس ہی کہ ایک زمانہ ہمارے وقت مین ہے

مثنوی لمولفہ

عنادل چہچہے بہولے ہوئے ہین	کہ غنچے سوتے اور بہولے ہوئے ہین
لیا ہے ہمن نے جب باج زر ورد	کیا صرصر نے تاراج زر ورد
لٹا ہے باغ لالہ سے سمن تک	بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک
چہ شد ان کر و فر ہیہات ہیہات	فلله میراث السموات
ستادہ غرق خون لالے کی صف ہے	کہ ہر سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان آنکہون سے اوٹہہ سکتی پلک ہے	علاج نرگس اب خار خسک ہے
اگرچہ حال اسلام است جانکاہ	مگر لا تقنطوا من رحمۃ الله

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند ہاں کان جہکا اور میری سن کہ مین غریب اور مسکین ہوں (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہپر ہے تو مجہے کبہی شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) کہ وے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہپر ہنستے ہین وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑاوے (۲۲ زبور ۷) لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

ڈر کر تیری مقدس ہیکل مین تجھے سجدہ کرونگا (۵ زبور ۷) کہ تیرے گھر کی
غیرت نے مجھے کھا لیا اور انکی ملامت جو تجھے ملامت کرتے ہین مجھپر پڑی
(۶۹ زبور ۹) تیرے ہی لیئے ہم سارے دن مارے جاتے ہین اور ذبح
کی بھیڑون کی برابر گنے جاتے ہین (۴۴ زبور ۲۲) اے خداوند اپنے
بندونکی حقارت کو یاد کر (۸۹ زبور ۵۰) کیا تو ابد تک ہمسے بیزار رہیگا
پشت در پشت اپنے غصہ کو طول دیتا رہیگا (۸۵ زبور ۵) کہ مین سارے دن
بے آرام رہتا ہون اور ہر صبح کو تنبیہ پاتا ہون (۷۳ زبور ۱۴) اے
خداوند اپنے آسمانونکو جھکا اور اتر آ پہاڑونکو چھو اور وے دھوان ہو کر
اڑ جائین (۱۴۴ زبور ۵) اوپر سے اپنے ہاتھ پھیلا مجھے رہائی دے مجھے
بہت پانیون سے اور اجنبی قوم کے ہات سے چھڑا لے کہ انکے منہ سے
واہی باتین نکلتی ہین اور انکا داہنا ہات جھوٹھ کا داہنا ہات ہے
(۱۴۴ زبور ۷ و ۸) اے میرے خدا اے محمود (خداے محمد) چپ
رہ (۱۰۹ زبور ۱) کہ وہ اسپر جو تیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہین (۶۹
زبور ۲۶) تیری ہیکل کے سبب بادشاہ یروسلم مین تجھپاس ہدیئے
لاوینگے شاہزادے مصر سے آوینگے کوش کے لوگ جلدی
اپنے ہاتھ خدا کیطرف بڑھاوینگے (۶۸ زبور ۲۹ و ۳۱)
خداوند صیحون مین بزرگ ہے اور وہ ساری خلقتون سے
بلند ہے (۹۹ زبور ۲) صیحون سے جو حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوا ہے
(۵۰ زبور ۲) ...

اس ۵۰ زبور کی ... آیت قرآن کی ... آیت کا ثبوت

مسجد کھود کر سکھوں کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا کا گھر بندہ کا گھر بنا یا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تھا۔ اُسکے غارت ہونے کے بعد پھر نہیں تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے قدیم الہامی کتابوں کو جو ملک شام کی غنیمت میں کتنی بار آئی تھیں یہ کہکر بیچنے سے نہیں منع کیا کہ یہ بھی کلام الٰہی ہیں جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہیں جس طرح قرآن کی بیع روا نہیں انہیں اہل کتاب کو ہدیہ میں دیدو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترتوس روس نے یا اُدرین قیصر نے یروشلم میں ہیکل کی بنیاد بدل جلوائی تھی جیسا کہ لکھ چکا ہوں اُسکے بعد اسد جلشانہ نے اُس مقام ویرانہ کو حضرت عمر فاروق کے ہاتھ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ میں کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱-۲ میں یوں فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار ہو دیو نکے سبب)

کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا امتین اسکی طرف سیلان کرینگی اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگی
آؤ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر چڑھ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکھا دیگا اور ہم لوگ اسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹیگا وے اپنی تلوارون کو توڑکر پھالے
بناوینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑ ہی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑھ جائین الغرض یہہ جو لکھا ہے کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہو جاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمر نے اسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہو گئے یا یہہ کہ اسکی اس پچھلی تعمیر کے سبب بشارتی
کلیان ہے جیسا کہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکھا ہے کہ اس پچھلے
گھر کی بزرگی پہلے گھر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اسکی طرف سیلان کرینگی مین یہہ ہی ظاہر ہے کہ تینون امتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اسمین بستے اور اسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا کا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رائج ہوئی اور باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان ہے اور یہہ توسب صحیح ہے اور چونکہ آخری ۷۰ ہفتہ کا یہہ سب حال ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو حبقوق نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب اور اول ۲ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کسیقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے کہ پورانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹہرائے گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹہرائے گئے مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط نہین رکہا ... نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نچہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہی تمت کلامہ ،

اور پہر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہو نے دیا اُسکی
بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الہی ہوا کہ صیہون کی خاطر مین خاموش
نہ ہون گا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھین گے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا مُنہ تجہپر ٹہریگا (یعنے خداوند اپنے مُنہ یعنے زبان سے تیرا نام رکہہ دیگا) اور تو
خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا عمامہ
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پہر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حِفْصِیباہ
(یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوند والی)
کیونکہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱ سے ۴ ازروسن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۸۱ء پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکہا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ
نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکہا ہے کہ جسکو
عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین
انتہیٰ یا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف
کہتے ہین (از دیباے رومی مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۸۶) یا یہہ کہ اگلے زمانہ مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ ہے
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکہا جاتا ہے کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا

چنانچہ قرآن شریف مین اُسکا یہہ نام ہے یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکھو سورہ بنی اسرائیل
رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خراب اور
ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو
برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیبا
اور بعولاہ اسکے اسماء صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی
رائج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکی معنے کے مطابق
اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے
جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہدیے ہین کہ خداوند تجہہ سے
خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے
بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ آ
صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ
کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ
ہوا کی مگر یہہ کلام یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا یہہ خرابہ
نام نہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت الله جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے
حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد
جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر بنوایا تہا غارت
کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۵ و ۵) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیے چونکہ
چہہ سو چند برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی چہہ ہی سو برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے عین ٹہرانے ہوے ارادہ سے سمجہنا چاہیے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر نے اُسکے لے لینے
کے لیئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۵۳ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ قدرت در اصل وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اُسکا
گرجا گہر نہین ہو سکتا اور یہہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر ملک و جاگیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہیٰ از تواریخ قیصر روم چہاپہ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزاروں عیسائی اب تک یروشلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۳ اور یہودی تمام دنیا کے
ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور
کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہمپسر کا صفحہ ۲۰۸ مین
لکھا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جبکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے
کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسٹیئین (یعنے صابئین) ماہتاب
اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکھتے ہین تو دل انکے ان اطراف
کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس
کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ مین
بہی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح جب آئنگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چھت
پر نزول فرماینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑینگے اور یہی
معجزہ دیکھکر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لینگے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱
و ۱۲ مین لکھا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری
ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتھ پر تجہے اٹھا لین گے تا نہو کہ تو اپنا
پانون تہپر پہ پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو
ہیکل کے اوپر لیجاکر کہا کہ آپکو نیچے گرادے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے
فرشتون کو فرمائیگا کہ تجہے ہاتھون پر اٹھا لین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھیس لگے
انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابہی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی عقیدہ بہی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی نہین رہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو مسلمانون کے پاس آئینگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی عبادتخانہ مین آئینگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجھی تو بہی جس پتہر کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے اور ہماری نظر مین عجیب اسلیئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنے حقیقی ایمان اور بہشت از روے تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۸۴) تمسے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پر گریگا چور ہوجائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا (متی ۲۱ باب ۴۳-۴۴) یعنے جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دار فرنگی لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانون پر چڑہائی کی تب بہی لاکہون آپ ہی قتل ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہوجائیگا اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا انتہیٰ اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسّی لاکہہ اور مسلمان گیارہ کرور
ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۲ع صفحہ ۸۲
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ
وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین
یعنے نوے لاکہہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست
قومون مین پچہلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچہلے
ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا
تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے
پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اوّل ہوگئے مگر
یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اوّل
ہونگے چنانچہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
نحن الاٰخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ
یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہی پس ان دو قولون
کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون
سے اوّل سمجہنا چاہیے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
جیسا کہ اس کتاب کے پڑہنیوالو پر ظاہر کر چکا ہون
اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام
لکہہ کر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے و ہرعشتی ات کل ہگویم

وَبَاؤُ حِمدَتْ كل هَگُويِم وَمِل لِيثي اِتْ هَبَ يَتْ هَزَه آمَر يهوواه صِبَا اُوتْ
یعنے لرزا دونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسندکیا ہوا سب قومونکا اور مین
اس گہر کو جلال سے بہردونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷)
حمدث وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے
بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ
بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ
۱۷۷ مین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری
پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ
یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا
نام موجود ہے اس مقام پر یہہ دعوی نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو
انتہی دیکہو حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب لنڈن مطبوعہ ۱۸۲۹ صفحہ ۸۹ دفعہ ۱۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ زبور ۲ مین بہی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیہون سے حسن کے
کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری میچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی
جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ع ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس
موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کالیت بعضے سریانی نقلوں مین مشہور نا
لکہا ہے جسکے معنے عربی زبانین کلیلا محمود ہو سکتے ہین اور یہہ پچہلا لفظ محمد سے
کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری
جے مری میچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی براون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۶) خدا کا شکر کہ یہہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خداے کریم اپنے اس نامور گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرماے

اے یہوواہ سے ڈرنے والے یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ زبور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہین

باب اوّل

ابنیاء علیہم السلام وغیرہ کے نامون کے معنے اور بعض قدیم شہرون مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ناموں عبرانی و وانگریزی و ہندی و فارسی وغیرہ

ابیوتر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب تیرے پہل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابئیل خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ

ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)

ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)

ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین یروسلم)

ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا

آدم خاکی یا لال مٹی

ادون برق بجلی کا صاحب

ادونیاہ خدا میرا مالک

ادون صدق صاحب صداقت

ارسطو کامل و فاضل یہہ لفظ یونانی ہے

ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے یعنی

مجادل تہا عمر اڑسٹہہ برس ۶۸

اخیاب باپ کا بہائی

افلاطون شاگرد سقراط یعنے لفظ افلاطون

عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی برس ۸۱

اخی ملک بادشاہ کا بہائی

اخی تفل ہلاکت کا بہائی

اخی توب نیکی کا بہائی

امسیاہ خدا کی قدرت

امنون وفادار دعوی

انوس گناہ آلودہ انسان

الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۲۶)

اپاسٹل رسول یا حواری (روم مین تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی

انجیل یونانی مین انگیلون خوشخبری (از اعجاز قرآن صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب مین دیکہا کہ انگیلوس اول اور سیوم حرف مکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی مین یو یعنی خوب و خوش

اب نعزر مدد کا پتہر

ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۹) شاہت (ایضاً ۱۷ باب ۱۴) حصیہ (ایضاً ۳۳ باب ۱۹) بیر یعنے کنوان یا چاہ گہنم یعنے جہنم

دونا اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ میں اپلیون دوزخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے
ادوم لال
اَنّنایاہ حنا مہربان
ارپوگیس مریخ کا پہاڑ
اسا حکیم
ارحوتس یا اشدود لوٹ
اتوبارہ بہنوالا
اونیس مش فائدہ مند
اونیس فرس سود مند فائدہ دینے والا
اوراک خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۷
اوریاہ خدا کا نور
اوریئیل ایضاً
اوریم وتمیم نور اور کاملیت (سردار کاہن) کے سینہ بند پر کے جواہر وہین سے جنپر نور چمکتا اُسکے حروف ملا سے سوال کا جواب حاصل ہوتا
ایپیس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پیٹھ پر عقاب زبان پر بہونری ماتھے پر ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولن صاحب
افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پٹے سا ایک پیچھے ایک آگے اور کاندھے پر جہاں دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری کے پٹکے سے باندھا جاتا تھا شمش الاخبار مطبوعہ امریکن مشن لکھنؤ ۲ نومبر ۱۸۷۳ع نمبر ۱۸ جلد ۶ مین قول پادری کریو صاحب
العافر میرے خدا کی مدد
الوکرسٹ یونانی یعنے شکر گزاری یا عشاء ربانی (لاطینی مین سکرمنٹ) (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹)
اسقوف یونانی مین یہہ لفظ ایپس کپس اور اسکے معنے اہتمام یا خبرگیری کرنیوالا انگریزی مین اسے بیشپ اور ہندوستانی لوگ لارڈ پادری کہتے ہین
الیہو وہ میرا خدا
الیاہ خداوند خدا (الیاس)
الیفاز خدا کی کوشش
الیسبات خدا کی قسم (حضرت زکریا)

حرف ا

کی زوجہ
الیسبع خدا کی نجات
افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری
پہل داری
اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر
اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی
امپرر فرانسیسی امپریور اسپین کی زبانین
امپرے ڈار اٹلی کی زبانین امپرے ڈور
لاطینی امپریٹر از ڈکشنری وبسٹر صفحہ ۳۹۱
افراط بہتایت
اسکال انگوروں کا گچھہ
ایلی اب خدا میرا باپ
ایکبود جلال کہان ہے
اضحاک ہنسی عربی اسحاق
اسکریوطی تہیلی والا یا قاتل
اسمعیل خدا سُننے گا پیدایش ۱۶ باب ۱۱
اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی
خدا کے پاس (حضرت یعقوبؑ)
اِشکار اجر (بن یعقوبؑ)

استیفان تاج
اِتی ایل خدا میرے ساتھ
ابی نیر نور کا باپ
آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوبؑ)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بُت
بعل بیریت عہد کا مالک
بعلیم خداوندان جہوٹے معبودان
بپتسما پیشانی اصطباغ غسل توبہ یا غسل ایمان
مرقس ۱ باب ۵
بعل زبوب مکہیون کا مالک
بابل یا بابلون گڑبڑ
بکا شہتوت کا درخت
بلعام لوگون کی ہلاکت
بلق غارت کرنیوالا
برنباس تسلی کا بیٹا نام حواری مسیح
(کلیسیون کا ۴ باب ۳۶)
بیرسبع قسم کا کوان (ابراہیم اور
ابی ملک دونون اس کوئے پہ قسم [illegible]

پیدایش ۱۲ باب ۲۲–۳۲

بیل قدیم پیچ

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گھر یا کھجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ تکلیف کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بیتولیہ منکوح شادی کیا ہوا

بونرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی مادر سلیمان

بنی یامین داہنے ہاتھ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بہیڑخانہ لغت صفحہ ۱۱ یا جائے محکم

سیر الاسلام صفحہ ۴۹

بعل زبول مکھیوں کا خدا وغیرہ

بیبل یعنے کتاب اور مراد تمام مجموعہ توریت و زبور و انجیل مسیح کی پانچوین صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا۔ ۱۵۵۵ء تک باب اور آیات جیسا کہ اب بیبل مین پائے جاتے ہین اُنہین مندرج نتھے۔ تو بہی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب متی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب ۱ وغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنّان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۸۰

پ

پدان ارام نشیب یا میدان ارام کا یعنے سُریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتھر یا چٹان (ارامی) سریانی کلدی مین کیفا کے یہی معنے ہین از روئے تفسیر متی صفحہ (۸۱) اور شمعون پطرس حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوریم فرعون کی عید (استر ۹ باب ۲۶)

بیرونی

یہودی   عیدیمین سے ایک کا نام ہے
لپسنگہ   قلعہ

ت

تابتہا   تیز نظر وعدہ اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۴ مین ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی مین ڈرکاس یعنے ہرنی
تموز   پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بُت کا نام
ترتولیوس   فریبی
تیمی   عزّت دار
تموتہیوس   خدا سے عزّت پایا ہوا
تہلیم   ستایش کتاب زبور اور ہر زبور کو عبرانی مین مزمور کہتے ہین
تیبل   زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)
تروفیمس   خوب تربیت پایا ہوا
ترگوم   معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا
توبل   دُنیا
تفسح   پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین   دنیاوی ملکیت
تیمور   لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)
تلنطن   بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن مین تین ہزار مثقال ہوتے تہے از روئے تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور رومن بیبل لنڈن مین متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ مین ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تہا اور اُسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵
توریت   شریعت
تروفینا   لذّت دار
تہیوفیلس   خدا کا پیار کرنے والا
تروفوسا   بہت چمکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل   خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان
جیرسوم   یہان ایک مسافر (موسیٰ کا بیٹا) یا مین پردیسی
جدگروہ   (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)
جحشن   نزدیک آنے والا
جدلیاہ   خدا میری بزرگی

باب اول

جلیعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلون کی زبان مین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظیاہ میری خوشی اُسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۳ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا یہہ بہی بیان نہین ہوسکتا کہ کس بادشاہ کے ایّام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوحؑ

حدد یا حدر سریانی سورج و نام بیٹا نام پسر اسمعیلؑ

د

دجون اناج مچہلی

دان عدالت (بن یعقوبؑ)

دانیل خدا کی عدالت

داوٗد پیارا عزیز

دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا

دیافون کارکن خادم انگریزی مین ڈیکن (از ازہار تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ صفحہ ۲۱

۱۱۳۵

ودراخمہ بکسرِ اوّل وسکون ثانی یونانی
سکہ جسکی قیمت دس آنہ ازرو من بیبل
مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴ اصل میں
ودراخمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دو درہم
ازروے تفسیر اسکاٹ

دبورہ کلام ربانی یا شہد کی مکھی
بی بی ربقہ کی ساتھہ والی دائی کا نام

دی اوسکوری دو زیوپیج جوڑا

ر

ربّ یا ربّی استاد مالک یونانی میں
ربونی (حاشیہ بیبل مرقس ۱۰ باب ۵۱
چھاپ ۱۸۶۰ء یہودیوں میں دینی علما کے
تین درجے تھے یعنے رب اور ربّی اور
ربان ازروے تفسیر متی ۲۳ باب ۷
عربی میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے
تھے جیسا کہ مشارق الانوار کی حدیث
۱۰۷ میں ہے ولا یقل احدکم ربی
اور یہی متی ۲۳ باب ۷، ۸ میں بھی ہے

راخیل بھیڑ عبری راخیل حضرت
یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ وہ سلسلہ
کوہ کے بلندی کی وہ جگہہ ہے (از جغرافیہ
پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب
مطبوعہ ۱۸۶۱ء وکیفیت نامہ ترجمہ پادری
اشٹرنصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳۴

رعمیسس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ما

رحبعام لوگوں کا بڑہانیوالا (حضرت سلیمان
کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکھنا یا دیکھہ بیٹا (حضرت یعقوب کا بیٹا)

روداگل

رحوم زور و قدرت

رُوفس لال

روت سیر وآسودہ (حضرت داؤد
کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق
زبلون ساتھ رہنا (ازرومن جیبل
مطبوعہ ۱۸۶۶ء حاشیہ پیدائش ۳۰ باب ۲)
زکریاہ خدا کی یاد
زبدی بڑا حصہ
زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل میں
پیدا ہوا
زروباہ خدا کی زنجیرین
زبوتش غیور
زپورہ خوبصورتی زینگا معرب صفورہ
زیوس یا جوپیٹر مددگار باپ ایک
بت کا نام یعنے مشتری

س

شدی قادر مطلق میری چٹان
سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گورا ایک
ساؤل کو قران مجید مین طالوت لکھا ہے
اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل
ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ
سمرون سامریہ چوکی پہرا قید خانہ
سکار سکم پیا ہوا یا متوالا ازانگریزی
تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵
سراکین یا سراسین یعنے شرقین
از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم
صفحہ ۵۳ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شرقی
بادشاہ کہتے ہیں
سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی (ازدنیوی
دو دنیوی تاریخ صفحہ ۷۰ مین ہے سرے کے
معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بارآور کی
سیت رکھا ہوا عربی مین شیث بنا ہے مشابہ
سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا
ستروفن شہانہ میدان
سِم نام یا ناموری عربی سام
سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب
صداقت صفحہ ۱۰۵ مین ہے شلا صلح یا مصلح کنندہ
سدوم انکا بھید سدوم عمورا دو شہر لوط کے
سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود کی
(ازرومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰
سیین سینا جھاڑی
سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوآم بہیجا ہوا

سال یوبل بضم اوّل وثالث یعنی

سال خوشی ہر پچاسوین سال یہودیون مین

ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد

ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب

صفحہ ۷۵ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام یونانی ہی الاسکندر

یعنے اچہا آدمی عربی مین الاسکندر (از دیباچہ)

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم یا سر مقدس

(رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۸)

ستتر بفتح اوّل وثانی وکسر ثالث یونانی

سکہ اسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت

ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل

مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سبیتم چپین

سبت آرام اسدن یہودیون کو

جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ

منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہ

کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب

مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ

صفحہ ۱۶۰ مین سبت کی منزل کا فاصلہ

پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم

سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے

مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین

عیسائیونکا دستور مرقوم ہے کہ اتوار

(یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک

پڑہ سکتے ہین یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے

(پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام

منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے

(پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو

بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہین اور نماز شب کا

نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے

(پیدایش ۲۸ باب ۱۰ — ۱۲) یہہ نماز شام

سے صبح تک پڑہ سکتے ہین اور ہر نماز مین

ایکسواں تا بیسواں زبور ضرور پڑہنے ہین

شاریمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس

دیکہو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (وا بلیس یعنے نا امید)

شمسون اُسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا ماننیوالا

شنیر کہٹ کہرا نام کوہ

ص

صُغر چہوٹا حضرت لوطؑ کے شہروں مین سے

پانچواں

صید مچہلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور **جیہون** نہروں کا نام یا شہرہ شور

ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بہید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دینی

و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوحؑ و نام اُس ٹوکری کا

جسمین حضرت موسیٰؑ کو رکہہ کر دریا مین

ڈالدیا تہا اشتہ کتاب مقدس صفحہ ۲۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عموراہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابد ادوم ادوم کا بندہ

عبر یا **ہیبر** عبور کرنیوالا (یہہ عبرانیوں کا

باپ تہا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴ ـ ۱۷) یہہ

سام کے پوتے کا بیٹا تہا)

عوز مصلحت

عُزئیل یا **عزیاہ** خدا کی قدرت

عساہئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش
عبدنیجو نور کا خادم
عیسو شکیل یا بال والا

غ

غُتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)
فلسطی پردیسی
فریسی خاص یا ممتاز یہہ ایک فرقہ
یہودیوں میں تہا (از رومن تواریخ کلیسیا
حصہ ا صفحہ ۱۰۰)
فرعون بدلا لینے والا یا نگہبان سورج
فلدلفیہ بہائیوں کا پیار
فرزی گانو کے رہنے والے
فلیمن پیار کرنیوالا
فلپوس گہوڑوں کا چاہنے والا
فِنِیل ہرات ہرات کی گزرگاہ
فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے تعلق رکہتا اسلامی روایت میں بیہو نر لیخا
کا شوہر اوّل تہا
فلکس خوشوقت
فستس خوشنود
فنیل خدا کا چہرہ یا رویا
فنیاہ موتی یا جوہر
فردوس باغ میوہ دار یہہ لفظ دراصل
فارسی پیردوس ہے اور سنسکرت میں
پیرویشا اور گریک یعنے یونانی میں پیراڈائیزا
اور معرب فردوس اور سب زبانوں میں
ایکہی معنے ہیں از ویبسٹر ڈکشنری

ق

قبر یعنے قبر
قاناہ تنی جگہہ
قاین ملکیت عربی میں قابیل اور ترکی
میں قاین کے معنے برادر شوہر برادرزن
قورح گنجہ ستجہہ ہوا
قادش پاکیزگی
قنز سیم ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کرئیل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان حبشستان اتہیوپیا

کلوری گلگتہ کہوپڑی (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۳۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرسٹس مسیح روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گسٹس اسٹر براڈہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن حکما و اطبا و نجومی و سحار انتہی

کالب کتا یا ٹوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارٹس چوتہا

کاتہولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۳۰۷)

گلیل یا جلیل (ایک نام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳۴)

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاودیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اُنکے ساتہہ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لوبس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیون پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنی کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعظم

کوہستان لبنان کے ... [illegible]

صفحہ ۹

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُہر

لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانیمیں مزرائیم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلخی

موسیٰ پانیسے نکالا ہوا

منسّی فراموشی (پسر یوسفؑ)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (روشن تفسیر

اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (روشن تفسیر

اسکاٹ صفحہ ۳۷

مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل

مارتہا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا قطرہ

مستا امتحان آزمایش

متیاس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰؑ کے

حواری کا نام اور حضرت یونسؑ کے

باپ کا نام (مشارق الانوار صفحہ ۱۲۵)

مگر بیبل میں یونس بن امتیٰ مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اُسکے اُسپر موت بھیجی

میکا فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی شبیہ

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

باب اول

نبوکدنضر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا

(بخت نصر)

نبوسردان نبو کے صاحبوں کا چھوڑنیوالا

نحمیاہ خدا کی تسلی

نمرود باغی (پیدائش ۱۰ باب ۸)

نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونسؑ بھیجے گئے تھے)

نوح یا نوحا آرام یا تسلی

نود آوارہ

و

وشتی پینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا روشنائی عبرانی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم

ہللویاہ خدا کی تعریف کرو

ہب ہب یعنی پیار پیار نام فرشتہ

دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چمڑے کی رونق

ہوسیع نجات دہندہ

ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا

ہامان شور تیاری

ہند تعریف (فارسی میں ہندو راہزن غلام)

ہرماس یا مرکری یوس ایک بُت کا نام

ہرزون گوہ سوسمار

ہزائیل جسے خدا دیکھتا یا بادشاہ آرام

ی

یحمور ریم ہرن

یدیدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعبیز غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)

یاہ ازخود موجود ازلی

یعزیر مددگار

یبوس حقارت	یابل
یہویدع خدانے پہچانا نام سردار کاہن	یہوداہ بدال مہملہ خدا کی (ابن یعقوبؑ)
یہوشفات خدا کی عدالت	یہوواہ بدو واو از خود موجود اسم ذات باریتعالی
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی مین یحیٰ)	یہوواہ نسی خدا میرا جہنڈا
یوکابد خدا کا جلال	یہوواہ شمہ خدا وہان ہے
یوئیل راضی یا قسم کہانے والا	یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت
یوناہ فاختہ عربی مین یونس	یہیمہ دن کے موافق خوبصورت
یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)	یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا گیا
یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰؑ کے جانشین)	یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہین
یبین پہچاننے والا نام بادشاہ حصور	یروبعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے
یسعیاہ خدا کی نجات	یروسلم سلامتی کا رویا
یافت خوبصورت عربی مین یافث شگفتہ	یسوران راستباز یا صادق
یاہو یہوواہ ہے	یسّی میرا دیہ حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب تیس سیر کے گنجایش تھی کیونکہ (یعنی)
خومر اسمین دس بط یعنے تین سو سیر یا ساڑھے سات من کی گنجایش تھی

باب اول

واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۲

تابِ اومر تھے اور وہ خومر کا دسوان حصہ تھا چنانچہ اسکی اور لط
ایفیش ایک سی تھی یعنے تین سیر کب وہ پیمانہ کی چوتھائی تھی یعنے ڈہائی
سیر خومر اسمین دس لط یا ایفے تھے یعنے تین سو تیس سیر یا ساڑہے سات من
تہا نفے تھے انتہی

وزن سکہ ہائے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بیقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسوان حصہ تہا مانہ وہ سو تولہ
کی برابر تہا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا ثقل یا مثقال وہ ایک
تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہود مین رائج ہوئے
دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ
ستا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہروں کی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

اسلیسی شہر یا مین ایک صوبہ جو لبنس اور انتی لبنس پہاڑون کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱

ادریہ خلیج بندو قیہ کا ایک نام

ادوم ایک ملک جو عرب کے اتر اور

یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا

افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتمیس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا

(اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۶

ترکون نے فوج کشی کرکے اُس ملک کو لے لیا
روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶
اردشیر یا شیرشاہ یا اخسویرس جسکا
یونانیون نے ارتاکزرکسس نام رکہا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک
ایکسو ستائیس صوبون پر سلطنت کرتا تہا
یہودی جو بابل مین اسیری سے ستر برس کے
بعد رہ گئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اسکی
دار السلطنت کا نام شوشن یا سوسن تہا
جسے یہودی شوشان یا شوشان ہبیرہ
یعنے پیت کہتے ہین مسیح سے چار سو چوہتر
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا ہوا
آستر اسکی ملکہ تہی اور ہامان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام ملک کے یہودیون کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ مع دس بیٹون اور ہزار ہا اور
بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم
یہودیون مین اُسیوقت سے ہے
ابثون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے

کنارہ پر تہا
اخائیہ یونان کا دکہنی حصہ جسکا پایۂ تخت
کرنتھس تہا
اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے
ساڑھے تین کوس کے فاصلہ پر تہا
امفیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
سترہیون ندی کے کنارہ پر تہا
انطاکیہ یا انٹی اوک سا یو مین
سوریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلائے اس شہر کا
بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین
اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اوتر کیطرف یروسلم سے تین سو میل
دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے
(روسن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۳ جلد ۱)

انتی پترس سامریہ کا شہر

انی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگس یا کوہ مریخ جہپر اسینی کی مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو اب راملہ کہلاتا ہے

ارمجدون یعنے کوہ مجدوہ اور مجدو ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

استوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایہ تخت اور یونان کا مشہور تر شہر کرنتس سے ½ ۱۲ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلیشاین کا شہر جو ان دنوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی تجارت گاہ تہی دنیا کی بڑی تجارت گاہ

افرائیم پلیسٹائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم کے متعلق تہا

اِکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا پایہ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی نواح مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور اذربایجان وغیرہ ہے مادا سے یا مداین بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۸۶۲ء باب ۳ فصل ۱

اِلرقوم ایک ملک جو خلیج بندوقیہ کے پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک یعنے اسپین مُعرب اندلس (صفحہ ۱۱ تواریخ کلیسیا جلد

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایہ تخت قدیم روم تہا

ایشیا منیر یا ایشیا کوچک جو بالفعل اندولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ) یہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان روم کے عمل مین ہے اسے نوابی ایشیا کہتے ہین کہ رومی نواب خود اسکا انتظام کرتا تہا

اٹلانٹک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط
غربی (از حاشیہ مؤید الاسلام صفحہ ۶۱
ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام
چین جاپان ترکستان افغانستان
فارس عرب شام کنعان عراق
یورپ انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آئرلنڈ
ویلز سویڈن روس پروشیا ڈنمارک
ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال
اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے ابجر
افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا
نگریشیا مڈگاسکر فزا کو وغیرہ (از منویل
جاگرفی صفحہ ۵ فہرست

بیت عبارا پایاب کا گہر یہودیہ کا شہر
جہان حضرت یحیی بپتسما دیتے تہے
بیت حکارم انگور کے درخت کا گہر
یروشلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو
بیت شان آرام کا گہر یردن سے
۴ میل دور ایک گانو
بیت حوران غار یا سوراخ کا گہر

دو گانو بیت حوران عالی اور بیت
حوران سافل یروشلم سے بارہ میل پر تہا
بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت
ہوا ہوگا کیونکہ شروع میں اُسکا نام افراطہ
تہا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیون نے
اُسے روٹی کا گہر کہا اور اسکا نام عربی
نام سے فدہ سا بدلکر گوشت کا گہر ہے
لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت
داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے
بیت الیشموت بیابانون کا گہر
کنعان کی سرحد کا ایک شہر
بیت صیدا رحمت کا گہر گلیل کا
ایک شہر جو جنسرت کی جہیل پر واقع ہے
مسیح نے اُسکے باشندونمین سے تین
رسولون یعنے اندریاس اور پطرس
اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۶
بیت جمرہ میٹھے پانیکا گہر کنعان کا
ایک شہر
بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایۂ تخت

جو فرات پر واقع تھا

بیت عنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے
ایک کوس کے فاصلہ پر تھا کوہ زیتون کے
پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین

بیت عنیا گانو یروسلم کے پورب دکھن
سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے
ہین بیس اکیس گہر کی آبادی ہے یہان
العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سنید چٹان
مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت مسیح
نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۴۳ و

برطانیہ کلان یعنے گریٹ برٹین جسمین
انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین
از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
بادشاہ المنصور بالله نے پرانی گانو کے
کہنڈر ونپر آباد کیا اسکے معنے امن و سلامتی
(از سیر الاسلام صفحہ ۲۸۴) مفتاح التواریخ
صفحہ ۱۸ ابن طامس ولیم بیل صاحب کے

لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد
بلاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل
برآنکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد و ہمچنین که
ہمچنان شد که او گفتہ بود از جملہ سی و ہشت
نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیار
پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند — در سنہ یکصد
و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
نمودہ بیرون دار العشا در راہ نزدیک بئر میمون
فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند
گویند که یکصد مقابر براے او کندند
تا احدی را اطلاع نباشد که لاش او در کدام
قبر است انتہی

بیریہ جو اندنون مین بیرر کہلاتا مقدونیا
کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلّا تہا جہان سکندر
پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے
دو میل دور ہے

پ

پلستائن یہودیہ کنعان فلسطین

پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین واقع اور ان دنون مین آکشہر کہلاتا ہے

پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر

پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا پایۂ تخت

پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد تہا (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ)

پریا یردن کے پار کا ملک

پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پنطس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پارتہیا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے (یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران اور خراسان کے پایین مین واقع ہے

(از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ع حاشیہ صفحہ ۷)

پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی ایک بندرگاہ

پتمس ایک چہوٹا پتہریلا جزیرہ ملشیر کے متصل اور ان دنون مین پتینو یا پالموسا کہلاتا ہے

پتیولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ مین پزولو کہلاتا ہے

پتولمیس پلستاین کی ایک بندرگاہ جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبہ کلکیا کا پایۂ تخت

تلمیس یا لطلمیوس ان دنون اس شہر کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے ا باب ۱۳ مین لکہا ہے (از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیب کے مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تھا مگر ۱۱۹۱ع میں مسلمانوں نے
پھر اُسے فتح کر لیا (از ملاؤزن جاگرفی [illegible]
صفحہ ۱۲۵)

ترو جلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان
دنوں میں ایک حصار کہلاتا ہے

تسالونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور
بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے
(یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ترکی
کا بڑا بندرگاہ ہے از گرامر جاگرفی مصنفہ
گولڈاسمتھ وشرح پادری سی ان رایٹ
صفحہ ۲۴۵)

تبریاس جلیل کا پایہ تخت جس کو
آجکل تبریا کہتے ہیں

تبق سرلے ایک جگہہ کا نام جو روم
سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تھا

تراکونیتیس پلستائین کا ایک ضلع جو
اوتر پورب طرف تھا

تروآس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ ٹیلا

جات سے کا کو اور فلسطینوں کا ایک شہر

جلیل پلستائن کا شمالی حصہ

جلبتا کوہ کا لوری کا ایک حصہ اسے گلگت
بھی کہتے ہیں

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل بھی
اور دریاے تبریاس بھی کہلاتی پلستائن
کی ایک جہیل ۱۲ ۸ کوس کی لمبی اور
۵ کوس کی چوڑی ہے

جرجسی گدارہ اور جرجا جیسا یہہ دو
شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے
میں واقع ہیں یہین کے وہ دونوں دیوانے رہتے
تھے جنمین سے حضرت عیسیٰ نے
بدروحوں کو نکالکر دو ہزار سوروں کو
سمندر میں ڈوبا دیا تھا (مرقس ۵ باب
۱۳ روشن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کے [illegible]

بحر تبریاس یا جنسرت کی جہیل ۱۲ میل لمبی ۶ میل چوڑی [illegible] بہت آباد تہی (از اندرسن جاگرفی مطبوعہ لندن)

دکہن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قریتی کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو بنیمین کی حصہ میں واقع تہا

دکاپلس پریا کا ایک ضلع بنیمین کی ...

دل مشبہ الرقوم کا ایک صوبہ جو خلیج سند و قبہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق شریا کا ایک مشہور شہر جو یروشلم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقاؤنیہ مین واقع تہا

دریائے قلزم بحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۲ صفحہ ۸۰ – ۸۲ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسمتھ صفحہ ۳

رگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اس وقت رگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑوں پر تعمیر ہوا

ربّہ بڑا یا نامور (نام شہر جو یردن سے ۲۲ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے)

ز

زبلون پلسطاین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سسلی بہی کہتے ہین

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسطاین کا بیچ والا حصہ اور اسکا پائے تخت کہ وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر
جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرپتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا ارام شام جیمین فونیکی شامل
ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۶)

سرون سامریہ کا ایک شہر

سلوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو
یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ
کے نزدیک ہے

سین کا ریگستان دامن کوہ سینا
کا ریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے
برابر بحر الخضر کے پورب طرف (روسی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر
واقع ہے

سکار یا شکیم سامریہ کا ایک شہر عیبال
اور جرزین کے درمیان یروسلم کے اوتر
طرف بالفعل نبلس کہلاتا ہے انسائکلوپیڈیا
جاگرفی انڈریسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۲۵
اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
سے پوچھا تھا کہ جرزین کی ہیکل خدا کے حکم
کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمس کپرس کا ایک شہر

سیرو فونیکی سوریا کے متصل تھا

سبا یا سبا عرب کے دکھن
ملک یمن کا ایک شہر جہاں کی ملکہ بلقیس
تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ
ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۳۹)

ص

صیدا فونیکی کا ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ
صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل
یروسلم سے ۱۰۰ سو میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۲۰۳ (یمین کا بادشاہ
حیرام تھا

ع

عرابہ عربہ جزیرہ بیموں بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

عسقلون اسکیلان

عرب ایک ملک جو لال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت اللہ کا شہر کہلاتا ہے

فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلیوس سے ہوا

فونیکی فلسطیون کا ملک جو پلسٹاین
مین واقع تھا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا
پایہ تخت قدیم

قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر

قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے
نزدیک تھی

قیصریہ پلسٹاین کا بندر اور شہر ہے

قیصریہ فلپی پلسٹاین کا شہر جو ان دنوں
مین بنیس کہلاتا ہے

قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین

قورین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچھم طرف ہے (روس
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۳۳۲ مین ہے
کہ قورین ایک شہر ....
پورب طرف واقع ہے انتہا) اسی شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تھا جو بعقیدہ باسلیدیس
وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تھا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۳۷۸ مین ہے کہ ا
پورب طرف کرتا گو اور پچھم طرف مصر کے
اندنون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

قریہ اربعہ یعنے حبرون جہان مکفیلہ
کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ
اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق
اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب
کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع
۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۹ و ۱۰
باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے
نزدیک واقع ہے
کفرناحوم جلیل کا شہر جو جنیسرت
کی جھیل پر واقع تہا
کلوری یا کھوپڑی کی جگہہ جو یروسلم
کے اوتر پچھم طرف تہی
کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ فروگیا
کا ایک شہر
کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ
کانا جلیل کا جنوبی شہر
کلکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیدس کوچک ایشیا کا شہر جو زہرہ
دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا
کرازین جلیل کا شہر
کوس بحیر یونان کا ایک جزیرہ جسکو
اب ستانچیو کہتے ہین
کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف
واقع ہے
کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ
کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا
سعد سے قبرس ۱۵۷۱ء مین سلیم ثانی نے
اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم
قبضہ مین رہتا ہے از لغت کتاب مقدس
صفحہ ۲۵۷)
کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو
آجکل اسکیو کہتے ہین
کہرو القاہرہ مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
گازا فلسطیون کا ایک شہر جو پلستیا ہیں

کی دکہن کی سرحد پر واقع تہا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر کے پچہم تہا

لدا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو پچہم پر واقع تہا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل بحر خزر کے دکہن پچہم طرف تہا

ملیتا سمندر روم کا جزیرہ جو اب مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے اوتر کے حصے مین واقع تہا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل کوہ طور (از اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۲۱)

ملتش کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

ملتیم قبتی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے اوتر و پورب کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہراین الجزیرہ یا عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات کے درمیان کا ملک روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۳ مین اسکا نام دیار بکر بہی لکہا ہے

مرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ لوکیا کا پایہ تخت تہا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جہیل یا دریاے سدوم پلسطین کی ایک مشہور کہاری جہیل ہے یہ جہیل ہے میل لمبی اور دس یا پندرہ ۱۵ میل چو

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم
اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جھگڑا (نام مقام جہان اسرائیلی
لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے
سبیل رومی میل ہین سو یہ ۱۶۱۸
انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۴۴
مگدلا برج جلیل کے قریب ایک گانو
اندنون اُسے ایل مجدل کہتے ہین
منّ چالیس برس تک بنی اسرائیل
فقط ایک قسم کا کھانا پاتے تھے۔ عجمی
اُسے تین مہینے تک خاصکر جون جولائی
مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب یاؤ
منّ پایا جاتا ہے۔ مکھن اور شہد کے
عوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات
یا آٹھہ من سے زیادہ ایک سال مین
کبھی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون
نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ
۱۸۰۷۵۰۰
سات ہزار پانسو من سے کم نہ جمع کیا

کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز
ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے
من کو اُس من سے کچھہ نسبت نہین ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم
کے عملین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے
یہان دائمی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۴۴)
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمٰعیل کی
قبر ہے (لغت صفحہ ۳۴۳) توریت مین
سوا حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین۔
لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچون مین سے
کسی کی یہہ قبر ہوگی
نکاپلس یونان کا ایک شہر جو اس وقت
نکوپلی کہلاتا ہے
نینوہ اسور کا قدیم پایہ تخت جو کنار

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل
آباد تھا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو آجکل
نیپولی کہلاتا ہے

نیقولاس قوم کا کہا جانیوالا نیقولاوی
فرقہ کا بانی

نوف نیکون کی آرامگاہ یا شاید نجات
پھاٹک مصر کا قدیم دار السلطنت جہاں
بلند مینار جو پچاس میل سے دکھائی
دیتے ہیں سب سے بڑا مینار ۱۶ ایکڑ
زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو اٹھاسی فٹ
بلند ہے

ہ

ہیراپلس کوچک ایشیا کا صوبہ فریجیا
کا ایک شہر

ہاران مسوپوتامیہ کا شہر

ہنگار یا نانک پوپٹ کے قریب ہے وہاں
لوگوں کے پاس بادشاہ کے جواہرات تاج ہیں جنکی قدیم
دو سپاہی حفاظت کرتے ہیں (از گلدستہ طفلان)

مصنفہ ہیم والش صاحب پادری

ی

یردن اوترنے والا نام دریا جس میں
حضرت یحییٰ بپتسما یعنے غوطہ دیتے تھے

یونان یورپ کے پورب دکن طرف

<u>وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قرآن علماء اہل اسلام کو معلوم نہیں</u>

کہیعص یا قیقارت یسعیاہ ۴۳ باب ۵ لغت کتاب مقدس صفحہ
عجبائون سرنامہ زبور ۷ ایضاً صفحہ ۴۳۵

جو لوگ قرآن مجید میں حروف مقطعات کے
معنے معلوم نہونے پر اعتراض کرتے ہیں انہیں توریت سے
ان الفاظ کے صحیح معنے بہم پہونچانا چاہیے —

واضح ہو کہ یہ سب انبیاء علیہم السلام
وغیرہم کے ناموں کے معنے اور شہروں کے
نام ہیں بعض ناموں کے جنکے ساتھ کسی
کتاب کا نام لکھدیا ہے لغت کتاب مقدس
مصنفہ مسٹر پادری ہنٹر صاحب و مسٹر پادری
شہر ... مطبوعہ ... پریس ۱۸۷۵ء
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ ... صفحہ ...
مفتاح الکتاب ہیں وہ کتاب مقدس ... انگریزی

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	دینی سال کے مہینے	ملکی سال کے
ابیب یا نیسان خروج ۱۳ باب ۴ و ۱۲ اور ۲۳ باب ۱۵ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا زیو اول سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا	دسواں
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارھواں
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادوں	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارھواں ۱۲
تسری یا ایتنیم یعنی تسرین اول سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں	پہلا
مرحشوان یا بول اول سلاطین ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں ۸	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	آذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طیبتھ آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا
سیبط زکریا ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھواں	پانچواں ۵
اذار آستر ۳ باب ۷ اذار ثانی تیرھواں لوند کے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھواں ۱۲	چھٹا ۶

وے ادار یعنی اذار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ		موسم	
فسح کا ذبح ہونا فسح نئی جو کی نذر کرنی فسح کا ختم	۱۴ ۱۵ ۱۶ ۲۱	نیسان	[illegible]	[illegible]
				[illegible]
عید پینتکوست نئے گیہون کی نذر کرنی	۶	سیوان		[illegible]
			[illegible]	[illegible]
				[illegible]
کسدیون نے پہلی ہیکل کو اور رومیون نے دوسری ہیکل کو اسی روز لیلیا	۹	ایلول		[illegible]
نرسنگے کی عید کفارہ کا روز عید خیمہ اُسکا آخری دن	۱ ۱۰ ۱۵ ۲۲	تشری	[illegible]	[illegible]
				[illegible]
ہیکل کی تقدیس	۲۵	کسلیو		[illegible]
			[illegible]	[illegible]
				[illegible]
عید پوریم آستر ۹ باب ۱۸–۲۱	۱۴ و ۱۵	آذار		[illegible]

اسمین عبرانی مہینے مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸۰ و ۵۹۹ سے اور انگریزی مہینون کی مطابقت [illegible]

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز ابد کبریائی خویش — ہے یکتائی وخدائی خویش
شرف ذات مصطفیٰ کا طفیل — اسی سرور انبیا کا طفیل
فقر آل رسول کا صدقہ — فاقہ ہائے بتول کا صدقہ
رکہیو انہین اس کتاب سے ناکام — جو مسلمان ہین فدائے اسلام
رہے دور اس سے ہر شریر وخراب — جیسے اقصیٰ سے خارج الکتاب
دیندارون کو اس سے ہو تائید — راستبازون کی راستی ہو مزید
رکہنا دین ہو مرا پیارا کرنا کتاب — گردین خم ہوون سے ہر محراب
نسخہ مقبول خاص وعام ہو یہہ — سارے نسخون مین بس امام ہو یہہ
جیسے لکہہ کر یہہ شوکت فاروق رض — پائی مین نے زیارت فاروق رض
ویسی اسکو جو پڑہین دیندار — پائین وہ بہی سعادت دیدار
جس مکانین کہ یہہ کتاب رہے — دخل شیطان کا سد باب رہے
پڑہین جس جا مین یہہ کتاب تمام — ہو گذرگاہ انبیا وہ مقام
جن بزرگون کے پاس ہو یہہ کتاب — پائین اقصیٰ کی زائرون کا ثواب
خرچ اسپر کرین جو ایک دینار — لین عوض ایک کے پچاس ہزار
پڑہین دو بار جو ذکور واناث — پائین حج کعبہ انکی ہو میراث
ہوون ترے گہر کا جو خوان یار ہے — دے صلہ مسکن جنان یارب

ا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ شیطان بہاگتا ہے سایہ عمر سے

۲ یعنی حج کا ثواب [illegible]

۳ بیت المقدس مین ایک نیکی کے عوض پچاس ہزار

۴ نیکیون کا ثواب ہے [illegible]

مددم کن بہ لطف یزدانی — ایلی ایلی لما سبقتانی
کر نہ پیری مین نیم جان مجہ کو — تہام لے ہمت جوان مجہ کو
رشک خورشید ہو ایاغ میرا — تار ہے عرش پر دماغ میرا
عرش سے ایکدم جو توفان میرا — ہو زمین میری آسمان میرا
دم ہو نعما سے اغنیا مجہ کو — دے ہیہ نان جوین مزا مجہ کو
خندہ سان سر ہو شراب زمزم — لیک چمکے ہر آفتاب زمزم
گر پڑے نظر دن سے آب تا محل — دیکہو نہین جہونپڑی مین خواب محل
ایسی سیری ہو چشم تر مین مری — نہ سماے کوئی نظر مین مری
سختیون کا جو پائمال رہون — تب بہی گدڑی کا اپنے لال رہون
اسقدر نور دل کے داغ مین ہو — جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہو
جا کسی بزم مین جو پا سکون — اپنے جامے مین مین سما سکون
دم ہو فلک سے گو طلب میرا — پر فرشتے کرین ادب میرا
چاہون گر عہدہاے سلطانی — کرون تیرے ہی گہر کی دربانی
ختم سدا عشق طاق ہم مین ہو — کاش جاروب کش حرم مین ہون
زہر یون تک کبہی گلا آے — پہلے دے صبر گر بلا آے
خوش ہون ازواج انبیا مجہ سے — بنے تسلیم کلیا محمد سے
بہر دین بخش ہمت انصار — وقنا ربنا عذاب النار
قدر اسلام سمجہین اہل یہود — کہ سوا اسکے ہے زیان ہر سود
ازدل شان نرفت حب جاد — ویصدون عن سبیل اللہ

یہاں نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے | بلکہ بیت المقدس اپنا ہے
ملت از ما و ملک ہم از ماست | کعبہ از ما یروسلم از ماست
دون نصارا کو روح پاک کا نور | لین یہود آ کے مجھ سے درس زبور
ہو زبان محو گوہر افشانی | لوٹین یہہ در یہود و نصرانی
ہو موثر میرا سوال و جواب | مجھ سے پڑھ لین کتاب اہل کتاب
جانفزا ہو میرا کلام فصیح | کہ چلا لون کلیسیائے مسیح
پائین اہل یہود مجھ سے فتوح | رب ہیکل کی ہو مجھ مین روح
ایک کو بہی نہو گلا مجھ سے | بلکہ دونون کا ہو بہلا مجھ سے
اپنے اسلام و دین کا در کہولون | آگے مفلس کے مشت زر کہولون
غنی اس مال سے کرون انکو | مفت پایا ہے مفت دون انکو
تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا | قصر خلد برین ہو گہر میرا
دلکو منصور کے ملین سو چین | پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گہر مین کہڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتہہ مقدس کیطرف اٹھاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۱۳۴ از بور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرونگا اسکی کل امت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گہر کی بارگاہون مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ از بور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

۵۲ واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے اسکے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ یہہ کتاب
اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے
موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ وتاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے تمام دُنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتھے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین
اور ہر طرح کے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطو
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکہی گئی چھٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ او
بدیہات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوے معہ سنہ مطبوعہ وشمار صفحہ وسطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیان جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین
سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کیے گئے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۵ء یہہ کتاب پادری سی جی بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پارسنس صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکہو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	پہوٹی انگلہ اتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۵۸ء
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر چہاپہ اکبرآباد ۱۸۴۸ء	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی [illegible] صاحب بہادر [illegible] صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلباء مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ء (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
[illegible] الاسلام ترجمہ [illegible] مصنفہ مارشمین صاحب [illegible] دہلی کالج کے واسطے ۱۸۴۵ء	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری [illegible] براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۳ء

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شلیر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا اور اب پادری اسٹرن صاحب نے ترجمہ کیا اور زبان اردو مین ٹریکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۶۲ء کو مطبوع ہوا ۔

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکار ۱۸۷۱ع ترجمہ ایچ ڈی ولیم فراسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع

لب التواریخ مولفہ مرین سکندر فریزر ٹیٹلر مطبوعہ ۱۸۵۱ع

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۵۱ع

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری پفنڈر مریک صاحب چھاپہ ایڈنبرگ ۱۸۴۷ء یہ کتاب دراصل انگریزی الکزنڈر کیتھ صاحب پادری نے انگریزی زبان مین تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانون مین اور بعد اسکے عربی مین بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مریک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۳ع

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۸ع حسب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ۔

مین ترجمہ کیا دیکھو کشف الآثار ونمبر اول و دوم ؛	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی از اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ء	جغرافیہ یعنی مینول جاگرفی مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ء
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ء وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ء
کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۲ء	ریوڈمی ہسٹری آف نالیج مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو اینڈ چیمبرس
اوٹ لائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھ انڈیا کرسچن اسکول بک سوسائٹی سنہ ۱۸۵۸ء	گریٹ اوٹ لائنس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالنس ایل ایل ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۲ء ؛
تاریخ روم مصنفہ پناکس گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۵ء	تواریخ جان ڈیون پورٹ مصنفہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ء

رومن کیرکٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۴۴ء	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء
بیبل چھاپہ لندن ۱۸۴۴ء مترجمہ رونس ؛	بیبل چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۵ء
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ؛	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء ؛
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء مصنفہ پادری شیزنگ صاحب ؛	سوال و جواب پادری پیٹرسنگ و پادری والفس صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ؛	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۶ء ؛
لغت کتاب مقدس مصنفہ ہیمس	

پادری میتھر صاحب و تتمہ پادری
شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس
مرزاپور ۱۸۵۸ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر رشی مطبوعہ وینس ۱۵۵۵ء یعنی پانچہزار پانسو اناسی پیدائش عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چار سو
دو سولہ اسی چھ ستر پانچ
۱۶ ۸۰ ۶ ۷۰ ۵

یہودی اور عیسائی اور اہل اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائے عالم پروٹسٹنٹ

کتاب یروسلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا پس مولف کے حق مین میری یہ دعا ہے یہوداہ تجھے صیہون سے برکت دے اور تو عمر بھر یروسلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور اپنے لڑکونکے لڑکون کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم آر

دستخط یہودی سید صاحب الصافت

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلند کرے

رسالہ کی مراد بائبل اور تلمود سے مراد مضمون ادری سے مراد یوحنا مطلب یہ ہے کہ تفسیر تصنیف

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیون سے تجھے سنبھالے تیرے
سارے ہدیوں (یعنی ان تالیفات) کو یاد فرماوے اور تیری
سوختنی قربانی (یعنی نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے
دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا
کرے ہم تیری نجات پر ترنم کریں اور اپنے خدا کے نام پر
جھنڈا کھڑا کریں یہوواہ تیری ساری درخواستیں (یعنی یہ
مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱-۵)

[illegible] خزقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داود اور یروشلم خاص انہیں کا تختگاہ تھا
اسلئے اس تواریخ یروشلم میں زبور سے حمد و نعت اور انہیں
انتخاب کی عبارت بلکہ یروشلم کی علاقہ رکھتے ہیں لکھنا اور اسی انتخاب میں بھی
رعایت رکھنا اور زبور سے آیتیں کو بیان سوا لغیر کے
اسی مقصد کے ہو بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروشلم کے
سے متعلق ہونا اور سب کچھ جیسا علما کی تصنیفات سے بجنسہ نقل
کرنا اتنا یہ کہ نثر میں مناجات اور جابجا خاتمہ کی آیتیں بھی زبور
سے رعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکی اقرار علمائے
اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام یہ سب تائید الٰہی اس تواریخ

سکے مؤلف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور
صانہ اللہ عن شر الدہور کا خاص حصہ ہے پس اسکی مؤلف کے حق میں
میری یہی دعا ہے کہ جب تک ہوا و زمین و آسمان کا بنا ہو الا محدان سے تجھے
برکت ہے (۱۳۰۰ ربوبیہ)

وتحریر { نبذہ سید الحسن شیعہ مرسل الگلو عزلی سے
نبذہ سید حیدر علی دہلوی شیعہ عفا اللہ عنہ }

الحمد للہ الذی من بالعلماء علی عبادہ جعلہم منارا
فی بلادہ اما بعد در حق چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب
سید ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی ایام خیر و سرور غیر از ین
مضمون الشاکر دن نمی توانم کرد واقعی با قرار معتبرین علما اہل کتاب
در اثبات فضایل اسلام ایچنین کتابے در ہیچ ملکے و زبانے پیدا نیست
پس ما ہم در حق مصنف ممدوح ہمین است اگر تو اپنے ہاتھوں کما کے
کھائیگا تو سعادتمند ہے اور خیر تیرے ساتھ ہے (۱۲۸ ربوبیہ)
کتبہ بیناہ واو صلہ الے ابتنا محمد حسین رش عریبر
و بیش کار شعبان سے

❖

رحم ان بیت المقدس خربہ عبدۃ الاصنام مرۃ لعد مرۃ ثم عمرۃ
اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانکسرت شوکتہ عبدۃ
الاصنام بایدیہم فواللہ ہم الذین مدحہم اللہ تعالی فی صحف

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كما هم يعرفون ببيت المقدس

ويسمونه وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور

يا ما مناظري اهل الكتب صنعه سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور

ايده الله تعالى قد اثبت هذه الامور وصححها نقلا من كلام اهل

الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب

المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند

اولي الالباب كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد اللكهنوي

غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ...

لشكر له تعالى وتقدس على ما استكمل تاريخ البيت المقدس مما

صنفه الرفيع الجناب امام مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد

محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي لعمري

انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيرا من مجهوده الا

فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابة هذا مما يسنح

والمسجد الاقصى فطوبى لمن اجده واشتراه وطالعه ومرائي

اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يهدى وام على

من تبع الهدى وقد حرر هذه السطور العبد الملقب بالقصور الاحقر

الافقر السيد مظفر الدين حيدر عفى الله عنه في يوم المحشر

(پسر نواب صاحب ... ولد لکهنو شهید ... نبیره نواب حسام الدین حیدر صاحب)

ایضاً دستخط علمائے یہود

پند نامہ مفاخرت خامہ بطرز [illegible] خامہ استاد علامہ ادام اللہ اقبالہ
وشید فی مدارک العز [illegible] اعلام ہو کہ [illegible] صحیح ترین تواریخ
بیت المقدس ہے اسکے مصنف کے حق میں ہم [illegible]
ہم خداوند کے گھر میں سے تمکو مبارکباد دیتے ہیں (۱۸ اکتوبر ۲۶)

موسی بن یعقوب	Moses [illegible]
بنیامین بن یعقوب	[illegible]

تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصر علی صاحب متخلص بہ قیصر

تواریخ جو لکھی ہے اب تا عالم [illegible] بافشن ایکو سال [illegible]	دیگر	سلام ہم علیک علیک السلام کلام الامام و امام الکلام ۱۲۳۱
کیسے یافتہ درکار [illegible] ان لیئے آخر [illegible] سال قیصر		[illegible] کے تواریخ بیت المقدس کہا اے تواریخ بیت المقدس

بعض کتابیں دار الطبع [illegible] المطابع [illegible] ۱۸۵
فہرست کا [illegible]

[illegible] شیعہ [illegible] محمد [illegible] سیر [illegible] خالق [illegible]
ابن محمد [illegible] حالات [illegible] متعلق [illegible]
مولانا [illegible] شیعہ [illegible] علی شیعہ [illegible] الشیعہ
[illegible]

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبھی حالات مین
جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچہا چہپا

کس زبانین آجتک بیت المقدس کے لئے
اس سے بہتر کوئی بہی نسخہ کسینے ہے لکہا

یہہ شرف کسکو تہا جو لکہتا کوئی ایسی کتاب
فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تہا

جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین
دوستو اب انکے مین جو صاف ہو لکس صفت بجا

بے نظیر و بے بدل بے مثل ہے ذات انکی آج
اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہانین جا بجا

ہین امام فن خود عالم ہین وہ بے گفتگو
سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ

کسکو انکی طرح تصانیف ہی اسین کمال
جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا

آجتک انکے سوا کسنے بہلا مانگا جواب
وعدۂ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا

نام نامی یہہ ہے اُس عالی نسب کا باوفا
مولوی سید ابو المنصور صاحب با صفا

ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ ہی کتاب
جسکا ہر ایک فقرہ بلکہ ہر لفظ ہے صدق آشنا

ہے یہ صداقت مین مخالف تاکسے اسپر دستخط
کسکی طاقت کر سکے کوئی ذرا چون و چرا

سے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب
تمنے پایا مسلم اچہا مادہ تاریخ کا

ولہ ایضاً عیسوی

چہپی کیا صاف یہہ تاریخ بے مثل
لکہی کیا خوب اس نسخے کی کاپی

کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ
دلا کیا اشرف التاریخ چہاپی

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسبہ	اُسپیر	۲۵۰	۴	رُ	رہ
۵	۱۷	قنا	تنا	۲۵۰	۵	محفوظ فی	محفوظ بنی
۷	۱۸	بنچے	بیچے	۲۶۵	۱۴	نہ ٹیکنگا او جھا	نہ ٹیکنگا اچھا
۸	۹	[illegible]	لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود	۲۶۵	۱۸	سے مسا تقیع	سے تقیع
				۲۷۳	۷	یروسلیم پامال	یروسلم کو پامال
۱۰	۱۲	جو	چچو	۲۷۵	۱۸	کہ سے	کرہ حلقہ کے
۳۱	۱۰	ہام	حام	۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
۳۲	۹	رکہین	رکھے	۲۸۰	۱	سی بنی	سے بینی ۱۰۷
۳۳	۱۵	ادرود	اوررود	۳۸۴	۱۹	السخفرہ	الصخرہ
۳۳	۱۷	النسٹر ٹیڈ	السٹریٹیڈ	۳۹۶	۵	الستہ ٹیڈ	الستریٹیڈ
۱۰۴	۱۳	ایک افطار	ایک قنطار	۳۵۴	۱۳	سنفدر رونیا	سنفدر دینیا
۱۲۹	۳	سوذن	سودن	۴۱۸	۱۵	لیسبت	سبت
۱۴۰	۱۲	گر	نگر	۴۲۱	۱۹	ولیمنٹ	[illegible]
۱۶۱	۱۲	احد	۱۷	۴۲۹	۷	عیبیا	شبیباہ
۱۶۷	۱۸	۱۸۷ مشیع	ستشیع	۴۳۳	۱۵	جان چیپر	جان چیپر
۱۸۹	۱۱	۳۹	۱۲۹			تمت بالخیر	

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب میں بڑی احتیاط یہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات میں سے جو مضمون نقل کئے گئے ہیں وہ بجنسہ حرف بحرف ہیں کسیطرح کا اُنمیں تصرف نہیں کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتوں میں درج تھے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مؤلف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہاں کہیں کچھ عبارت مرقوم ہوئی وہاں ہر نبی کے نام کے ساتھہ استعمال الفاظ تعظیمی میں ہرگز قصور نہیں کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب میں جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہیں وہ مؤلف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہئے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب مع شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت الضالین (۴) استیصال
(۵) رقیمۃ الوداد (۶) لحن داؤدی (۷) انعام عام (۸) افحام الخصام

(۹) تصحیح التاویل (۱۰) اعجاز قران (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعہ وعظ (۱۴) یادداشت

تمام شد

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۲۹

کا پادری صاحبوں کے اخبار زرافشان میں لکھا ہے
مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۸۶۵ع نمبر ۲۹ جلد سوم صفحہ ۲۲۹ میں لکھا ہے اس کی
بابت دروازہ کہ مسیحیوں کی گرجے کے مقابل ہے جو محرابات اس کی
شہر پناہ میں فقط ایک چھجہ کا فاصلہ ہے جس کی چوڑائی سات
گز ہے اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا مقبرہ
ہیں اور بیچ میں عمارتوں میں حضرت داؤد کے مقبرہ میں
بہت ہوگی اور نہیں عمارتوں کے ہاتھ میں حضرت ... ہوا
گئے ہیں یہ مقبرہ کے مجاوروں کے ہاتھ میں ...
کسی عیسائی کو اندر جانے کی اجازت نہیں پر ایک ... کی لالچ سے
مجکو مجھ سے خیال کرتے ہیں مجاورن نے مجھکو لالچ سے ساتھ ... اور بچی ...
کہا ہے ایک کشادہ کمرہ ہے جسکی تمامی دیوار ... جگہ ... ہوی
اور اوسکے ... چادر ... ہوی تھی ہتوری سی ... روشن ... جلتی
عمارت ... دیکھائی دیتی تھی ... کی ... رات جلتے تھے
اونہوں نے کہا ... دن رات جلتے تھے
کمرہ ہوئی وار ... زینہ ...
... سے ...

اور دیواریں سجائی ہوئی
ہیں اور بیچ قالین کا فرش بچھا جس میں
دوسرے وقت کی ایک صاحب جیوکون کے ساتھ جن میں
پادری کلارک صاحب بھی تھے اوس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جس میں
لوگ کہتے ہیں کہ حواریوں پر آسمان سے روح القدس نازل ہوئی تھی
(اعمال ۲ باب) اس کمرہ کے سایہ میں ایک کمرہ اوسکے نیچے ہے جسکے
کمرہ میں قبر حضرت سلیمان کی بتائی ہے لیکن کچھ تصور کی ہیں اور نہ
کوئی ایسی علامت ہے پادری کلارک صاحب نے اوسوقت فرمایا کہ یہاں
کہیں حضرت داؤد کا مقبرہ ہے جسمیں عیسائیوں کو نہیں جانے دیتے
اوسوقت میں نے کہا کہ میں نے اوس مقبرہ کو دیکھا ہے

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۸۲ سطر ۱۵ احاطہ کے شمال کے
جانب ہے شہر کا دروازہ ہے سنگ ان عالی ہے کہ حضرت سلیمان کے وقت
کا ہے اسکے اندر دو ستون ایک ایک پتھر سے تراشے ہوے
لگے ہیں — موٹائی ایک کی میری ۱۲۹
بالشت تھی کہتے ہیں

حضرت سلیمان نے جن [illegible] بنوایا تھا

و طرفین سے ان ستونوں زمین میں دروازہ کی [illegible] جو بیت کی [illegible]

[illegible] کی زمین [illegible] (از نور افشان مطبوعہ [illegible])

اور [illegible] کی زمین پہ گیا ہے صفحہ ۲۰۳ × ×

اور [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۸ [illegible]

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸ [illegible] حرف [illegible]

نور افشان لدھیانہ مطبوعہ [illegible] مسلمان [illegible]

صفحہ ۲۸ [illegible] مسجد میں [illegible]

[illegible]

سب مسلمان یہی بیان [illegible] اور [illegible]

[illegible] بیان [illegible] حضرت ابراہیم [illegible]

اور [illegible] پتھر [illegible] اس [illegible]

[illegible]

ہیکل میں ایک [illegible]

اور جو ہر کا خزانہ دکھایا ہے پہر چنانچہ مسجد

کی زمین سے ایک گز اونچی ہوئی تھی [illegible]

اسے پر ایک گنبد بنا ہے جو مسجد کی چھت سے چار پانچ گز اونچا

ہے اس میں فقط ایک [illegible] دیکھا ہے پہر چنانچہ [illegible]

تہا اور اسکی نیچے [illegible] اور [illegible] صاف [illegible]

کی آواز آئی تہی جب زمین پر پانو مارتے تو خالی ہونے [illegible]

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸ کے نور افشان لدھیانہ

مطبوعہ ۱۲ جولائی [illegible] نمبر [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۳۳ میں

لکہا ہے کہ مسجد کے فرش میں ایک چھوٹی [illegible]

پتھر پر ایک (ییچے [illegible]) چھوٹی سی [illegible] ہوئی [illegible]

بیان کیا کہ جب [illegible] ہوگا [illegible] پانوں سے اور [illegible]

تب قیامت ہوگی [illegible] ہر ایک [illegible] راستہ سے

[illegible] میں [illegible] اور [illegible]

دیکھا کہ بہت بڑی عمارت پر
والاقون کے موافق ایک دوسرے کے بعد [illegible]
[illegible] اور آگے جا کر ایک بہت [illegible] میں پہنچا
ودر تک سیلی گئیں [illegible] والاقون میں قطار [illegible]
[illegible] زمین دیکھنے [illegible] روشن [illegible]
[illegible] زمین سے [illegible] کی بابت [illegible]
[illegible] ان عمارتوں کی بابت [illegible]
[illegible] کے [illegible] صاحب
سلیمان کے [illegible]
[illegible]

ہموئی کہ کوہ موریا
کی چوٹی پر اتنا میدان تھا جسقدر
کس و وسطی سلیمان بنانا چاہتا تھا پس یہ [illegible]
طرح کی بڑی بڑی دیواریں اور بہا کے قریب مصنوعہ مکان ہوا [illegible]
[illegible] کوہ موریہ کی چوٹی پر [illegible] میدان بنانا [illegible]
[illegible] اور بڑی عمارتوں پر [illegible] زمین کا [illegible]
برابر نکالا تھا مجاور نے بتلایا کہ یہ حرم [illegible]
[illegible]

صحت نامہ دولت فاروقی

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
مقدمش	مقدس	۳	۹	اوسپیر	اسپیہ	۱۵	۴
سبب تالیف	محراب ال	حاشیہ	۱۰	ثنا	فنا	۱۷	۵
چو	جو	۱۳	۱۰	نہ چلائے گا	چلائے گا	۱	۶
پیدائش باب ۱۳	پیدائش باب ۱۵	۱۲ و ۱۳	۱۲	بیچے	بیچے	۱۸	۷
حام	ہام	۱۰	۲۱	لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا الیهود	[illegible]	۹	۸
خروج کرکے	خروج کے	۲	۲۸				
رکھنے	رکھیں	۹	۳۳				
صفحہ ۲۷	صفحہ ۳۶	۴ حاشیہ	۳۳	چو دیکھا آیت المرسلین بکفت ان هذا لسحر مبین	کے بعد شعر لکھنے سے رہ گیا ہے	۹	۸
اور وہ	اور وہ	۱۵	۳۳				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۷	السترشیڈ	السٹرشیڈ
۳۳	۱۹	آخر حاشیہ	کعبہ کو بیہودہ سے تخمیناً چہہ سو سال لکہا ہے
۳۴	آخر عبارت حاشیہ		حضرت یونس کو اسی شہر کے پاس سمندر کی مچہلی نگل گئی تہی (یونہ ۱ باب ۲)
۴۴	۱۱	عتیرہ	عتیرہ
۴۵	۳	نقطوں کے	نقطوں کے
رر	۱۷	شیخ	سیح
۴۸	۸	تنخواہ لے	تنخواہ لے
۴۹	۲۱ سے آخر		حبکہ بنی اسرائیل نے زور پکڑا تو کنعانیوں سے جزیہ لیا پر بالکل انہیں خارج نکیا (یشوع ۱۷ باب ۱۳ اور ۱۶ باب ۱۰)
۷۷	۱۸	قایض	قابض
۸۵	۶	۱۳ و ۵	۱۴ اور ۱۵
۸۷	۱۶	سلیمان بہی	سلیمان کے بہی
۸۷	۱۸	۲۵ و ۲۶ وغیرہ	۲۵ و ۲۶ باب وغیرہ
۹۱	۳	یہودیہ	یہودیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۱	باوجو اسکے	باوجود اسکے
۱۰۱	۱۲	اوسنے	اوسے
رر	۱۳	تارتھہ	تارتہہ
۱۰۳	۳	جوان سے	جوان
۱۰۴	۷	رکہتا	رکہا
رر	۱۲	ایک اقتظار	ایک قنطار
۱۰۸	۴	سبب	سب
۱۱۵	۱	حقیت	حقیقت
۱۱۸	۱۱	بہیر	بہیڑ
۱۱۹	۲	لوٹے لوٹے	لوٹنے لوٹنے
رر	۱۷	چہپٹر	چوپٹر
۱۲۵	۱۷	ایلغاذر	ایلعاذر
رر	۱۹	سے	لے
۱۲۹	۳	موفن	موذن
۱۳۴	۱۰	بیٹھے ہے	بیٹھتے تہے
۱۳۷	۹	سلوحی	سلوے
۱۳۹	۱۱ و ۱۲	[illegible]	یہہ فقرہ غلط اور زاید ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۱۹۰	۱۴	چلاتا	جلاتا
ر	۱۹	مقرر	مقرر ہوتا	۱۹۱	۱۱	اس	یہہ
۱۴۳	۱	بہی ہے	بہی ہے	۱۹۵	۱۵	دروغے	دروسے
۱۴۷	۱۵	ووح	روح	۱۹۶	۱۱	مقتضی	مستقضی
۱۴۹	۱۴	اسکاٹ	اسکاٹ	۱۹۹	۲	آدین	اڈین
ر	۱۶	ترجے	ترجمے	ر	۱۸	پچاس سو فٹ	پچاس فٹ
~~۱۵۰~~	~~۷~~	~~پہ پہتہ~~	~~پر پہتہ~~	۲۰۰	۱	السخرہ	الصخرہ
۱۵۲	۱۳	مصنبوبیکی	مصلوبی کی	۲۰۷	۳	حضرات	حضرت
۱۶۱	۱۲	۱ح	۱۷	۲۰۷	۸	البوبکر	ابوبکر
۱۶۴	۵	یہہ	یہہ	ر	۱۳	تنہائی	تنہا سے
۱۶۵	۲	چھوٹے	چھوٹے	۲۱۰	۱۲ و ۱۳	رہے (اگرچہ	رہے اگرچہ مکہ
۱۶۷	۳	باداونیں	باداونین			مکہ میں کعبہ کو	میں کعبہ کو سجدہ
ر	۱۸	سنہ ۱۸۷ء	سنہ ۱۸۷ء			سجدہ کرتے تھے	کرتے تھے
۱۶۸	۱۱	برپاکے	برپا کی	۲۱۲	۱۸	اسی نے	اسی لیے
۱۷۰	۱۷	وعیرہ	وغیرہ	۲۱۳	۱۰	حوصگی	حوصلگی
۱۷۳	۸	قسطلنیہ	قسطنطنیہ	۲۱۴	۸	سنہ ۸۲۹م	سنہ ۱۸۲۹ء
۱۷۵	۳	او ۷۰	اور ۷۰	ر	۱۹	کیئے	کیے
۱۷۶	۱۹	مسح	مسیح	۲۱۵	۶	لپیا	لی بیا
۱۸۰	۱۶	بچھلا	پچھلا	ر	۱۷	بروٹلاہیس	اوٹلاہیس
۱۸۳	۷	تکلیفات ہے	تکلیفات سے			اف اہستری	اف ہسٹری
۱۸۶	۱۳	میلین	میلن	۲۱۶	۲	عاقبت	عافیت
۱۸۸	۳	صفحہ	صفحہ ۵	۲۱۸	۱	نہ چاہیے	چاہیے
۱۸۹	۱۱	۲۹	۱۲۹	ر	۱۱	البجلہ	المجلہ

سیر الاسلام [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۸	ایک سو	ایک سو ۱۰۰	۲۴۹	۶	موںفہ	لموںفہ
۲۲۲	۱۱	اونہون	اونہون نشے	״	۱۶	سلامکم بہتی	سلامکم تکی
۲۲۳	۳	موامق	موافق	۲۵۰	۲	گزیز	گریز
۲۲۴	۱۸	رہنے والون	رہنے والون	״	۴	دعیش	دخیش
۲۲۵	۱	سیاہی راہ	سیاہی	״	״	را	رہ
״	۱۱	سوفسٹوہیس	سوفسطوہیس	״	۶	محزونے	محزو شے
۲۲۶	۱۹	السخرہ	الصخرہ	״	۷	احصف	آحصف
۲۲۷	۱۳	خیاق	طباق	״	۱۱	پہر	بہر
۲۲۸	۱۲	ادن	اذن	״	۱۶	فرزروز	ورروز
״	۱۸	قانون	قانونون	״	۱۷	عکازسے	غلاسے
۲۲۹	۱۳	سپاہیانہ	سپاہیانہ	۲۵۱	۱۰ مصرع اول	ہنور	ہنوز
۲۳۳	۵	سمپریس	سمپرینیس	۲۵۵	۵	البوہریزہ	ابوہریرہ
۲۳۸	۱۶	جبل اللہ	جبیر اللہ	״	۱۱	لکہنی	لکہی
۲۴۲	۱	قابل	قابیل	״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۴۶	۳	اسکو	اسکو	۲۵۷	۹	لکہات	لکہا ہے
۲۴۶	۱۰ سے آخر تک	یہہ کتاب سیر الاسلام مطبوعہ		״	۱۹	وبغرہ	وغیرہ
		مطبع مولوی محمد باقر شیعہ مذہب		۲۵۹	۱۴	باتمام	باتہمام
		مالک اردو اخبار دہلی ہے		۲۶۵	۳	کیا گیا تہا	کیا کیا تہا
״	۱۰	سیر الام	سیر الاسلام	״	۱۸	سے سانقح	سے نقح ہے
״	۶	زبور	زبور	۲۶۶	۶	قوریت	توریت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۸	۴	تعلیت	تعلیمت	۲۸۱	۱۷	ادنی	ادنے
۲۷۰	۴	السخرہ	الصخرہ	۲۸۲	۶	حرم	حرم سلہ
رر	۱۲	عرض	غرض	۲۸۳	۸	ایک پاہر	ایک پہر سلہ
۲۷۳	۷	یروسلم	یروسلم کو	۲۸۴	۱۵	ہوگا	ہوگا سلہ
۲۷۵	۳	پس	پس	رر	۱۹	السخرہ	الصخرہ
رر	۱۵	کنواری	کنواری	۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم سلہ
رر	۱۷	ایکویلا	ایکویلا	رر	۱۱	یہہ بایہ	یہہ بات
رر	رر	سکس	سمیکس	رر	۱۲	تقرلبوا	یقرلبوا
رر	۱۸	کہ کے	کہ علمہ کے	۲۸۷	۱۰	وستند	داشتند
۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی	۲۸۸	۸	بالنصرانی	یالنصرانی
رر	۱۱	نبس	نبین	۲۹۰	۱۸	کیچالت	کیحالت
۲۷۸	۱	کایہہ	کایہہ	۲۹۱	۱۷	گینہوم	گیہنوم
رر	۱۸	زبلون	زبلون	رر	۱۸	بادرہ	یادرہ
۲۷۹	۱	داودسا	داؤد	۲۹۲	۱۳	غلیظ	غلیظ
رر	۱۷	علیسوئین	عیسوئین	رر	۱۴	چلتی	حلتی
رر	۱۸	جو	جو	۲۹۳	۱۷	ہین	ہین
۲۸۰	۱	سی بہی	سے بہی بہی	۲۹۵	۱۳	جٹانین	چٹانین
رر	۱	دیوازون	دیوارون	۲۹۶	۵	الستشید	المستشید
رر	۱۳	ترکشن	ترکش	رر	۱۲	جبیلین	حسبیلان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	خوخصوصیت	جوخصوصیت	۳۳۰	۸	سنہ ۱۸۵۲ء	سنہ ۱۸۵۳ء
۲۹۸	۷	زاہیر	زاہد	//	۱۲	ارزو ترجمہ	اردو ترجمہ
۳۰۱	۲	ہوسے	ہووسے	//	۱۳	ونڈسٹر	ونڈسر
۳۰۵	۳	لاطینون	لاطینیون	//	۱۶	پاپا	پاٹا
۳۰۶	۱۸	شک	مشک	۳۳۱	۱	جرمانے	جرما سنے
۳۱۱	۱۶	راہ پاگئے	راہ پا گئے	//	۱۵	اوسنی	اُسی
۳۱۲	۷	ہرمست	ہرمسٹ	۳۳۳	۲	سیپہ گیا	بہہ گیا
۳۱۳	۱۳	ہولین	ہوا میں	//	۹	بیٹی	بیٹھی
۳۱۸	۱۷	اسکاٹلنڈ	اسکاٹلینڈ	۳۳۴	۳	سنہ ۱۳۳۶	سنہ ۱۳۴۱
۳۱۹	۱۵	پیلسٹاین	پیلشٹائین	//	۴	مُلک شاہ	ملکِ شاہ
۳۲۰	۴	دوںوں	دونوں	//	۱۳	اسبات	اسباب
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ	//	۱۶	اور کہتا	گروسے کہتا
//	۱۱	بچارہا	بچا رہا	۳۳۹	۱۳	کمنت	مکنت
۳۲۲	۸	گزرا	گزرا	۳۴۲	۴	کرنے لگے جب	[illegible]
۳۲۵	۱۸	گھیرنا	گھیرنا				
۳۲۶	۱۵	عرض	غرض				
۳۲۷	۱۳	ڈیوک	ڈیوک				
۳۲۹	۶	ٹیل	ٹپل	۳۴۴	۹	دور تر	دور تک
//	۱۳	شوجمہ	ترجمہ	۳۵۰	۱۲	ٹونس	ٹونس

صفحہ	سطر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱		رر	۱۶	تحریفن	تحریف
رر		۳۰۶	۳	سنہ ۱۲۷۶	سنہ ۱۲۷۶ع اور
رر				اور سنہ ۱۲۲۷	سنہ ۱۲۲۷ع
۳۵۲		۳۰	۱	وہ	دسی
رر		ر	۱۹	تلوارون	تلوارون نے
۳۵۴		۳	۵	جہایت	نہایت
رر			۱۴	تہوڑسے	تہوڑے سے
۳۵۷		۲	۱۵	کئے	کی
			رر	بجاے	بجاسے
رر			۱	لااطمینان	لااطمینان
رر	۲		۸	سنہ ۵۸ء	سنہ ۵۷ء
رر	۴		۹	سنہ ۱۳۵۲	سنہ ۱۳۵۳
۳۵۸	۱۲		۱۲	آحرت	آخرت
۳۶۰	۱		۱	ودلت	ودولت
رر	۳			کینشری	کمیشنری
رر	۵			جبکو	جسکو
۳۶۲	۱۰			۱۲	۱۲ آنہ
۳۶۳	۱			جلادیا اور	جلادیا — اور
۳۶۵	۱۵			سیرالاسلام	سیرالاسلام مطبوعہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۲	۱۴	کہتے ہیں صفحہ	کہتے ہیں۔ صفحہ
۳۷۳	۲	ڈینوب	ڈینوب
//	۱۱	صفحہ ۱۵۵	صفحہ ۱۵۸
۳۷۴	۱۹	صفحہ ۶۱	صفحہ ۶۱ باب ۱۳ فصل
۳۷۵	۳	اسٹیٹ آف نیپاکر	اسٹیٹ آف نیپالس
//	۹	گولڈ	گولڈ
//	۱۰	موسوم بہ	موسوم بہ
۳۷۶	۲	ایڈری ان پل	ایڈری ان پل
//	۷	سوچے اور ہوئے	سوچے اور ہوئے
//	۸	کہاں [illegible]	+
//	۱۰	کے بعد	[illegible]
۳۷۸	۳	یہودی	یہودی
//	۱۰	مصنفہ	مصنفہ
//	۱۸	۲-۳	۱-۳
۳۷۹	۱۴	اور کہکین	اور کہکین
۳۸۰	۶	ہر ایک	ہر ایک
//	۱۸	دریافت کرے	دریافت کرلے
۳۸۴	۵	اسٹین	سٹیپین
//	۸	یہودیکا	یہود کا
//	۱۳	زلور	زبور
۳۸۶	۱۹	عشنی	عشتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۷	۱۲	سنہ ۱۸۲۹	سنہ ۱۸۲۹ء
۳۸۹	کالم	(ایضاً ۱۴) صفحہ	(ایضاً ۱۴) صفحہ
۳۹۰	۱۳	اتنا	اتنا
//	۵	اریوپکس	اریوپکس
۳۹۱	۱۸	بیہر	بیہر
۳۹۶	۳	زکریاہ	ذکریاہ
//	۱	بڑا حصہ	بڑا حصہ
۳۹۹	۱۵	فلیمن	فلیمن
//	[illegible]	[illegible]	یونانی
//	[illegible]	[illegible]	وبسٹر
//	[illegible]	[illegible]	ٹلک
۴۰۰	[illegible]	[illegible]	الغزلات
۴۰۲	[illegible]	[illegible]	(بادشاہ
۴۱۸	۱	سیبت	سبت
//	۱۹	وسے	وسے
۴۲۰	۱۰	حج کعبہ	حج اکبر
//	۹	ہنان	حنان
۴۲۱	۱۷	یصدون	یصدون
//	[illegible]	مثال ۳۳	مثال ۳۲ باب
۴۲۲	[illegible]	خلاف	خلاف قیاس
۴۲۴	[illegible]	سیر الاسلام [illegible]	سیر الاسلام اردو ترجمہ [illegible] حسب الحکم